UNIVERSAL LIBRARY
OU_222868
UNIVERSAL LIBRARY

دوسری جلد

خونی ہیرا

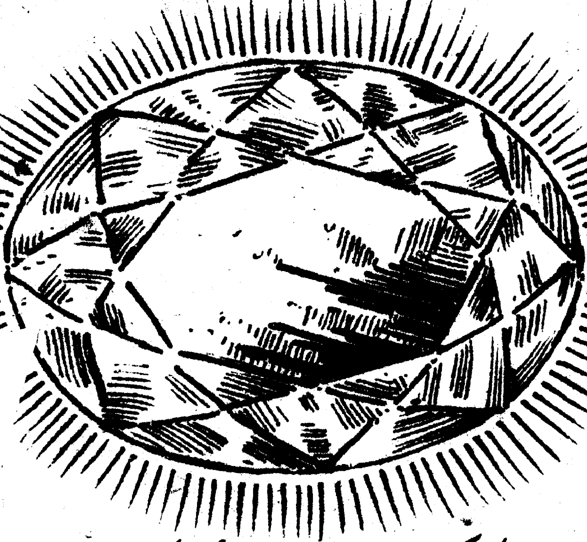

مارس لیبلانک کے فرانسیسی ناول "دی ایرسٹ آف آرسین لوپن" کا ترجمہ

اسی مصنف کے دو اور ناولوں کے ترجمے "انقلابی لیپ" اور "شریف بدمعاش" بھی ملاحظہ فرمایئے

مترجم
تیرتھ رام فیروزپوری

پبلشر
لال برادرس

جس کا درد وہی جانتا ہے

دوسرا کیونکر جان سکتا ہے؟

یوں تو کوئی بھی مرض ایسا نہیں جس کی تکلیف سے مریض نالاں و پریشان نہ ہو لیکن بدقسمتی سے دمہ کے مریض خاص کر ناقابل برداشت تکلیف سے بہت ہی پریشان ہوتے ہیں اور دات دن سانس پھولنے کی وجہ سے دم نکلے جاتے ہیں۔ نیند تک حرام ہو جاتی ہے۔ دیکھئے آج ان کو کس قدر تکلیف ہے لیکن افسوس کہ اس لاعلاج مرض کی بازاری دوا جو زیادہ تر نشیلی اشیاء دھتورہ بھنگ بلاڈونا پاس اور ڈوانڈ دے کر بنتی ہے۔ اس سے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی دمہ کی دوا ایک اصول جوہر ہے۔ یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے۔ بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفا پاکر مداح ہیں۔ آپنے بہت کچھ خرچ کیا ہوگا۔ لیکن ایک مرتبہ اسکی بھی آزمائش کیجئے اس میں نقصان نہیں ہے قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۶ ۸

اس دوا کے دو خاص فایدے ہیں (۱) ایک خوراک میں دمہ دبتا ہے (۲) اور کچھ روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ اور جب تک استعمال میں رہے دورہ نہیں ہوتا۔

پرانا سوزاک

سوزاک پرانا ہو جانے پر پیشاب میں جلن نہیں ہوتی لیکن پیشاب رک رک کر آتا ہے۔ اور کبھی مواد بھی تھوڑا آجاتا ہے جس سے کپڑہ میں داغ لگتا ہے۔ گرم چیزوں کے کھانے سے یا دوسرے کسی سبب سے مزاج میں گرمی آجانے سے مواد زیادہ آنے لگتا ہے اور کبھی بند بھی ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں پرانے سوزاک کی دوا استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر اس حالت میں بیماری کا علاج نہ کیا جائے تو آخر میں پیشاب کی دھار باریک پڑ جاتی ہے۔ پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے اور کبھی ایکبارگی بند بھی ہو جاتا ہے جس سے زندگی محال ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی عا محصولڈاک ۶ ۸

دیکھئے جناب جے پرتھوی سنگھ صاحب تحصیلداری کیا فرماتے ہیں۔ آپکے سوزاک کی دوا سے بہت فایدہ ہوا مجھے پانچ ماہ سے سوزاک کا مرض تھا۔ حکیم راجچند رگوناکنور منومنت سنگھ جی رگھوبنی دیش آگرہ۔ ڈاکٹر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما لاہور کی دوائیاں حسب دستور استعمال کیں۔ مگر کچھ بھی ... کی دوا صرف ۲ یوم کے ... سے فو... حاصل ہوا۔ ... یہ کہ آپ کی د... عام کرنے کا ... شکریہ

دوسری جلد

۶۴۲۴۶
1952

خونی ہیرا

مارس لیبلانک کے ناول دی ایرسٹ آف آرسین لوپن کا اردو ترجمہ

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

مترجم فسانہ لندن۔ انقلاب یورپ۔ شریف بدمعاش وغیرہ

سنہ ۱۹۲۲ء

لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

اس مکمل ناول کے جملہ کتابی حقوق موجودہ پبلشر کو حاصل ہیں

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشرداس پرنٹر چھپا

قیمت ۱۲؍

بار اول

اردو زبان میں پہلی مرتبہ

زمانہ حال کے بہترین ناولسٹ ولیم لکیو کے بہترین ناول "شٹاپ" کا اردو ترجمہ

منزل مقصود

عنقریب چھپنا شروع ہوگا اور یقین جانئے کہ ایسا حیرت خیز اور پراسرار فسانہ اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں دیکھا

ولیم لکیو کا نام عالمگیر شہرت رکھتا ہے۔ ذرا دیکھئے ولایت کے سربرآوردہ اخبار اس کی نسبت کیا رائے رکھتے ہیں

میدم۔ مسٹر ولیم لکیو بلاشبہ پراسرار ناول نویسی کی دنیا کا بادشاہ ہے۔

ڈیلی گرافک۔ اس شخص کی تصنیف پڑھ کر دل یہی کہتا ہے "کچھ اور بھی"

ایوننگ نیوز۔ کون ہے جو مسٹر لکیو کی تصنیف کو ایک بار پڑھنا شروع کرے اور پھر چھوڑ دے؟

پالمال گزٹ۔ وہ ایک کے بعد دوسرے واقعہ کو اس تیزی کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ اور اس کے پیش کردہ واقعات اتنے دلفریب ہوتے ہیں کہ ورق اول سے دم آخر تک کتاب کو ہاتھ سے چھوڑنا دشوار ہوتا ہے۔

ڈیلی پوسٹ۔ اس کے ناول اتنے پراسرار اور دلفریب ہیں کہ پڑھنے والا شروع کرتے ہی محو حیرت ہو جاتا ہے۔

منزل مقصود ایسے مشہور فسانہ نگار کا ایسا لاجواب ناول ہے۔ کیا آپ اس کے مطالعہ سے محروم رہیں گے؟

قیمت وہی ۱۲ر فی حصہ علاوہ محصولڈاک ہوگی۔ لیکن سالانہ چندہ یکمشت ادا کرنے کے لئے صرف عمہ کا منی آرڈر روانہ کرنا کافی ہے۔ پھر ایک جلد ہر ماہ کی یکم کو بذریعہ رجسٹری پیکٹ آپ کو پہنچتی رہے گی۔

اگر آپ کو انگریزی کے بہترین ناولوں کے بہترین تراجم دیکھنے کا شوق ہے۔ اور آپ اب تک ہمارے مستقل خریدار نہیں بنے۔ تو آج ہی پہلا کام یہ کیجئے کہ عمہ کا منی آرڈر پتہ ذیل سے بھجوائیے آپ کو اس کے لئے کبھی افسوس نہ ہوگا۔

لال برادرس ۷۔ پارسنز روڈ نولکھا۔ لاہور

دوسری جلد

خونی ہیرا

چوتھا باب

بڑھتی ہوئی اُلجھن

۱

خارجی اثرات سے کتنا ہی بالاتر ہو ۔۔۔ اور یہ واضح رہے کہ شرلاک ہالمز اُن لوگوں میں ہے جو نحوست طالع سے کبھی متاثر نہیں ہوتے ۔۔۔ تاہم زندگی میں بعض موقعے اس کے ضرور پیش آتے ہیں، جب نہایت بے خوف آدمیوں کو بھی جدوجہد جاری رکھنے سے بیشتر اپنے قوا کو مجتمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

"آج میرا ارادہ چھٹی کرنے کا ہے" ہالمز نے کہا۔

"اور میں ۔۔۔ میں کیا کروں؟"

"واٹسن تمہارا کام آج کے لئے یہ ہے کہ اسباب کے جاتے رہنے سے قمیصوں اور باقی کپڑوں کی جو کمی ہو گئی ہے، اُسے نئے پارچات خرید کر کے پورا کرو۔ اس اثنا میں میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔"

"اور میں تمہاری نگرانی کرونگا۔"

واٹسن نے یہ الفاظ اس شخص کی اہمیت کے ساتھ کہے جسے پہرے کے کام پر لگایا گیا ہو اور جسے کسی طرح کے خطرات پیش آنے کا احتمال ہو۔ اس نے اپنی چھاتی پھیلائی۔ عضلات کو

تانا۔ اور متجسس نگاہ سے ہوٹل کی اس مختصر خوابگاہ میں چاروں طرف دیکھا جس میں دونوا قامت گزین تھے۔

"بے شک واٹسن آج کے لئے تمہارا کام پہرہ دینا ہے۔ اور میں اس عرصہ میں ایسی تجاویز سوچوں گا جن پر عمل کرنے سے ہم اپنے دشمن پر زیادہ آسانی کے ساتھ غالب آسکیں۔ واٹسن درحقیقت اب تک ہم لوپن کے متعلق بالکل ہی بھوٹے رہے۔ اب ابتدا سے پھر آغاز کرنا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے۔ مگر کیا ہمارے پاس اس کے لئے وقت بھی ہے؟"

"میرے دوست ابھی نو دن باقی ہیں۔۔۔ یعنی ضرورت سے پانچ دن زیادہ۔"

شرلاک ہالمز نے وہ شام تمباکو پینے اور اونگھنے میں گذار دی۔ اور کام کا آغاز اگلی صبح پر ملتوی رکھا۔ دوسرے دن وہ کہنے لگا۔ "واٹسن اب میں تیار ہوگیا۔ کیا اب کام شروع کیا جائے؟"

"ضرور"۔ واٹسن نے جنگی اشتیاق کے ساتھ کہا۔ "میرا دل معرکہ کے آغاز کے لئے سخت بے قرار ہے۔"

شرلاک ہالمز نے تین طویل ملاقاتیں کیں۔ ایک میٹر ڈیٹینن سے جس کے مکان کا اس نے بڑے غور سے معائنہ کیا۔ دوسری سوزین جرباے سے جسے اس نے بذریعہ تار بلایا تھا۔ اور جس سے اس نے سنہری بالوں والی عورت کی نسبت کئی طرح کے سوالات پوچھے۔ تیسری ملاقات اس نے سسٹر آگسٹ سے کی۔ جو بیرن ڈاہاٹرک کے قتل کے بعد خانقاہ میں واپس چلی گئی تھی۔

ہر ایک ملاقات میں واٹسن باہر انتظار کرتا تھا۔ اور جب ہالمز واپس آتا۔ تو یہ اس سے پوچھتا "کیا اطمینان ہوگیا؟"

"بالکل"

"مجھے پورا یقین تھا۔ کیونکہ اس مرتبہ ہم صحیح راہ پر چل رہے ہیں۔ اب آگے چلو۔"

انہوں نے دن بھر خوب ہی چکر کاٹے۔ ایونیو ہنری مارٹن میں بیرن ڈاہاٹرک کے مکان کے دونو طرف جو مکان تھے۔ ان میں گئے۔ اور وہاں سے رو کلیپرن میں پہنچے۔ ہالمز مکان نمبر ۲۵ کا سامنا حصہ دیکھ کر کہنے لگا۔ "یہ تو ظاہر ہے کہ ان سب مکانوں کے درمیان خفیہ رستے بنے ہوئے ہیں۔۔۔ مگر جو بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔"

یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ واٹسن کے دل میں اپنے قابل دوست کے دنیا کی ہر بات سے واقف ہونے کی نسبت شبہ پیدا ہوا۔ سوچتا تھا۔ کیا بات ہے کہ اس کی طرف سے قول وفعل دونو میں بخل ہو رہا ہے۔

واٹسن کے خیالات کو سمجھ کر ہالمز کہنے لگا " بات یہ ہے۔ اس کمبخت لوپن کے معاملہ میں کام کرنے کے لئے کوئی مضمون پیش نظر نہیں ہوتا۔ ہر بات سرسری طور پر کرنی پڑتی ہے صحیح واقعات سے نتائج اخذ کرنے کی بجائے یہاں صرف القا سے کام لینا ہوتا ہے۔ اور یہ بات بعد میں دیکھی جاتی ہے۔ کہ وہ خیال جس پر عمل کیا گیا درست تھا یا نہیں "

" لیکن ذکر ان خفیہ رستوں کا تھا "

" ہاں۔ مگر اس سے کیا ہوگا؟ اگر مجھے یہ معلوم بھی ہو جائے۔ کہ وہ کونسا خفیہ راستہ ہے۔ جس کی مدد سے لوپن وکیل کے مکان پر پہنچا۔ یا وہ کونسا ذریعہ تھا جس سے خوبصورت بالوں والی عورت بیرن کے قتل کے بعد فرار ہوئی۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ کیا میں اس ہتھیار سے لوپن کا مقابلہ کر سکوں گا؟"

" جو کچھ بھی ہو۔ ہمیں اس پر وار کرنے کی کوشش ضرور کرنی چاہیئے " واٹسن نے کہا۔

الفاظ ابھی اس کے منہ میں تھے کہ وہ چیخ مار کر پیچھے ہٹا۔ معلوم ہوا۔ کوئی چیز ان کے پاؤں کے قریب آگری ہے۔ دیکھا تو ایک تھیلا تھا۔ ریت سے آدھا پر۔ ان کے قریب تر گرتا۔ تو دونو کو سخت صدمہ پہنچنے کا اندیشہ تھا۔

ہالمز نے نظر اٹھا کے دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ چند آدمی پانچویں منزل کی گیلری کے قریب پڑ رہے ہیں۔

کہنے لگا " بڑی خوش قسمتی تھی کہ بچ گئے۔ ورنہ ان کمبختوں نے تو اپنی طرف سے جان لینے میں کسر نہ چھوڑی تھی۔ اگر تھیلا ایک گز اور ادھر کو گرتا۔ تو ہمارے سروں پر آرہتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ . . "

وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا۔ اور تیزی سے چلتا ہوا مکان میں داخل ہوکر زینہ کی راہ سے اوپر چڑھا اس نے پانچویں منزل کی گھنٹی بجائی۔ اور اسی اضطراب کی حالت میں کمرہ میں داخل ہوا۔ کہ وہ خادم جس نے دروازہ کھولا تھا۔ خوف زدہ ہوکر پیچھے کو ہٹ گیا۔ ہالمز گیلری کی طرف بڑھا مگر وہاں کوئی موجود نہ تھا۔

اس نے نوکر سے پوچھا۔ "وہ مزدور جو یہاں کام کر رہے تھے۔ کہاں ہیں؟"

"ابھی گئے ہیں۔"

"کس راستہ سے؟"

"نوکروں کے زینہ کی راہ سے۔"

ہالمز نے جھک کر نیچے کی طرف دیکھا۔ بے شک دو آدمی بائیسکل ہاتھوں میں لئے مکان سے نکل رہے تھے۔ اس کے دیکھتے دیکھتے وہ سوار ہو کر نظروں سے غائب ہو گئے۔

ہالمز نے دوبارہ اُسی نوکر سے پوچھا "کیا یہ لوگ بہت دن سے یہاں کام کر رہے ہیں؟"

"جی نہیں۔ انہوں نے آج ہی صبح کام شروع کیا ہے . . . بالکل نئے آدمی ہیں۔"

ہالمز پھر نیچے اُتر کر واٹسن کے پاس گیا۔ اور دونو سخت مایوسی کی حالت میں مکان کی طرف واپس ہوئے۔ اُن کا دوسرا دن بھی انتہائی افسردگی کی حالت میں بسر ہوا۔

۲

اگلے دن بھی انہوں نے ایسا ہی پروگرام اختیار کیا۔ اور ایونیو ہنری مارٹن والے مکان کے سامنے ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔ واٹسن ان تین مکانات کے سامنے ناقابل فہم انتظار سے عاجز آچکا تھا۔ دق ہو کر کہنے لگا۔ "ہالمز آخر تم یہاں کس کے انتظار میں بیٹھے ہو؟ کیا یہ سمجھتے ہو کہ عنقریب لوپن اس مکان سے باہر نکلے گا؟"

"نہیں۔"

"پھر کیا [illegible] عورت کا انتظار ہے؟"

"نہیں تو۔"

"آخر بات کیا ہے؟"

"میں صرف اس انتظار میں ہوں۔ کہ کوئی واقعہ . . . کوئی چھوٹا سا واقعہ ظہور میں آئے۔ جسے میں آئندہ طریق کار کا مرکز بنا سکوں۔"

"اور اگر ایسا واقعہ ظہور میں نہ آیا؟"

"تو پھر میرے اپنے دل میں کوئی خیال اس قسم کا پیدا ہو جائے گا جس کی بنا پر میں اپنا آئندہ پروگرام تیار کر سکوں گا۔"

صبح کے طویل انتظار میں صرف ایک واقعہ ظہور میں آیا۔ اور وہ بھی سخت ناگوار۔ ایک

شریف مرگھوڑے پر سوار اس راستہ پر چل رہا تھا۔ جو ایونیو کی دو سڑکوں کے درمیان حائل ہے کہ یکایک گھوڑا بھڑکا اور اس بنچ سے لگا جس پر یہ بیٹھے تھے۔ ہالمز کے شانہ میں سخت چوٹ آئی۔

"اوہ!" اس نے چلا کر کہا "اگر تمہارا گھوڑا ذرا سا قریب ہوتا۔ تو میرا کندھا ٹوٹ جاتا۔"

سوار گھوڑے کو قابو میں لانے کی بہت کوشش کر رہا تھا۔ یکایک سراغرساں نے پستول نکال کر اس کا نشانہ لیا۔ اور قریب تھا کہ فائر کر دے۔ مگر واٹسن نے اس کے بازو کو مضبوط پکڑ لیا۔ اور کہنے لگا "شرلاک پاگل ہو گئے ہو کیا؟ بندہ خدا کسی کا خون نہ کر دینا۔"

"چھوڑ دو۔ واٹسن ... چھوڑ دو۔"

دونوں میں زور کی جدوجہد ہونے لگی۔ اس عرصہ میں سوار اپنے گھوڑے کو قابو میں لے کر ایک طرف کو روانہ ہو گیا۔

جب فاصلہ پر چلا گیا۔ تو واٹسن اس انداز سے گویا اس نے کوئی بڑا نیک کام کیا ہو کہنے لگا۔ "اب چاہتے ہو تو فائر کر دو۔"

"مگر بے وقوف تم دیکھتے نہیں ہو۔ کہ یہ شخص آرسین لوپن کا کوئی رفیق تھا۔"

شرلاک ہالمز فرط غضب سے کانپ رہا تھا۔ واٹسن دردناک لہجہ میں رک رک کر کہنے لگا۔

"کیا کہتے ہو؟ ... یہ شخص ...؟"

"ہاں یہ شخص لوپن ہی کا رفیق تو تھا۔ اس مزدور کی طرح جس نے ریت کا تھیلا ہمارے سروں پر پھینکا ..."

"یہ بات کچھ جچتی نہیں۔"

"جچتی ہو یا نہ۔ اس کا ثبوت ابھی مل جاتا۔"

"اس شخص کو جان سے مار کے؟"

"نہیں اسے گھوڑے سے گرا کے۔ تم مزاحم نہ ہوتے۔ تو میں لوپن کے ایک رفیق پر تو غالب آ جاتا۔ دیکھ لو۔ تم سے کتنی بڑی حماقت کا ارتکاب ہوا۔"

سہ پہر کا وقت خاموشی میں گذرا۔ اور اس عرصہ میں واٹسن اور شرلاک ہالمز میں کوئی گفتگو نہ ہوئی۔ لیکن پانچ بجے جب یہ دو کلیپرن میں گشت لگا رہے تھے اور عمدہ مکانات سے پرے ہو کر چلتے تھے۔ تین نوجوان جو بظاہر کاریگر معلوم ہوتے تھے۔ ایک دوسرے کے بازو میں

بازو ڈالے گاتے ہوئے ان کے پاس آئے۔ اور ان سے ٹکرا کر ایک دوسرے سے جدا ہونے کے بغیر گذر جانے کی کوشش کی۔ ہالمز کا مزاج پہلے ہی بگڑا ہوا تھا۔ اس لئے مزاحم ہوا۔ فساد بڑھ گیا ہالمز نے نوجوانوں میں سے ایک کی چھاتی اور دوسرے کے منہ پر مکا لگایا۔ اس پر وہ دونو ایک طرف کو ہٹ گئے۔ اور تیسرے کو ساتھ لیکر چلتے گئے۔

"آہ!" ہالمز کہنے لگا۔ "اب میری طبیعت سنبھل گئی۔ . . اعصاب میں جو کشیدگی تھی۔ اس واقعہ نے اسے رفع کر دیا۔"

مگر اس نے دیکھا۔ کہ واٹسن ایک دیوار کے ساتھ لگا کھڑا ہے۔ کہنے لگا "کیوں کیا بات ہے؟ تمہارے چہرہ کی رنگت زرد کیوں ہے؟"

واٹسن نے اپنے ایک بازو کی طرف اشارہ کیا۔ جو بے جان سا ہو کر پہلو میں لٹک رہا تھا۔ اور بولا "میں نہیں کہہ سکتا۔ کیا بات ہے . . . مگر میرے بازو میں بہت تکلیف ہے۔"

"بازو میں؟ . . . بہت تکلیف ہے کیا؟"

"ہاں۔ دائیں بازو میں۔"

اس نے اسے اٹھانے کی کوشش کی۔ مگر اٹھا نہ سکا۔ ہالمز نے بازو کو ہاتھ میں لے کر ٹٹولا۔ پہلے آہستہ سے حرکت دی۔ پھر یہ جاننے کے لئے کہ تکلیف کس قدر ہے۔ اسے زیادہ زور سے ہلایا۔ واٹسن کو اتنا درد محسوس ہوا کہ جب ہالمز اسے پاس ہی ایک دوافروش کی دوکان پر لے گیا۔ تو احتمال تھا کہ وہیں غش کھا کر گر جائے گا۔

دوافروش اور اس کے ملازم نے جو کچھ [illegible] کر سکتا تھا کیا۔ لیکن معلوم ہوا کہ ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس لئے کسی جراح سے مشورہ لینا [illegible] میں مریض کا بازو [illegible] کس کے رکھا گیا۔ جس سے اس نے مارے درد کے بڑے زور سے چیخنا شروع کر دیا۔

"بس بس۔ بہت سے کام لو۔" ہالمز اپنے دوست کا بازو پکڑ کر کہنے لگا . . . "پانچ چھ ماہ کے عرصہ میں تم اس تکلیف کو بالکل بھول جاؤ گے . . . لیکن میں ان بدمعاشوں کو بہت جلد سیدھا کر دونگا . . . تم سمجھ گئے ہوگے۔ یہ ساری شرارت اسی کمبخت لوپن کی ہے . . . میں قسم کھا کے کہتا ہوں۔ کہ اگر کبھی . . ."

اس نے فقرہ کو نامکمل ہی چھوڑ کر اپنے دوست کا بازو جو ہاتھ میں تھا بے احتیاطی سے ڈال دیا جس سے اس غریب کو اتنی تکلیف محسوس ہوئی۔ کہ غش آنے لگا۔ اپنا دوسرا ہاتھ پیشانی

پڑا کر وہ بہت دیر تک درد سے کراہتا رہا۔

یکایک شرلاک ہومز کہنے لگا۔ "واٹسن میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا ہے ... کیا یہ ممکن ہے ...؟"

وہ تھوڑی دیر بے حرکت کھڑا رہا۔ آنکھیں سامنے کی طرف کسی خاص مقصد کے لئے لگی ہوئی تھیں پھر چھوٹے چھوٹے جملوں میں رک رک کر کہنے لگا۔ "بے شک ... اب سب کچھ واضح ہو گیا ... معاملہ کی حقیقت میرے پیش نظر ہے ... میں پہلے ہی کہہ رہا تھا۔ کہ میرے دل میں ضرور کوئی خیال پیدا ہو جائے گا ... دوست واٹسن یقیناً اس بات سے تم بھی خوش ہو گے ..."

اور یہ چند مبہم فقرے کہہ کر وہ واٹسن کو وہیں چھوڑ کے دوڑتا ہوا بازار میں چلا۔ اور مکان نمبر ۲۵ کے سامنے جا ٹھہرا۔

دروازہ کے اوپر دائیں جانب ایک پتھر پر معمار کا نام ان لفظوں میں لکھا ہوا تھا "ڈسٹینج معمار ۱۸۷۵ء"

یہی کتبہ مکان نمبر ۲۵ پر موجود تھا۔ مگر یہ بات بجائے خود چنداں غیر معمولی نہ تھی۔ دیکھنا یہ تھا کہ ایونیو ہنری مارٹن والے مکان پر کیا لکھا ہوا ہے؟

ایک خالی گاڑی پاس سے گذر رہی تھی۔ اس نے گاڑیبان کو روکا۔ اور اس میں سوار ہو کر کہنے لگا "جس قدر تیزی سے ممکن ہو مکان نمبر ۱۳۴ ایونیو ہنری مارٹن کی طرف چلو۔"

گاڑی کے اندر کھڑا وہ گھوڑے کو تیزی سے چلنے کے لئے اکساتا۔ اور گاڑیبان کو بار بار انعام کے وعدے کر رہا تھا۔

"اور تیز ... اور بھی تیز ..."

جس وقت گاڑی روڈیلا پمپ کی طرف مڑی۔ تو شرلاک ہومز سخت ذہنی اذیت میں تھا۔ سوچتا تھا۔ کیا میں آخرکار معاملہ کی تہ تک پہنچ گیا؟

مکان کے ایک پتھر پر اس نے یہ الفاظ پڑھے "ڈسٹینج معمار ۱۸۷۴ء" اور آس پاس کے مکانات پر بھی اسے یہی کتبہ نظر آیا۔ "ڈسٹینج معمار ۱۸۷۴ء"

۴

اس جوش کا جو شرلاک ہومز نے محسوس کیا تھا۔ اتنا اثر ہوا۔ کہ اب وہ چند منٹ کے لئے فرط مسرت سے کانپتا ہوا گاڑی کے اندر بیٹھ گیا۔ پہلی مرتبہ اسے تاریکی میں روشنی کی ایک ہلکی سی جھلک نظر آنے لگی

تھی جس طرح کوئی شخص کسی عظیم الشان اور تاریک جنگل میں بھٹکتا ہوا آخر کار ہزارہا پگ ڈنڈیوں میں سے ایک پر دشمن کی اختیار کردہ راہ کے نشانات دیکھتا ہے۔ تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا وہی حال اس وقت شرلاک ہومز کا تھا۔

وہ ایک ٹیلیفون گھر میں داخل ہوا۔ اور کہا کہ میں شاٹو ڈاکرڈزن سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں ہوؤ کونسل نے اس کی آواز کا جواب دیا۔

"ہلو ... آپ ہیں کیا؟"

"کون مسٹر ہومز؟ کیا سب کام اچھی طرح ہو رہا ہے؟"

"بہت اچھی طرح۔ مگر آپ بتائیے ... ہلو آپ موجود ہیں کیا؟"

"ہاں ..."

"میں یہ پوچھ رہا تھا کہ شاٹو ڈاکرڈزن کب تعمیر ہوا تھا؟"

"یہ قدیم عمارت ہے۔ مگر تیس سال گذرے جل گئی تھی۔ اس وقت اسے دوبارہ تعمیر کیا گیا تھا۔"

"کس نے اسے تعمیر کیا تھا۔ اور کب؟"

"مکان کے صدر دروازہ پر ایک کتبہ موجود ہے۔ "لوسین ڈیسٹینج معمار ۱۸۸۷ء"

"شکریہ میڈم۔ الوداع!"

"خدا حافظ۔"

ٹیلیفون سے وہ یہ کہتا پیچھے ہٹا۔ "ڈیسٹینج ... لوسین ڈیسٹینج ... یہ نام غالباً میں نے سنا ہوا ہے۔"

وہ ایک لائبریری میں داخل ہوا۔ اور زمانہ حال کی ایک سوانحی لغات دیکھی۔ اس میں سے ڈیسٹینج کے متعلق حسب ذیل سطور نقل کیں۔

"لوسین ڈیسٹینج ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔ اسے ایک اعلیٰ تمغہ دیا گیا۔ لیجین آف آنر کا افسر تھا۔ فن تعمیر پر اس نے کئی قابل قدر کتابیں تصنیف کیں۔ وغیرہ وغیرہ۔"

یہاں سے وہ پھر اسی دوا ساز کی دوکان پر پہنچا۔ اور وہاں سے اس ہسپتال میں گیا۔ جہاں ولسن کو اٹھا کر لے گئے تھے۔ اس کا بازو کھپچیوں میں بندھا ہوا تھا۔ بیچارے کو تیز بخار ہو گیا تھا۔ اور وہ ہذیان بھی کہہ رہا تھا۔

ہالمز اس کے قریب پہنچ کر کہنے لگا "تو معرکہ فتح ہو گیا۔ ایک زبردست سراغ مجھے مل گیا ہے۔"

"کیا سراغ؟"

"وہ جس سے کامیابی حاصل ہونا یقینی ہے۔ اب میں اس راہ پر چل رہا ہوں۔ جہاں کئی علامات اور نشانات دیکھنے میں آئیں گے۔۔۔"

"سگرٹ کی راکھ کے؟" واٹسن نے معاملہ میں کسی قدر دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"بہت سی چیزوں کے۔ واٹسن میں نے اس پراسرار کڑی کو دریافت کر لیا ہے۔ جو خوشنما بالوں والی عورت کے تینوں واقعات کو ایک دوسرے سے ملاتی ہے۔ سوال یہ تھا۔ کہ آرسین لوپن نے اپنے کام کے لیئے ان تین مکانات کو جہاں اس نے تینوں کام کئے خصوصیت سے کیوں پسند کیا؟"

"پھر؟"

"اس لیے کہ ان تینوں کو ایک ہی معمار نے بنایا ہے۔ تم کہتے ہو۔ یہ معلوم کرنا کچھ مشکل نہ تھا بے شک تمہارا خیال درست ہے۔ اسی لیے کسی نے ادھر توجہ نہیں دی تھی۔"

"سوا تمہارے۔"

"ہاں سوا میرے۔ اور اب میں سمجھتا ہوں۔ کس طرح ایک ہی معمار نے تینوں مکانات کو ایک ہی نقشہ کے مطابق تعمیر کر کے تین ایسے کاموں کو ظہور میں آنے کا موقعہ دیا۔ جو اگرچہ بالکل آسان اور سہل تھے۔ مگر بادی النظر میں معجزنما دکھائی دیتے تھے۔"

"کتنی خوش نصیبی ہے۔"

"بے شک اس لیئے کہ اب میرا صبر بھی جواب دینے لگا تھا۔۔۔ اس کے علاوہ آج چوتھا دن ہے۔"

"دس میں سے؟"

"ہاں لیکن آئندہ کے لیئے۔۔۔"

وہ اتنا خوش تھا۔ کہ اپنی جگہ پر بیٹھا نہیں رہ سکتا تھا۔ کہنے لگا "میں سوچتا ہوں جس طرح ان بدمعاشوں نے بازار میں چلتے ہوئے تمہارا بازو توڑ دیا۔ اسی طرح کیا عجب کہ وہ ہم کو۔۔۔ دیتے۔ کیوں واٹسن تمہارا کیا خیال ہے؟"

واٹسن اس خیال سے کانپ اُٹھا۔

مالز سلسلہ بیان جاری رکھ کر بولا "دیکھو دوست ہمیں اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اب تک ہم سے ایک بڑی بھاری غلطی کا ارتکاب ہوتا رہا یعنی ہم نے دشمن کا مقابلہ کھلے میدان میں کیا۔ اور ناحق اس کے وار سہے۔ غنیمت ہے کہ معاملہ تمہیں تک محدود رہا . . ."

"ہاں اور انہوں نے میرا بازو توڑ ڈالا" واٹسن نے درد سے کراہتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ اگر وہ ہم دونوں سے یہی سلوک کرتے۔ تو چنداں تعجب نہ تھا۔ بات یہ ہے ہمیشہ کھلی سطح میں کام کرتے ہوئے جلد شکست یاب ہو جاتا ہوں۔ البتہ پوشیدہ رہ کے کام کروں۔ تو پھر دشمن کی طاقت کتنی ہی ہو۔ میں ضرور اس پر غالب آتا ہوں۔"

"اس کے علاوہ اب گینیارڈ سے بھی امداد حاصل کی جا سکتی ہے۔"

"بالکل نہیں۔ گینیارڈ سے میں اسی وقت مدد حاصل کروں گا۔ جب یہ بات کہہ سکوں گا۔ کہ آسمین یہاں موجود ہے۔ وہ اس جگہ چھپا ہوا ہے۔ اور تمہیں اس کو یوں گرفتار کرنا چاہیئے۔ جب اس روز میں گینیارڈ کو ان دو مقامات میں سے کسی ایک میں تلاش کرونگا۔ جن کا اس نے مجھے پتہ دیا تھا یعنی اس کے مکان واقع رد پرگولیس میں یا ٹیورن سوئیس واقع لیس ڈوشانٹ میں۔ اس وقت تک میں اکیلا ہی کام کرونگا۔"

وہ اس چارپائی کے قریب گیا جس پر واٹسن لیٹا ہوا تھا۔ اور اپنا ہاتھ اس کے دُکھتے ہوئے شانہ پر رکھ کر پُرمحبت لہجہ میں کہنے لگا "میرے دوست خبردار رہنا۔ آئندہ کے لئے تمہارا کام ہو سکے تو تین آدمیوں کو مصروف رکھنا ہوگا۔ وہ اس انتظار میں بہت سا وقت ضائع کرینگے کہ میں کب آکر تمہاری عافیت مزاج دریافت کرتا ہوں۔ یہ کام چُپ چاپ کرنے کا ہے۔"

"بہت اچھا" واٹسن نے انداز شکر گذاری سے جواب دیا "میں تمہارے کہنے پر پوری طرح عمل کرونگا۔ مگر کیا اب تم میرا حال دیکھنے نہیں آؤ گے؟"

"میرے آنے کی کیا ضرورت ہے؟" مالز نے سرد مہری سے پوچھا۔

"ہاں ٹھیک کہتے ہو . . . میری حالت ایسی ہے جیسی ہونی چاہیئے۔ مگر شرلاک جانے لگے ہو۔ تو ایک کام کرتے جانا۔ مجھے سخت پیاس لگی ہے۔ تھوڑا سا پانی دو۔"

"پانی؟"

"ہاں میرا گلا خشک ہے۔ بخار کی حدت . . ."

اس طرف لے آئی؟"

"میں صرف آپ کی زیارت اور میڈموازل ڈسٹیج سے ملنے کو حاضر ہوا تھا"

"تم کب واپس آئے؟"

"کل"

"کھانے کے لئے ٹھیرو گے کیا؟"

"شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر آج چند دوستوں نے دعوت دے رکھی ہے۔۔۔"

"خیر تو کل ضرور آنا۔ کلوٹلڈ نہی تاکید کردہ ہے کیسم میں کئی دن سے تمہیں یاد کر رہا تھا"

"یہ آپ کی عنایت ہے"

"میں اس الماری میں بعض پرانے کاغذات درست کر رہا تھا۔ ان میں ہمارے پرانے حساب کا کاغذ بھی برآمد ہوا"

"کونسا؟"

"ایونیو ہنری مارٹن کے متعلق"

"تو کیا آپ اب تک اس ردی کاغذ کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں؟ کس لئے۔۔۔؟"

تینوں ایک نشست گاہ میں داخل ہوئے جس کا دروازہ کتب خانہ کے اندر کھلتا تھا۔

شرلاک ہالمز کے دل میں شبہ پیدا ہوا۔ کہنے لگا "کیا یہ لوپن ہو سکتا ہے؟"

آثار سے وہی معلوم ہوتا تھا۔ لیکن ممکن تھا کوئی اور ہو۔ کیونکہ اگرچہ شکل شباہت میں وہ آرسین لوپن سے ملتا تھا۔ تاہم اس کی شخصیت میں بعض خصوصیتیں مختلف تھیں۔ مثلاً خد و خال، نگاہ، بدن کی رنگت وغیرہ۔

اس نے شام کا لباس پہنا ہوا تھا۔ گلے میں سفید ٹائی اور نرم قمیص تھی۔ وہ اس طرح باتیں کر رہا تھا جنہیں سن کر ایم۔ ڈسٹیج بڑے زور سے ہنسنے لگتا۔ اور کلوٹلڈ کے لبوں پر بھی مسکراہٹ پیدا ہو جاتی۔ بظاہر یہ شخص جسے شرلاک ہالمز آرسین لوپن سمجھتا تھا۔ کلوٹلڈ کی اس مسکراہٹ کو قدر کی نظر سے دیکھتا تھا۔ اور جب وہ مسکراتی۔ تو اس کے اپنے چہرہ پر اطمینان کے آثار نمودار ہو جاتے تھے۔ بتدریج اس شخص کی خوشی بڑھ رہی تھی۔ اس کی ظرافت اور مسرت آمیز آواز کے اثر سے کلوٹلڈ کے چہرہ پر بھی رونق آگئی۔ اور اب وہ افسردگی دور ہو گئی۔ جو اس کے خوبصورت چہرہ کو بدنما کرتی تھی۔

معلوم ہوتا ہے۔ ان دونوں میں عشق ہے"۔ شرلاک ہالمز نے اپنے دل سے کہا "لیکن کہاں کا ٹولڈو شیخ اور کہاں میکسم برنانڈ۔ اس کے علاوہ کیا وہ جانتی ہے۔ کہ یہ شخص حقیقت میں آرسین لوپن ہے" ساڑھے بجے تک وہ ان کی گفتگو کو بڑے غور سے سنتا رہا جس قدر الفاظ اس کے کانوں میں پہنچے۔ ان سب کو اس نے بڑی توجہ سے سُنا۔ آخر کار بڑی احتیاط سے نیچے اُتر کر وہ کمرے کے اس حصے میں پہنچا۔ جہاں اس کا احتمال نہ تھا۔ کہ نشست گاہ میں بیٹھا ہوا کوئی شخص مجھے دیکھ لے گا۔

یہ بات اچھی طرح معلوم کر کے کہ مکان کے دروازہ پر کوئی موٹر یا کرایہ کی گاڑی موجود نہیں ہے۔ وہ آہستگی سے چلتا ہوا باولرڈ میلشر بس کی طرف چلا۔ وہاں سے ایک گلی میں داخل ہو کر اس نے وہ اوور کوٹ پہنا جو اس کے بازو پر تھا۔ ٹوپی کی صورت میں تھوڑی سی تبدیلی کی اور سیدھا ہو کر چلنے لگا۔ اس سے اس کی صورت میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو گئی۔ اور جلدی ہی چوک میں واپس آ کر وہ اس مکان کے دروازہ کی طرف آنکھیں لگائے انتظار کرنے لگا جس میں ایلم ڈی شیخ رہتا تھا۔

اس کے تھوڑی دیر بعد آرسین لوپن باہر نکلا۔ اور روڈ اکانسٹینٹونپل اور روڈ والانڈرس سے ہوتا ہوا وسط شہر کی طرف چلا۔ شرلاک ہالمز بھی قریباً ایک سو گز کا فاصلہ دے کر اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔

اس وقت اسے اپنے دل میں غیر معمولی خوشی محسوس ہو رہی تھی۔ جس طرح کتا شکار کے پیچھے چلتا ہوا شوق سے ہوا کو سونگھتا ہے۔ اسی طرح وہ لوپن کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا کر رہا تھا۔ شکار کے تعاقب میں اُسے خاص لطف حاصل ہوتا تھا۔ کہنے لگا "بیٹا لوپن کئی بار تم نے میرا پیچھا کیا۔ مگر اس مرتبہ تمہارا پیچھا میں کر رہا ہوں۔" نگاہیں اُس کی پشت پر جمی ہوئی تھیں۔ اور ان کی مدد سے اس نے اسے اپنے ساتھ وابستہ کر رکھا تھا۔ راہروں کے درمیان [illegible] شکار کو سامنے رکھ کر وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا تھا۔

لیکن جلدی ہی اسے ایک عجیب تر بات معلوم ہوئی۔ اور وہ یہ کہ اس کے اور آرسین لوپن کے درمیان فاصلہ میں اسی سمت میں چلتے ہوئے وہ طویل القامت آدمی بائیں کی [illegible] [illegible] چلتے ہوئے تھے۔ ممکن تھا ان بیکار آدمیوں کا اس [illegible] [illegible] ہوا آرسین وقت لوپن

خونی ۱۔

ایک سگریٹ والا

تو پھر اس کے پیچھے

پر چل رہے تھے۔ اور دو دوسری پر

اپنے دل میں بالٹر کہنے لگا "ضرور یہ آدمی بھی اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔"

اس خیال نے اُسے بے حد آزردہ کر دیا۔ کہ بعض اور لوگ بھی آرسین لوپن کے تعاقب میں لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ممکن تھا وہ اُسے گرفتار کر کے خود اسے اس عظیم راحت اور ناقابلِ بیان مسرت سے محروم کر دیتے۔ جو اسے اپنے دشمن پر غالب آنے سے ہو سکتی تھی۔ اگرچہ ایسا ہونے سے اسے محرومی کی شہرت میں جو حصہ ملتا۔ وہ بھی کچھ کم نہ تھا۔ تاہم اس کی اسے چنداں پروا نہ تھی۔

بہرحال ان چار شخصوں کے متعلق کسی طرح کی غلط فہمی ہونا غیر ممکن تھا۔ وہ ٹھیک اسی خاص انداز سے چل رہے تھے۔ جو کسی شخص کا تعاقب کرنے والے میں پایا جاتا ہے۔ یعنی ان کی نگاہ اس کی طرف جمی ہوئی تھی۔ اسی کی رفتار کے انداز سے قدم اٹھاتے اور باقی معاملات پر بالکل توجہ نہیں دیتے تھے۔

"کیا گینیمارڈ کو اس سے زیادہ حالات معلوم ہیں جس قدر وہ ظاہر کرتا ہے؟" بالٹر نے اپنے دل میں سوچا "کیا وہ مجھے اس معاملہ میں ٹھگنا چاہتا ہے؟"

ایک بار اس کے جی میں آئی۔ کہ ان چار آدمیوں کے قریب پہنچ کر انہیں اپنا شریک کار بنا لے۔ مگر جس وقت یہ لوگ بلوارڈ کے قریب پہنچے۔ تو ہجوم اتنا زیادہ ہو گیا۔ کہ وہ اس تجویز کو عمل میں نہ لا سکا۔ اب اس کے دل میں اندیشہ پیدا ہوا۔ کہیں لوپن نظروں سے غائب نہ ہو جائے۔ پس وہ زیادہ تیزی سے آگے کی طرف چلنے لگا۔ اور ٹھیک اس وقت بلوارڈ میں داخل ہوا جب لوپن رو ڈو ہیلڈر کے نکڑ پر ریسٹورنٹ ہونگرائے میں قدم رکھ رہا تھا۔ ریسٹورنٹ کا دروازہ کھلا تھا۔ اور بالٹر نے اس کی ایک بنچ پر جو سڑک کے دوسری جانب ریسٹورنٹ کے عین سامنے بچھی ہوئی تھی۔ بیٹھ کر اسے ایک میز کے قریب نشست حاصل کرتے دیکھا۔ جو بڑی خوش اسلوبی سے سجی ہوئی تھی۔ اور جس پر نہایت خوشنما پھول چنے ہوئے تھے۔ تین مردوں نے جو شام کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ اور دو خوش پوش عورتوں نے جو اس کے انتظار میں تھیں اس کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

ہے یہ
سمجھا

ان میں سے ایک نے اپنی ڈبیہ سے سگریٹ نکالا۔ اور ایک شخص سے جس نے فراخ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ اور جس کے سر پہ اونچی ٹوپی تھی۔ اس شخص نے اس کے سگریٹ کے لئے دیاسلائی پیش کی۔ مگر ٹالمز نے محسوس کیا کہ وہ شخص سگریٹ جلانے کے کام پہ متوجہ نہیں۔ بلکہ چپکے چپکے گفتگو کر رہے ہیں۔ آخر کار وہ مرد شریف جس نے دیاسلائی پیش کی تھی ریسٹورنٹ کے دروازہ کے قریب پہنچا۔ اور اندر کی طرف دیکھا۔ پھر وہ لوپن کے قریب گیا۔ اس سے چند کلمات کہے۔ قریب ہی ایک میز پہ بیٹھ گیا۔ اور اب ٹالمز کو اولین دفعہ یہ بات محسوس ہوئی کہ یہ شخص وہی سوار ہے جس کی بدولت الیتہ ہنری مارٹن میں یہ حادثہ پیش آنے لگا تھا۔

ٹالمز نے سارے معاملہ کو اچھی طرح سمجھ لیا۔ آرسین لوپن کے تعاقب کا کیا ذکر۔ یہ لوگ تو درحقیقت اسی کی جماعت کے آدمی تھے۔ جو اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ انہیں اگر اس کا باڈی گارڈ یا اس کی مجلس کے اہلکار یا محافظ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ جہاں کہیں ان کے آقا کو خطرہ کا سامنا ہوتا۔ یہ لوگ اس کی حفاظت اور اسے خطرے سے خبردار کرنے کے لئے پہنچ جاتے تھے۔ چنانچہ وہ مرد شریف جس نے فراخ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ بھی لوپن کا ساتھی تھا۔

انگریز سراغرساں کے بدن میں کپکپی پیدا ہوئی۔ سوچنے لگا۔ کیا میں ایسے دشوار الحصول شخص پر قابو پانے میں کامیاب ہو سکوں گا؟ اس کے اور اس کے مددگاروں کے اختیارات دیکھیے اور بے اندازہ معلوم ہوتے تھے۔

اس نے اپنی نوٹ بک کا ایک ورق پھاڑا۔ پنسل سے اس پر چند سطور لکھیں اور وہ کاغذ ایک پندرہ سالہ لڑکے کے حوالہ کیا۔ جو قریب ہی دوسری بنچ پہ لیٹا ہوا تھا۔ کہنے لگا۔ میاں لڑکے تم کرایہ کی گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔ یہ خط اس جوان عورت کو دینا۔ جو ہیرون سٹو ۔ مارتی میں ہوٹل کے شراب خانہ کی میز کے پیچھے کھڑی ہوگی۔ یہ کام

جس قدر جلد ممکن ہو کرنا۔"

اور یہ کہہ کر اس نے پانچ فرینک کا سکہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ لڑکا فوراً وہاں سے رخصت ہو گیا۔

نصف گھنٹہ گذر گیا۔ اب ہجوم کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تھا۔ اور ہالمز کو نوپن کے ساتھی صرف گاہ گاہ نظر آتے تھے۔ اس کے بعد کوئی شخص اس کے قریب ہو کر گذرا۔ اور ایک آواز اُسے یہ کہتی سنائی دی "مسٹر ہالمز فرمائیے میں کیا خدمت بجالا سکتا ہوں؟"

"مسٹر گینیارڈ آپ آ گئے کیا؟"

"آپ نے رقعہ جو بھیجا تھا۔ فرمائیے کیا معاملہ ہے؟"

"فقط یہ کہ وہ اندر موجود ہے!"

"کیا کہتے ہو!"

"اندر... رسٹارنٹ میں... ذرا قریب تر ہو کر دیکھیے۔ کیا اب نظر آیا؟"

"نہیں"

"وہ شخص جو بائیں جانب بیٹھی ہوئی لیڈی کا گلاس پُر کر رہا ہے۔"

"مگر وہ نوپن نہیں۔"

"حضرت وہی ہے۔"

"نہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں... اگرچہ باوجود اس کے... اوہ! بدمعاش کیسی کا... صورت بنائی ہے!" گینیارڈ بھولے پن سے کہنے لگا" اور یہ باقی کون لوگ ہیں؟ کیا یہ سب اس کے ساتھی ہیں؟"

"نہیں۔ وہ خاتون جو اس کے قریب بیٹھی ہے۔ لیڈی کلایوڈن ہے۔ دوسری ڈچس آف کلیتھ ہے۔ اور اس کے بالمقابل ہسپانیہ کا سفیر مقیم لندن بیٹھا ہے۔"

گینیارڈ نے جوش میں بھر کر شرک کی طرف قدم بڑھایا۔ مگر ہالمز نے اُسے روک لیا۔ کہنے لگا "اتنے لاپرواہ نہ بنیے۔ دیکھتے نہیں کہ آپ اکیلے ہیں۔"

"مگر وہ بھی تو اکیلا ہے۔"

"نہیں۔ اس کے محافظ بلیارڈ میں موجود ہیں۔ اور ایک شخص تو رسٹارنٹ کے اندر بھی اس کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ لیکن مجھے تو فقط اس قدر کرنا ہوگا۔ کہ اُسے گریبان سے پکڑ کے اس کا نام لے کر چلانا شروع کر دوں۔ پھر ریسٹورنٹ کا ہر شخص میرا حامی بن جائے گا۔"

"میری رائے میں چند سراغرسانوں کی امداد حاصل کرنا بہتر ہوگا۔"

"تاکہ وہ لوپن کے دوستوں کا مقابلہ کر سکیں؟ . . . نہیں مسٹر ہالمز یہ وقت پس و پیش کا نہیں۔"

اس کا خیال درست تھا۔ اور ہالمز نے بھی یہی محسوس کیا۔ اس نے جانا۔ کہ اس وقت کوشش کر دیکھنی چاہیئے۔ ان غیر معمولی حالات سے فائدہ اٹھانا ہی بہتر ہے۔ لہٰذا اس نے گینیمارڈ سے کہا۔ "اس کی ضرور کوشش کیجیے۔ کہ کوئی آپ کو پہچان نہ لے۔"

وہ خود ایک اخبار فروش کے سٹال کے پیچھے اس انداز سے چھپ گیا۔ کہ لوپن اس کی نگاہ کے سامنے رہے۔ وہ اس وقت میز پر جھکا ہوا اپنی کلا بوڈن کے روبرو مسکرا رہا تھا۔

انسپکٹر سڑک سے گذر کر ریسٹورنٹ کی طرف چلا۔ اس نے دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے ہوئے تھے۔ مگر نگاہ سامنے لگی ہوئی تھی۔ ریسٹورنٹ کے قریب پہنچ کر وہ جلدی سے پیچھے کی طرف گھوما۔ اور تیزی سے پتھر کی ان چند سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ جو باہر بنی ہوئی تھیں۔

اس کے ساتھ ہی سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ دفعتاً ریسٹورنٹ کے بڑے خادم نے دروازہ میں کھڑے ہو کر رستہ روک دیا۔ اور گینیمارڈ سے ٹکرا کر اسے اس طرح حقارت کے ساتھ پیچھے کی طرف دھکیلا۔ گویا وہ کوئی نہایت ادنےٰ حیثیت کا آدمی تھا جس کے ناپسندیدہ لباس سے ریسٹورنٹ کی شان میں فرق آنے کا احتمال ہے۔ گینیمارڈ لڑکھڑا گیا۔ اور عین اس وقت وہ مرد شریف جس نے فراخ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ باہر نکلا۔ اس نے انسپکٹر کی حمایت کرتے ہوئے خادم سے بزور جھگڑنا شروع کر دیا۔ اس جدوجہد میں گینیمارڈ ان دونوں کے ہاتھوں میں پھنسا رہا۔ ایک ایک طرف کو کھینچتا تھا۔ دوسرا اپنی طرف کو۔ حتےٰ کہ باوجود تمام کوششوں اور پرجوش اعتراضات کے بدنصیب شخص کو دھکیل کر سیڑھیوں سے نیچے گرا دیا گیا۔

دیکھتے دیکھتے بہت لوگ جمع ہو گئے۔ پولیس کے دو سپاہی جو وہاں آ پہنچے تھے۔ ہجوم سے گذر کر آگے بڑھنا چاہتے تھے۔ لیکن ان کے آگے کوئی بعید از فہم روک اس قسم کی موجود تھی۔ جو انہیں آگے بڑھنے نہیں دیتی تھی۔ نامعلوم آدمی انہیں اپنے شانوں اور پیٹھ سے ادھر ادھر دھکیل رہے تھے۔

تھوڑی دیر یہ حالت رہی۔ اس کے بعد کسی پراسرار طریق پر رستہ از خود صاف ہو گیا۔ ہالمز

نے اپنی غلطی محسوس کر کے بڑے انکسار کے ساتھ معافی مانگی جس مرد نے شریف نے فراخ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ بھی اپنی امداد سے دستکش ہو گیا۔ ہجوم بھی منتشر ہونے لگا۔ اور پولیس کے سپاہی آسانی سے اندر داخل ہو گئے۔ گینیارڈ اپنی جگہ سے اٹھ کر بے تحاشا بھاگتا ہوا ریسٹورنٹ کے اندر اس میز کی طرف بڑھا جس کے قریب چھ آدمی بیٹھے تھے۔ مگر اب جو اس نے دیکھا۔ تو وہاں صرف پانچ تھے۔ اور لطف یہ کہ دروازہ کے سوا باہر نکلنے کا کوئی اور رستہ نہ تھا۔

"ان پانچ منتیر اشخاص سے مخاطب ہو کر گینیارڈ نے بزور چلا کر پوچھا۔ "وہ شخص جو اس جگہ بیٹھا تھا۔ کہاں ہے؟ ذرا دیر پیشتر آپ چھ آدمی تھے . . چھٹا کہاں گیا؟"

"آدمی؟ . . ."

"نہیں نہیں، مارسیلین لوپن"

ایک خادم نے آگے بڑھ کر کہا۔ "وہ صاحب جو یہاں بیٹھے تھے۔ اوپر کی منزل پر ہیں۔"

گینیارڈ اوپر کی طرف دوڑا۔ اس منزل میں کئی پرائیویٹ کمرے تھے۔ اور بلوارڈ کی طرف نکل جانے کا ایک جدا رستہ موجود تھا۔

"اب اس کی تلاش میں سرگرداں ہونا بے سود ہے۔" گینیارڈ نے سخت رنجیدہ ہو کر کہا۔ "خدا جانے وہ اس وقت تک کہاں پہنچ گیا ہوگا۔"

۵

مگر حقیقت میں وہ اتنی دور نہ تھا جس قدر گینیارڈ نے سمجھا۔ زیادہ سے زیادہ . . سو گز کے فاصلہ پر وہ اس بند گاڑی میں سوار تھا۔ جو سینٹیل اور میڈیلین کے درمیان تین گھوڑوں کی مدد سے چلتی ہے۔ اور پلیس ڈیلا آپرا سے گذر کر بلوارڈ ڈس کیپوسینز کی طرف جاتی ہے۔ دو طویل القامت آدمی جنہوں نے اونچی ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں کنڈکٹر کے پلیٹ فارم کے قریب کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ اور چھت پر سیڑھیوں کے پاس ایک ضعیف صورت کا عمر رسیدہ شخص بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ یہ شرلاک ہومز تھا۔

گاڑی کے چلنے سے جو حرکت پیدا ہوتی تھی۔ اس سے انگریز سراغرساں کا سر ہلتا نظر آتا تھا۔ اپنے دل سے مخاطب ہو کر وہ کہہ رہا تھا "اگر واٹسن اس وقت مجھے دیکھے۔ تو کتنا خوش ہو . . . سیٹی بجنے کی آواز کے ساتھ ہی میں نے سمجھ لیا تھا۔ کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا

اور اب اس کے سوا چارہ کار نہیں۔ کہ رشارنٹ کی نگرانی کی جائے۔ مگر اتنا میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ مرد شیطان زندگی میں ایک قسم کی پھرتی پیدا کر دیتا ہے۔"

جب گاڑی منزل مقصود پر رُکی تو شرلاک ہالمز نے اوپر بیٹھے بیٹھے نیچے کی طرف نگاہ کی۔ اُس کی نظروں کے سامنے آرسین لوپن گاڑی سے اُترا۔ اور اپنے محافظوں کے پاس سے ہوکر گذرا۔ شرلاک ہالمز نے اُسے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوکر یہ کہتے سنا "ایٹائیل میں"

"ایٹائیل!... بہت خوب" شرلاک ہالمز نے اپنے دل میں کہا "میں بھی وہیں پہنچوں گا بہتر ہوکہ وہ مجھ سے پہلے موٹر کار میں وہاں پہنچ جائیں۔ چونکہ گاڑی میں اس کے دو ساتھیوں کا تعاقب کرتا ہوں۔"

دونو ساتھی پاپیادہ ایٹائیل کی طرف روانہ ہوئے۔ اور انہوں نے مکان نمبر ۴۰ روشالگرن کے دروازہ پر دستک دی۔ مکان آگے سے بہت چھوٹا تھا۔ اور چونکہ اس بازار میں لوگوں کی آمد و رفت کم ہے۔ اس لیے ہالمز کو اس کی نکڑ میں چھپنے کے لئے ایک محفوظ مقام مل گیا۔ نچلی منزل کی دو کھڑکیاں کھلیں۔ اور ایک شخص نے جس کے سر پر اونچی ٹوپی تھی جھلملی بند کی۔ اس جھلملی کے اوپر روشنی نظر آرہی تھی۔

دس منٹ بعد ایک مرد شریف اس مکان کے دروازہ پر رکا۔ اور اس نے گھنٹی بجائی۔ تھوڑی دیر گذری تو ایک اور شخص آیا۔ آخرکار ایک موٹر مکان کے دروازہ پر ٹھہری۔ اور ہالمز نے دو شخصوں کو نیچے اترتے دیکھا۔ ان میں سے ایک آرسین لوپن تھا۔ اور دوسری ایک لبادہ پوش عورت جس کے چہرہ پر موٹی نقاب تھی۔

موٹر واپس چلی گئی۔ تو ہالمز اپنے دل سے کہنے لگا "ضرور یہ سنہری بالوں والی عورت ہے۔"

ایک منٹ اور اپنی جگہ پر ٹھہرے رہنے کے بعد ہالمز بھی کھڑکی کے قریب پہنچا۔ اور اس کے آگے بڑھے ہوئے حصے پر قدم رکھ کر ایڑیاں اٹھا کر کھڑکی کے اُس حصہ کی راہ سے اندر کی طرف دیکھنے لگا جس پر جھلملی موجود نہ تھی۔

کیا دیکھتا ہے کہ آرسین لوپن آتش دان کے ساتھ لگا ہوا پرجوش لہجہ میں گفتگو کر رہا ہے باقی اس کے گرد کھڑے توجہ سے سن رہے تھے۔ ہالمز نے اُن میں سے دو کو پہچانا۔ ایک وہی مرد شریف تھا جسے اُس نے فراک کوٹ پہنے دیکھا تھا۔ اور دوسرا رشارنٹ کا بوڑھا خادم تھا۔ سنہرے بالوں والی عورت ایک کرسی پر اُس کی طرف پیٹھ کئے بیٹھی تھی۔

"ضرور یہ لوگ کچھ مشورہ کر رہے ہیں۔" اس نے سوچا "آج کے واقعات نے انہیں خبردار کردیا ہے۔ اور وہ محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ انہیں مستقبل سے غافل نہ رہنا چاہیئے۔ کاش کہ میں ان پر حملہ آور ہو کر ایک ہی جھپٹے میں سب کو پکڑ لوں۔"

لوپن کے ساتھیوں میں سے ایک نے حرکت کی۔ اس کے ساتھ ہی ہالمز پیچھے کی طرف کود گیا اور پھر ایک پوشیدہ مقام پر جا چھپا۔ فوراً ہی اُسے فراخ کوٹ والا مرد اور بڑا خادم مکان سے رخصت ہوتے نظر آئے۔ اس کے بعد پہلی منزل میں روشنی ہوئی۔ اور پھر کسی نے کھڑکیوں کی چلمنیاں بند کر دیں۔ اب اوپر نیچے ہر جگہ تاریکی ہو گئی۔

اپنے دل میں شرلاک نے کہا "معلوم ہوا کہ دونوں محافظ پہلی منزل میں رہتے ہیں۔ اور خود وہ اور خوبصورت بالوں والی عورت نچلی منزل میں۔"

رات کا کچھ حصہ اس نے اسی مقام پر چھپے ہوئے گذار دیا۔ کیونکہ ڈرتا تھا۔ ایسا نہ ہو میری عدم موجودگی میں آرسین لوپن یہاں سے نکل جائے۔ آخر صبح کے چار بجے تھے۔ کہ اسے گلی کے سرے پر پولیس کے دو سپاہی نظر آئے۔ وہ اُن کے قریب پہنچا اور سب کچھ سمجھا کر اس نے ان کو مکان کا پہرہ دینے پر آمادہ کیا۔

خود وہ سیدھا گینمارڈ کے مکان پر پہنچا۔ جو رپرگولیس میں واقع تھا۔ اور نوکر سے گینمارڈ کو بیدار کرنے کے لئے کہا۔

اس سے مخاطب ہو کر وہ کہنے لگا "میں نے پھر اسے نظر میں لے لیا ہے۔"

"آرسین لوپن کو؟"

"ہاں۔"

"مگر اب کی مرتبہ بھی اُسی طرح نظر میں لیا ہے۔ جیسے پہلے لیا تھا۔ تو میں بے فائدہ جاتا ہوں ناحق کو نیند خراب کیوں کی جائے۔ ہاں کچھ اور بات ہے تو چلئے میں افسر پولیس کے پاس چل کھڑا ہوتا ہوں۔"

دونوں رومینل کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں افسر پولیس ایم۔ ڈیکوانتر کا مکان واقع تھا۔ وہاں سے چھ آدمی ساتھ لے کر یہ روشا گرن کو لوٹے۔

"کوئی تازہ خبر؟" ہالمز نے پولیس کے ان دو سپاہیوں سے پوچھا جنہیں وہ پہرہ پر کھڑا کر گیا تھا۔

"جی کوئی نہیں۔"

افق مشرق میں صبح کاذب کی ہلکی روشنی نمودار ہونے لگی تھی۔ کہ اپنے آدمیوں کو مکان کے آس پاس مختلف حصوں میں متعین کر کے گینہارڈ نے دروازہ پر زور سے گھنٹی بجائی۔ اور اس کوٹھری میں داخل ہوا جس میں دربان عورت سوتی تھی۔ اس بے وقت مداخلت پر دہشت زدہ ہو کر وہ عورت جو لرزہ براندام نظر آرہی تھی کہنے لگی "صاحب نچلی منزل میں تو کوئی شخص نہیں رہتا۔"

"کیا کہتی ہو۔ کوئی نہیں رہتا!" گینہارڈ نے ڈپٹ کر کہا۔

"جی ہاں صرف پہلی منزل پر لیرونام کے دو اصحاب رہتے ہیں۔ انہوں نے کمرہ کو اپنے بعض رشتہ داروں کی خاطر آراستہ کرایا ہے۔ جو دیہات سے آنے والے تھے۔"

"ایک مرد اور ایک عورت؟"

"جی ہاں"

"اور وہ دو نو رات کو آگئے تھے کیا؟"

"میں سو رہی تھی شاید آگئے ہوں۔۔ لیکن نہیں کنجی یہاں موجود ہے۔ اس لئے غالباً نہیں آئے۔ اگر آتے تو کنجی مجھی سے طلب کرتے۔"

کنجی لیکر افسر پولیس نے نچلی منزل کا بیرونی دروازہ کھولا۔ اس میں صرف دو کمرے تھے اور وہ دونو خالی۔

"واہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے!" ہالز گھبرا کر کہنے لگا "میں نے ان آنکھوں سے انہیں یہاں موجود دیکھا تھا۔"

افسر پولیس نے دانت نکال دیئے۔ اور بولا "دیکھ لیجئے اب کوئی نہیں۔"

"خیر اوپر کی منزل پر چلیئے۔ یقیناً وہاں ہونگے۔"

"لیکن معلوم ہوا ہے کہ اس منزل میں لیرو نام کے دو اصحاب رہتے ہیں۔"

"کیا ہرج ہے۔ انہی سے پوچھئے۔"

سب آدمی زینہ کی راہ سے اوپر گئے۔ اور افسر پولیس نے گھنٹی بجائی۔ دوبارہ گھنٹی بجانے پر ایک مرد نے جو لوپن کے محافظوں میں سے ایک ثابت ہوا۔ دروازہ کھولا۔ اور آستین چڑھا کر زوردار لہجہ میں کہنے لگا "کیوں کیا بات ہے؟ یہ شور و غل کس لئے؟ آپ لوگوں کو دوسروں

کے آرام کا خیال ہی نہیں ۔ ۔ ۔"

وہ جلدی ہی رک گیا۔ اور گھبراہٹ کی حالت میں کہنے لگا "بخدا کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں! کون ایم۔ ڈیکوانسٹر؟ ۔ ۔ ۔ اور آپ بھی ایم گینیارڈ! فرمایئے میں کیا خدمت بجا لا سکتا ہوں؟"

اب بڑے زور کا قہقہہ اڑا۔ گینیارڈ کے ہنستے ہنستے اس طرح پیٹ میں بل پڑے جاتے تھے کہ اندیشہ تھا۔ اُسے غش نہ آجائے۔

"تم! لیرڈ ۔ ۔ ۔ تم!" اس نے ہنسی کے دوران میں رکتے رکتے کہا۔ "ایسا تماشہ کس نے دیکھا ہوگا! آرسین لوپن کا ساتھی لیرڈ! ۔ ۔ ۔ بخدا میں اس ہنسی سے جانبر نہ ہو سکونگا ۔ ۔ ۔ اور کیوں تمہارا بھائی کہاں ہے؟ کیا وہ بھی یہیں موجود ہے؟"

"ایڈمنڈ تم کہاں ہو؟ ذرا ادھر آنا۔ ایم گینیارڈ تمہاری ملاقات کو تشریف لائے ہیں"

ایک اور شخص سامنے آیا۔ اُسے دیکھ کر گینیارڈ کی ہنسی اور بڑھ گئی۔ اور وہ اسی طرح ہنستے ہنستے کہنے لگا۔ خدا کی قسم ایسا تماشہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میرے دوستو۔ تم پر خوب شک ہوا ۔ ۔ بھلا اس کا خیال کسے ہو سکتا تھا؟ غنیمت ہے کہ گینیارڈ آنکھیں کھول کر چلتا ہے۔ اور اس کی مدد کے لئے اس قسم کے دوست موجود ہیں۔ جو انگلستان سے چل کر یہاں آئے ہیں ۔ ۔"

پھر ہالمز کی طرف متوجہ ہو کر وہ کہنے لگا "مسٹر ہالمز آیئے آپ کا تعارف اپنے دوستوں سے کرا دوں۔ یہ آپ وکٹر لیرڈ محکمہ سراغرسانی کے انسپکٹر اور سارے انسپکٹروں میں بہترین ہیں ۔ ۔ اور یہ آپ ایڈمنڈ لیرڈ انگوٹھے کا نشان حاصل کرنے والے صیغہ کے ہیڈ کلرک ہیں ۔ ۔"

پانچواں باب
شکست و فتح

۱

شرلاک ہالمز نے بمشکل اپنے غصہ کو ضبط کیا۔ وہ ان دو شخصوں کو قصوروار ٹھیراتا بھی تو اس کا یقین کسے آسکتا تھا۔ ضرورت زبردست ثبوت مہیا کرنے کی تھی۔ اور وہ اس کے پاس موجود نہ تھے۔ ان کے بغیر کسی کے لئے اس کی بات ماننا صریحاً غیر ممکن تھا۔

سخت اضطراب کی حالت میں اپنی مٹھیاں زور سے کستے ہوئے اس نے سب

زیادہ کوشش اس بات کے لئے کی۔ کہ گینیارڈ کے روبرو اپنی ندامت و پریشانی کا اظہار نہ ہونے دے۔ اس نے لیبرو برادران کو اشارہ سے سلام کیا۔ اور زینہ کی راہ سے نیچے اتر آیا۔

ہال میں پہنچکر وہ ایک چھوٹے سے نشیب دروازہ کی طرف بڑھا۔ جو تہ خانہ کی طرف جاتا تھا وہاں اسے ایک چھوٹا سا یاقوت ملا۔ جسے اس نے اٹھالیا۔

باہر نکل کر جب اس نے صدر دروازہ کی طرف نظر کی۔ تو وہاں یہ کتبہ موجود تھا۔ "لوسپین ڈینچ معارشہ ۱۸۵۷ء" یہی الفاظ مکان نمبر ۲۴ کے باہر درج تھے۔

دل سے کہنے لگا "وہی دوہرا رشتہ۔ ضرور نمبر ۴ اور ۲۴ میں کوئی خفیہ راہ موجود ہے۔ مجھے پہلے ہی اس کا خیال کر لینا چاہیئے تھا۔ غلطی یہ ہوئی۔ کہ میں پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ پہرہ پر نہ رہا۔" ان سے مخاطب ہو کر اس نے مکان نمبر ۲۴ کے دروازہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "کیا میرے چلے جانے پر دو آدمی اس مکان سے باہر نکلے تھے؟"

"جی ہاں ایک مرد۔ ایک عورت۔"

اس نے چیف انسپکٹر کا بازو اپنے بازو میں لیا۔ اور رستہ چلتے ہوئے کہنے لگا "میر گینیارڈ آپ نے میری خوب ہنسی اڑائی۔ اور اب یقیناً آپ کو اس بے وقت بیداری کا رنج باقی نہ ہوگا۔"

"نہیں۔ مجھے آپ سے بالکل رنج نہیں۔"

"خیر بہترین مذاق بھی عرصہ دراز تک قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میری رائے ہیں اب ہم اس تعلق کا خاتمہ کرنا چاہیئے۔"

"جیسے مرضی ہو۔"

"آج صبح یہاں آئے سات دن ہو گئے۔ آج سے تین دن بعد میرا لندن میں واپس پہنچنا ...

جو کچھ بھی ہو میں اس کام کو تین دن کے عرصہ میں ختم کر دوں گا۔ اس لئے میری درخواست ہے۔ کہ جمعرات کی رات کو تیار رہیئے گا۔"

"ایسی ہی مہم کے لئے" گینیارڈ نے مذاقیہ لہجہ میں کہا۔

"ہاں ایسی ہی۔"

"اور کیوں صاحب اس کا انجام کیا ہوگا؟"

"لوپن کی گرفتاری۔"

"خدا کرے ایسا ہو۔"

"میں قسم کھاتا ہوں کہ ایسا ہوگا۔"

اس سے رخصت ہوکر ہالمز تھوڑی دیر آرام کرنے کو قریب ترین ہوٹل میں گیا۔ اور وہاں سے تازہ دم ہوکر اور حوصلہ پاکر روشالگرن کی طرف لوٹا۔ اس نے دو لوئی سکے دربان عورت کے ہاتھ میں دیئے۔ اور یہ بات تحقیق کی۔ کہ برادران لیرو مکان پر نہیں ہیں۔ اور مکان ایک شخص ایم مارشگیٹ کا ہے۔ شمع ہاتھ میں لے کر وہ اس تہ خانہ کی طرف بڑھا جس میں داخل ہونے کا چھوٹا سا دروازہ اس مکان میں بنا ہوا تھا جس کے قریب اسے یاقوت ملا تھا۔

زینے کے دہانہ پر اسے ایک اور پتھر اسی قسم کا اور اتنا ہی بڑا ملا۔

دل میں کہنے لگا۔ "میرا خیال صحیح تھا۔ یہی راستہ ہے جو دونوں مکانوں کو ایک دوسرے سے ملاتا ہے ... لاؤ میں دیکھوں۔ اس کنجی سے تہ خانہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ یا نہیں ... بہت خوب ... اب ان شراب رکھنے کے پیپوں کو دیکھنا چاہیئے۔ ان میں کئی مقامات پر گرد ہٹائی گئی ہے ... اور فرش پر کسی کے قدموں کے نشان بھی ہیں۔"

دفعتاً ایک ہلکی سی آواز سنائی دی جس سے وہ اور زیادہ محتاط ہوگیا۔ جلدی سے دروازہ بند کر کے اس نے شمع گل کردی۔ اور خود شراب کے خالی پیپوں کی ایک قطار کے پیچھے چھپ گیا۔ چند سیکنڈ کے بعد اس نے دیکھا۔ کہ ایک آہنی پیپہ اس طرح آہستگی سے حرکت کر رہا ہے گویا وہ کسی چول کے گرد گھوم رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی دیوار کے اس تمام حصہ نے حرکت کی۔ جس میں وہ لگا ہوا تھا۔ تہ خانہ میں کسی لالٹین کی روشنی داخل ہوئی۔ ایک بازو نمودار ہوا۔ اور پھر ایک شخص دکھائی دیا۔

وہ اس طرح کبڑا نظر آتا تھا۔ گویا جھک کر کسی چیز کو تلاش کر رہا ہو۔

اپنی انگلیوں کے سروں سے اس نے کئی جگہ گرد کی دیکھ بھال کی۔ کئی بار سیدھا کھڑے ہوکر اس نے کوئی چیز فرش زمین سے اٹھا کر اس کاغذ کے ڈبہ میں ڈالی۔ جو اس کے بائیں ہاتھ میں تھا۔ پھر اس نے اپنے اور لوپن اور سنہری بالوں والی عورت کے قدموں کے نشان کو بڑی احتیاط سے مٹایا۔ اور دوبارہ شراب کے پیپہ کی طرف ہٹا۔

یکایک اس کے منہ سے ایک خوفناک آواز نکلی اور گر پڑا۔ ٹالمز اس پر حملہ آور ہو چکا تھا۔

کام بالکل سادگی سے کیا گیا۔ ایک منٹ میں شخص مذکور بے بس ہو کر فرش زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کی دونو کلائیاں ہتھکڑی میں جکڑی ہوئی تھیں۔

سرا فرسان نے اوپر جھک کر کہا۔ "مجھے معلوم ہو جا دو . . . اس کا معاوضہ جو چاہتے ہو دوں گا۔"

اس شخص کے چہرے پر خطرناک سختی اور ہٹ دھرمی جھلکتی تھی جس سے ٹالمز نے سمجھ لیا کہ میرے لئے اس سے کسی قسم کے سوالات پوچھنا سراسر بے سود ہے۔ اس لئے صرف اس کی جیبیں ٹٹولنا کافی سمجھا جن میں سے کنجیوں کا ایک گچھا۔ ایک جیبی رومال اور اس چھوٹے کاغذی ڈبہ کے سوا کچھ نہیں نکلا جس میں اس نے اس قسم کے یاقوت جمع کر رکھے تھے جیسے دو ٹالمز کو ملے۔ ان چیزوں سے اسے کیا مدد مل سکتی تھی۔

اب سوچنا تھا کہ اس شخص کے متعلق کیا کیا جائے؟ کیا اس وقت تک انتظار کروں کہ اس کے دوست مدد کے لئے پہنچیں۔ اور پھر ان سب کو حوالہ پولیس کر دیا جائے۔ مگر سوال یہ بھی تھا کہ اس سے فائدہ کیا ہوگا؟ ان کے خلاف اس سے کیا شہادت مل سکیگی؟

اسی فکر میں تھا کہ ڈبہ کو دیکھ کر اس کے دل میں ایک فیصلہ کن خیال پیدا ہوا۔ اس پر وڈیلا پالی کے ایک جوہری لیونارڈ کا پتہ لکھا ہوا تھا۔

اس نے اس شخص کو وہیں چھوڑا۔ دروازے کے پیچھے کو ہٹا کر اور تہ خانہ کا دروازہ بند کر کے مکان سے باہر نکل آیا۔ قریب کے ڈاکخانہ میں جا کر اس نے ایم فرینچ کو تار دیا کہ میں کل تک نہیں آ سکتا۔ پھر اس جوہری کی دوکان پر گیا جس کا پتہ کاغذی ڈبہ پر لکھا ہوا تھا۔ اور وہ یاقوت اس کے حوالہ کر کے کہنے لگا "میڈم نے یہ جواہرات آپ کے پاس بھیجے ہیں۔ وہ ایک زیور سے جو آپ کی دوکان سے خریدا تھا۔ گر گئے۔"

ٹالمز کا خیال درست نکلا۔ کیونکہ جوہری کہنے لگا "بہت اچھا۔ خاتون نے ذرا دیر پیشتر مجھے بھی ٹیلیفون میں اطلاع بھیجی تھی۔ کہ میں ابھی آتی ہوں۔"

پانچ بجے تھے۔ کہ ٹالمز نے سڑک پر ایک طرف کھڑے کھڑے ایک عورت کو آتے دیکھا جس نے موٹی نقاب اوڑھ رکھی تھی۔ اور جس کی صورت اسے مشتبہ نظر آئی۔ دکان کی کھڑکی کی راہ سے اس نے دیکھا۔ کہ اس نے جوہری کی میز پر ایک پرانی قسم کا بروچ جس میں یاقوت لگے ہوئے

تھے رکھ دی۔

وہاں سے باہر آ کر وہ چند مقامات پر پیدل گئی۔ پھر اسی طرح گلیوں تک پہنچی۔ اور بعد ازاں ایسی گلیوں میں داخل ہو گئی جن سے ہمارا انگریز سراغرساں واقف نہ تھا۔ رات ہو گئی۔ مگر وہ اب تک اس کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ آخرکار دربان کی نظر بچا کر وہ اس کے ساتھ ایک پانچ منزلہ عمارت میں داخل ہو گیا۔ جو بیچ دروازہ کے دونو طرف بنی ہوئی تھی۔ اور جس میں بہت سے بالاخانے تھے دوسری منزل پر پہنچ کر وہ ایک دروازہ کے سامنے رکی۔ پھر اندر چلی گئی۔

اس کے دو منٹ بعد انگریز سراغرساں نے اپنی قسمت آزمائی شروع کی۔ کنجیوں کا وہ گچھا نکال کر جو اسے تہ خانہ میں اس نوجوان کی جیب میں ملا تھا۔ اس نے چپکے چپکے مختلف کنجیوں کی مدد سے دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ پانچویں کنجی قفل میں ٹھیک بیٹھی۔ تاریکی میں اسے کئی کمرے دکھائی دیئے۔ جو بالکل خالی تھے۔ جیسے کسی غیر آباد مکان کے ہوتے ہیں۔ مگر ان میں سے ہر ایک کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور کسی لیمپ کی روشنی ڈال کے سرے پر دکھائی دے رہی تھی۔ دبے پاؤں چلتا وہ قریب پہنچا۔ اور ایک شیشہ کے دروازہ کی راہ سے جو ایک کمرہ نشست کو خواب گاہ سے جدا کرتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک نقاب پوش عورت لباس اور ٹوپی اتار کر ایک کرسی پر پھینکتی جا رہی ہے۔ پھر ان کپڑوں کی بجائے اس نے ایک ڈھیلی ٹی گاؤن پہن لی۔

وہ اسے کمرہ کے اندر آتش دان کی طرف جاتی نظر آئی۔ جہاں پہنچ کر اس نے ایک برقی بٹن دبایا۔ اس کے ساتھ ہی آتش دان کے دائیں طرف لگا ہوا چوبی تختہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسرے تختہ کے اندر سما گیا۔ اور ایک کافی چوڑا رخنہ نمودار ہوا جس کے اندر وہ عورت لیمپ ہاتھ میں لیکر غائب ہو گئی۔

کام بالکل سہل اور سادہ تھا۔ بالمز نے بھی اسی طرح کیا۔ اور ذرا دیر میں اس نے اپنے آپ کو تاریکی میں چلتے اور راستہ ٹٹولتے ہوئے پایا۔ لیکن دفعتاً کوئی نرم سی چیز اس کے منہ کو لگی اور جب اس نے دیا سلائی جلا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ ایک چھوٹی سی کوٹھری میں پہنچ گیا ہے جہاں آہنی کھونٹیوں کے ساتھ بہت سے پہننے کے کپڑے لٹک رہے ہیں۔ ان سے گزرتا ہوا وہ آگے بڑھا۔ اور اس مقام پر پہنچ کر رک گیا۔ جہاں دروازہ کے باہر ایک پردہ تھا۔ اس کی دیا سلائی جل بجھی تھی۔ مگر پردہ کے پرلے [illegible] کے اندر سے روشنی

چھن کر داخل ہو رہی تھی۔
اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔

خوبصورت بالوں والی عورت وہاں اس کے سامنے اس کی گردنت کی حد میں موجود تھی۔

دیکھتے دیکھتے اس نے لمپ گل کر دیا۔ اور بٹن دبا کر بجلی کی روشنی کی۔ اب اول مرتبہ اس کا چہرہ ہالمز کو پوری روشنی میں دکھائی دیا۔ اور وہ چونکا۔ کیونکہ وہ عورت جسے اس نے اتنے ہیر پھیر کے بعد قابو کیا۔ کلوٹلڈ ڈسٹنج کی سوا کوئی اور نہ تھی!

۱۲

کلوٹلڈ ڈسٹنج ہیرن ڈواہرک کی قاتل اور نیگوں ہیرے کو چرانے والی!... کلوٹلڈ ڈسٹنج ہی آرسین لوپن کی پراسرار رفیق!... کلوٹلڈ ڈسٹنج سنہری بالوں والی عورت!

دل میں کہنے لگا "میں بھی کتنا بے وقوف تھا کہ ذرا سی بات کو نہ سمجھا۔ محض اسلیئے کہ لوپن کی رفیق کی رنگت سپید ہے۔ اور کلوٹلڈ کی سیاہ میں نے ان دونوں عورتوں کا تعلق ایک دوسرے سے قایم کرنے کی کوشش ہی نہ کی۔ ظاہر ہے کہ خوشنما بالوں والی عورت ہیرن کو قتل کرکے اور وہ قیمتی ہیرا چرا کر اپنی سپید رنگت کو برقرار نہ رکھ سکتی تھی۔

ہالمز نے غور سے دیکھا۔ تو کمرہ کا ایک حصہ عورتوں کی جائے نشست کی طرح آراستہ تھا۔ اس میں خوشنما ہلکے پردے ٹانک رہے تھے۔ اور کئی طرح کا قیمتی سامان موجود تھا۔

ایک آبنوسی چوکی کسی قدر اونچے پلیٹ فارم پر رکھی تھی۔ کلوٹلڈ اس پر بیٹھ گئی تھی۔ اور اپنا سر دونوں ہاتھوں میں لے کر بے حرکت بیٹھی رہی۔ جب اس نے دوبارہ نظر غور سے اس کی طرف دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ رو رہی ہے۔ آنسوؤں کے بڑے بڑے قطرے اس کے اندر دھنسا رخسار پر بہ کر منہ کے قریب ہوتے ہوئے اس کی مخملی گون پر گر رہے تھے۔

اشکوں کا ایک لامتناہی سلسلہ بہت دیر تک اسی طرح جاری رہا۔ گویا اس عورت کے اندر ان کا کوئی عظیم چشمہ موجود تھا۔ وہ افسردگی اور مایوسی جو اس کے چہرہ پر نمودار تھی۔ اور جو آنسوؤں کی آہستگی رفتار سے ظاہر ہو رہی تھی۔ ایک ایسا دردناک نظارہ پیش کرتی تھی۔ جو اس سے پہلے بہت کم ہالمز کے دیکھنے میں آیا تھا۔

دفعتاً اس عورت کے پچھلی طرف ایک دروازہ کھلا۔ اور آرسین لوپن اندر داخل ہوا۔ دونو بہت دیر تک ایک لفظ بھی منہ سے نکالے بغیر ایک دوسرے کی طرف دیکھتے

پھر وہ اس کے پہلو میں جُھک گیا۔ اور اس نے اپنا سر اُس کی چھاتی سے لگا کر بازو اس کے بدن کے گرد لپیٹ دیئے جس انداز سے اس نے اس عورت کو اپنی بغل میں لیا۔ اس سے بڑی ملائمت اور رحم کا اظہار ہوتا تھا۔ اس کے باوجود کسی نے حرکت نہ کی۔ ایک دلفریب خاموشی ان دونو کو متحد کر رہی تھی۔ اور اب اس حسینہ کے آنسو بھی نسبتاً کم بہنے لگے تھے۔

یکایک وہ بولا "میں تمہیں خوش رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا رہا ہوں . . ."

"اور میں ہر طرح خوش ہوں . . ."

"نہیں پیاری کلوٹلڈ۔ تم رو رہی ہو۔ تمہارے آنسو ضرور مجھے دل شکستہ کر دینگے۔"

ہرچند کہ وہ انتہائے یاس کی حالت میں تھی۔ تاہم اس کی منت آمیز آواز سے متاثر ہو کر امید اور خوشی کا پیغام حاصل کرنے کے لئے وہ اس کی باتوں کو بغور سنتی رہی۔ چہرہ پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ مگر آہ! کتنی پھیکی مسکراہٹ!

وہ بڑی التجا کے لہجہ میں کہنے لگا "کلوٹلڈ اتنی اداس نہ ہو۔ کیا بات ہے کہ تم اس قدر پژمردہ نظر آتی ہو؟"

اس نے اپنے اسپید نازک اور ملائم ہاتھ اس کے سامنے کر کے کہا "میکسیم جب تک یہ ہاتھ میرے بدن کا حصہ ہیں۔ میری افسردگی دور نہیں ہو سکتی۔"

"کیوں مگر؟"

"ان ہاتھوں نے کسی کی جان لی ہے . . ."

"خاموش میری جان" میکسیم نے ذرا زوردار لہجہ میں کہا "تم ان باتوں کا خیال نہ کیا کرو۔ اس کے علاوہ عہد ماضی گذر چکا . . . اُسے شمار میں نہ لینا چاہیئے۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے اس کے لمبے نازک ہاتھوں کو بوسہ دیا جس سے وہ کسی قدر زیادہ خوش ہو کر مسکرانے لگی۔ گویا اس کے ہر ایک بوسہ نے کسی خوفناک یاد کے نقش کو اس کے دل سے محو کر دیا تھا۔

بولی "پیارے میکسیم یقیناً تمہیں بھی مجھ سے محبت ہو گی۔ بہرحال کبھی کسی عورت نے مرد سے ایسی محبت نہیں کی جیسی مجھے تم سے ہے۔ کونسا کام ہے جو میں نے تمہاری خاطر نہیں کیا اور میں اب تمہارے حکم سے نہیں، بلکہ تمہاری دلی خواہش پر کرنے کو تیار نہیں ہوں؟ میں نے تمہاری باتیں اپنی قوت امتیاز اور ضمیر کی آواز کے خلاف کی ہیں۔ لیکن تمہارا اثر اتنا غالب

ہے کہ میں سب کچھ کرنے پر مجبور ہوں ۔ جو کچھ میں کر رہی ہوں ۔ وہ بے بسی کے عالم میں محض اس لئے ہو رہا ہے ۔ کہ تم چاہتے ہو ۔ میں ایسا کروں . . . اور جس طرح میں آج تک کرتی رہی ہوں ۔ اسی طرح کل بھی کرنے کو تیار ہوں . . . ہمیشہ !"

"کلوٹلڈ!" وہ کسی قدر تلخ لہجہ میں کہنے لگا "مجھے اس بات کا سخت ہی افسوس ہے کہ میں نے تمہیں اپنی پرخطر زندگی کا شریک بنایا ۔ لازم تھا ۔ کہ تمہاری نظروں ہی میں وہی میکسم برمانڈ بنا رہتا جس سے پانچ سال پیشتر تم نے محبت کی تھی ۔ اور اپنی زندگی کا دوسرا پہلو تمہاری نظروں میں نہ آنے دیتا ۔"

"مگر کیا ہوا ۔ مجھے تمہاری زندگی کے اس پہلو سے بھی اسی قدر محبت ہے ۔ اور مجھے کسی بات کا افسوس نہیں ۔" وہ نہایت آہستہ لہجہ میں بولی ۔

"کیا تمہیں اپنی سابقہ زندگی پر موجودہ حالات کی روشنی میں کچھ افسوس نہیں ہے ؟"

"تمہارے سامنے بالکل نہیں ۔" وہ پر اشتیاق لہجہ میں کہنے لگی "جب تم سامنے ہو ۔ تو گناہ ۔ جرم اور خطا کی میری نظروں میں کچھ ہستی نہیں رہتی ۔ ہاں تمہاری عدم موجودگی میں اگر میں اپنی حالت پر آنسو بہاتی ہوں ۔ یا اپنے افعال کو نفرت کی نظر سے دیکھتی ہوں ۔ تو اس سے کیا ۔ بہرحال تمہاری محبت ہر بات کی تلافی کر دیتی ہے ۔ اگر یہ محبت قائم رہے ۔ تو میں اب بھی ہر کام کے لئے تیار ہوں ۔"

"کلوٹلڈ یقین جانو مجھے تم سے اس لئے محبت نہیں کہ میں تم سے محبت کرنا چاہتا ہوں ۔ فی الحقیقت وہ میرے اختیارات سے باہر ہے ۔"

"سچ کہتے ہو ؟" اس نے پر اعتماد لہجہ میں پوچھا ۔

"بالکل سچ ۔ اتنا ہی جیسے میرا اور تمہارا وجود یقینی ہے ۔ افسوس پیاری کلوٹلڈ صرف اس بات کا ہے کہ میری زندگی سرگرمی جوش اور ہماہمی کی زندگی ہے ۔ اور میں اتنا وقت تمہارے لئے نہیں دے سکتا ۔ جتنا دینا چاہیے ۔"

وہ خوف زدہ نظر آنے لگی ۔ پھر پوچھا ۔

"کیوں کیا بات ہے ؟ کیا کسی نئے خطرے کا سامنا ہے ؟"

"نہیں کچھ ایسا خطرہ تو نہیں ۔ پھر بھی . . ."

"پھر بھی کیا ؟ . . ."

"وہ ہمارے پیچھے لگا ہوا ہے۔"
"کون ہالمز؟"
"ہاں۔" پھر وہ سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہنے لگا "میری جان امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اسی نے گینیارڈ کو سٹارنٹ ہانگرائے میں میرے پیچھے لگایا۔ اسی نے کل رات روشا لگرن میں پولیس کے دو سپاہی متعین کئے جس کا ثبوت یہ ہے کہ آج صبح گینیارڈ نے مکان کی تلاشی لی۔ تو ہالمز اس کے ساتھ تھا۔ اس کے علاوہ . . ."
"اس کے علاوہ کیا؟"
"ہمارا ایک آدمی جینیٹ عدم پتہ ہے۔"
"دربان؟"
"ہاں"
"میں نے آج صبح اسے روشا لگرن والے مکان میں اس لئے بھیجا تھا۔ کہ میرے ہر وپ سے جو چند یاقوت گر گئے تھے۔ انہیں جمع کر کے لے آئے۔"
"اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ ہالمز نے اس کو کسی دام میں پھنسا لیا ہے۔"
"بالکل نہیں۔ کیونکہ وہ یاقوت ہر وڈیلا پائی کے جوہری کی دوکان پر پہنچ چکے ہیں۔"
"پھر جینیٹ کا کیا ہوا؟"
"اوہ! مسکیم میں بہت ڈرتی ہوں۔"
"میری جان ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ مگر حالت تشویشناک ضرور ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ اُسے ہمارے حالات کا کہاں تک علم ہے؟ وہ کس جگہ چھپا ہوا ہے؟ دراصل اس کی طاقت کا راز اس کی علیحدگی میں مخفی ہے۔ کوئی بات ایسی نہیں جس سے اس کا بھید دریافت کیا جا سکے۔"
"تو پھر اب تم نے کیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے؟"
"یہی کہ ہم انتہا درجہ محتاط ہیں۔ کلوٹلڈ کچھ عرصہ گذرا۔ میں نے ارادہ کیا تھا۔ کہ اپنے سامان کو مقام پناہ میں . . . تم جانتی ہو۔ اس محفوظ مقام پناہ میں اُٹھائے جاؤں۔ اب ہالمز کی مداخلت نے اس ضرورت کو اور نمایاں کر دیا ہے۔ جب ہالمز جیسا آدمی کسی کے پیچھے لگ جائے۔ تو پھر یقینی سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ آسانی سے اس کا تعاقب نہ چھوڑے گا۔ پس میں نے ہر قسم کی تیاری کر لی ہے اور انتقال کی کارروائی پرسوں بدھ کے روز شروع ہو جائے گی۔ دوپہر

تک اسے ختم کر دیا جائے گا۔ دو بجے سہ پہر کو میں خود اپنے قبضہ کا آخری نشان مٹا کر جو کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ رخصت ہو جاؤنگا۔ اس وقت تک . . .‘‘

’’ہاں . . .‘‘

’’اس وقت تک کلوٹلڈ یہی بہتر ہے کہ ہم نہ ایک دوسرے سے ملیں۔ نہ کوئی ہمیں دیکھے میں درخواست کرتا ہوں کہ اس وقت تک تم نے مکان سے نکل کر کہیں نہ جانا۔ اپنے متعلق مجھے کچھ اندیشہ نہیں۔ مگر جہاں تمہاری ذات کا سوال پیش ہو۔ تو سیکڑوں خطرات پیدا ہو جاتے ہیں۔‘‘

وہ بولی ’’اس انگریز کا مجھ تک پہنچنا غیر ممکن ہے۔‘‘

’’نہیں یہ نہ کہو۔ اس کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔ اور اسی لئے میرے دل کو سخت اضطراب ہے۔ کل جب میں تمہارے والد کی نظروں میں آنے کو تھا۔ تو میں دراصل اس الماری کی دیکھ بھال کرنے آیا تھا جس میں ان کے پرانے بہی کھاتے پڑے رہتے ہیں۔ مجھے اس میں بھی خطرہ نظر آتا ہے . . . مجھے ہر جگہ خطرہ دکھائی دیتا ہے۔ میں اس بات کو محسوس کرتا ہوں۔ کہ دشمن سایہ میں پھر رہا اور قریب تر آرہا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہم اس کی نگاہ میں ہیں۔ اور وہ ہمارے لئے اپنا جال پھیلا رہا ہے۔ یہ ایک ایسا احساس ہے۔ جو غیبی طریق پر مجھے ہوا کرتا ہے۔ اور کبھی غلط ثابت نہیں ہوتا۔‘‘

وہ کہنے لگی ’’اگر یہ بات ہے۔ تو میکسم تم جاؤ۔ اور میرے آنسوؤں کا خیال دل سے نکال دو۔ میں دلیر بن کے رہوں گی۔ اور اس وقت کا انتظار کروں گی۔ کہ ہر قسم کے خطرات رفع ہو جائیں۔ الوداع میکسم!‘‘

اس نے اُسے پیار سے بوسہ دیا۔ اور پھر آہستگی کے ساتھ خود باہر کی طرف دھکیلا۔ ہالمز کو ان کی آوازیں فاصلہ پر مدھم ہوتی سنائی دیں۔

اس خیال سے جوش میں آکر کہ کام کرنے کا وقت یہی ہے ہالمز ان مایوسیوں سے مزید اضطراب حاصل کر کے جو کئی روز سے اسے پیش آرہی تھیں۔ وہ آگے بڑھا۔ اور ایک رستہ میں ہو کر گذرا جس کے سرے پر زینہ تھا۔ مگر جس وقت وہ نیچے اترنے کو تھا۔ اسے دو آدمی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی پس وہ اس جگہ سے ہٹ کر ایک گول برآمدہ سے ہوتا ہوا اور زینہ کے سرے پر پہنچا۔ اور یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہ سامان فرنیچر

اور ترتیب کے اعتبار سے اس قسم کا ہے جس سے وہ پیشتر واقف ہے۔ سامنے ایک نیم باز دروازہ تھا۔ اس کی راہ سے اندر داخل ہو کر وہ ایک بڑے گول کمرہ میں پہنچ گیا۔ یہ ایم ڈسٹنج کی لائبریری تھی!

"بہت خوب"۔ وہ اپنے دل سے کہنے لگا۔ "اب میں سب کچھ سمجھ گیا۔ کلوٹلڈ یعنی سنہرے بالوں والی عورت کی زنانہ جائے نشست کسی خفیہ رستہ سے پاس والے مکان کے بالائی حصوں سے ملتی ہے۔ اور اس پاس والے مکان کا دروازہ ملیس میلشربس میں نہیں۔ بلکہ اس کے قریبی بازار مونٹ چینن میں ہے . . . کیا قابل تعریف انتظام ہے! اب میں یہ بھی سمجھ گیا کہ کس طرح کلوٹلڈ ڈسٹنج یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ کبھی مکان سے نہیں نکلتی۔ چپ چاپ اس رستہ سے اپنے دلدار کے پاس ہو آتی ہے۔ یہ بھی اب مجھ پر واضح ہو گیا۔ کہ کل شام آرسین لوپن کیونکر گیلری میں بالکل میرے قریب پہنچ گیا۔ ضرور پاس والے مکان کے بالاخانے اور اس لائبریری کے درمیان کوئی اور راہ ہے . . ." پھر وہ سلسلہ کلام ختم کر کے بولا۔ "یہ بھی ویسا ہی مکان ہے۔ جیسے اس سے پہلے میرے دیکھنے میں آ چکے ہیں۔ اور اسے بھی ڈسٹنج نے ہی تیار کیا ہے۔ اب میرے لئے یہ لازم ہے کہ اپنی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر اس الماری کی اچھی طرح دیکھ بھال کروں۔ اور اس طرز کے بنے ہوئے باقی مکانات کی نسبت جس قدر حالات معلوم ہو سکیں۔ جمع کر لوں"

وہ گیلری کی طرف گیا۔ اور پردوں کے پیچھے چھپ گیا۔ گہری شام ہو چکی تھی۔ مگر وہ اب تک وہیں چھپا ہوا تھا۔ ایک خادمہ برقی روشنی گل کرنے کے لئے آئی۔ اس کے گھنٹہ بھر بعد انگریز سراغرساں نے اپنی لالٹین کی کمانی دبائی۔ اور الماری کے قریب پہنچا جیسا کہ اسے معلوم تھا۔ اس میں ایم ڈسٹنج کے پرانے کاغذات فائلیں۔ تخمینے اور حساب کی کتابیں موجود تھیں۔ سب سے پیچھے بہی کھاتوں کی ایک قطار تھی جنہیں ترتیب وار رکھا ہوا تھا۔

اس نے تازہ ترین جلدوں کو اٹھا کر ان کی فہرست کا صفحہ دیکھا۔ خصوصاً اس حصہ کو جہاں حرف "ھ" کے نام موجود تھے۔ چنانچہ جہاں پر ہارمنگیٹ کا لفظ لکھا تھا۔ اس کے سامنے ۶۳ نمبر دیکھ کر اس نے صفحہ ۶۳ کھولا۔ وہاں لکھا ہوا تھا۔ "ہارمنگیٹ نمبر ۴۰ روشا لگرن" اس کے آگے ایک مفصل بیان ان عمارات کا تھا۔ جو اس خریدار کے لئے تیار کی گئیں اور جو اس لئے بنائی گئی تھیں۔ کہ ان میں حرارت پہنچانے والی ایک مرکزی کل لگانے کا مادہ تھا۔ حاشیہ پر لکھا ہوا تھا۔ "دیکھو فائل ایم بی۔"

"میں سمجھتا تھا"۔ ہالمز کہنے لگا۔ "کہ مجھے ایسی فائل کی ضرورت ہوگی۔ جب میں اسے دیکھ لونگا تو پھر ایم لوپن کا موجودہ مقام سکونت معلوم کرنا دشوار نہ ہوگا۔"

رات بہت جا چکی تھی۔ بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگلے دن کا سویرا ہو گیا تھا۔ جب اُسے فائل ایم۔ بی دستیاب ہوئی۔ اس کے کل پندرہ صفحات تھے جن میں سے ایک پر اس صفحہ کی نقل تھی۔ جس کا تعلق لاؤ شالگرن کے رہنے والے ایم ہارمنگیٹ سے تھا۔ ایک اور صفحہ پر مکان نمبر ۲۵ روکلیپرن کے مالک ایم وٹیئیل کی خاطر بنائی ہوئی عمارات کی تفصیل تھی۔ تیسرے پر نمبر ۱۳۴ ریونیو ہنری مارٹن کے بیرن ڈاہاٹرک کا ذکر تھا۔ اور چوتھے پر شاٹو ڈاکرو زن کا۔ باقی گیارہ صفحات پیرس کے مختلف مارکان مکان کے حسابات سے پُر تھے۔

ہالمز نے ان گیارہوں شخصوں کے نام اور پتے ایک پرزہ کاغذ پر لکھ لئے۔ اصلی کاغذات کو اُن کی جگہ پر رکھ دیا۔ پھر کھڑکی کھول کر باہر چوک میں جو اس وقت بالکل ویران نظر آتا تھا کود گیا۔ جاتے وقت احتیاطاً اُس نے کھڑکی باہر سے کھینچکر بند کر دی۔

ہوٹل میں اپنے کمرہ کے اندر پہنچکر اس نے بڑے اہتمام سے جیسا کہ اس کی عادت تھی۔ پائپ جلایا۔ اور پھر دھوئیں کے بادل نکالکر وہ فائل ایم۔ بی سے مختلف نتائج اخذ کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ ظاہر ہے کہ ایم۔ بی سے مراد میکسیم برمانڈ یا آرسین لوپن کی فائل تھی۔

آٹھ بجے اُس نے گینیمارڈ کے نام ایک ضروری چٹھی بھیجی جس میں لکھا تھا:۔

"میں غالباً آج دن میں کسی وقت آپسے روپر گولیس والے مکان میں ملونگا۔ اور ایک ایسے شخص کی گرفتاری کا فرض سپرد کرونگا جسے حراست میں لینا نہایت ضروری ہے۔ پس آج رات اور کل بدھ کے روز بارہ بجے تک مکان ہی پر رہئے گا۔ اور تیس کے قریب ہوشیار آدمی اپنے پاس جمع رکھئے گا۔"

اس کے بعد وہ بلوارڈ میں گیا۔ اور ایک موٹر کرایہ پر لے کر جس کے چلانے والے کا چہرہ دلکش لیکن آثار ذہانت سے عاری تھا۔ اس میں سوار ہوا۔ اسی موٹر سے وہ پلیس میلشر بس میں ایم ڈسٹینج کے مکان سے قریباً پچاس گز ہوسے اُتر گیا۔

موٹربان سے مخاطب ہوکر وہ کہنے لگا "تم اس کا ٹپ کھول کر اپنے سموری کوٹ کا کالر اونچا کر لو۔ کیونکہ سرد ہوا چل رہی ہے۔ اور صبر کے ساتھ میرا انتظار کرتے رہو۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد موٹر کو روانگی کے لئے تیار رکھنا۔ اور جب وقت میں سوار ہو جاؤں سیدھے روپر گولیس کی

طرف چل دینا۔"

مکان کے باہر بنی ہوئی سیڑھیوں پر قدم رکھتے وقت ایک لمحہ کے لئے اُسے پھر تامل ہوا سوچا کیا اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ لوپن روانگی کی تیاریاں کر رہا ہے سنہری بالوں والی عورت کی خاطر اس قدر جدوجہد کرنا بے کار نہیں ہوگا۔ خفیہ رستہ رکھنے والی عمارات کی فہرست کو اپنے پاس رکھتے ہوئے کیا یہ بہتر نہیں کہ میں معلوم کروں۔ اصلی دشمن کہاں رہتا ہے؟

مگر جلدی ہی وہ کہنے لگا۔" اوہ سنہری بالوں والی عورت کو گرفتار کرنے کے بعد باقی معاملات طے کرنا کچھ بھی مشکل نہ ہوگا۔"

پس اس نے مکان کی گھنٹی بجادی۔

۳

ایم ڈسٹینج لائبریری میں بحالت انتظار بیٹھا تھا۔ دونوں نے تھوڑی دیر مل کر کام کیا پھر جب ہالمز کسی بہانہ سے کلوٹلڈ کے کمرہ میں جانے کی فکر کر رہا تھا۔ وہ خود اندر داخل ہوئی۔ باپ کو سلام کیا اور پاس ہی ایک مختصر نشستگاہ میں بیٹھ کر خط لکھنے لگی۔

جہاں پر ہالمز بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں سے وہ اُسے میز پر جھکی ہوئی گاہ بگاہ قلم ہاتھ میں لئے کچھ سوچتی اور فکر کرتی نظر آتی تھی۔ اس نے تھوڑی دیر انتظار کیا۔ پھر ایک کتاب اٹھا کر ایم ڈسٹینج سے کہنے لگا۔" میڈموازل نے مجھ سے کہا تھا کہ جس وقت یہ کتاب ملے مجھے پہنچا دینا۔"

اس بہانہ سے وہ اس چھوٹے کمرہ میں داخل ہوا۔ اور کلوٹلڈ کے سامنے اس انداز سے کھڑا ہوگیا کہ اس کا باپ اُسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ پھر کہنے لگا۔" میرا نام ایم سٹکمین ہے۔ اور میں ایم ڈسٹینج کا نیا سکرٹری ہوں۔"

"اوہ!" اس نے اپنی جگہ سے حرکت کئے بغیر کہا۔ "کیا والد نے اپنا سکرٹری بدل لیا؟"

"ہاں میڈموازل۔۔۔ اور میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔"

"تشریف رکھیے۔ میرا کام قریباً ختم ہو چکا ہے۔"

اس نے چٹھی میں چند الفاظ کا اضافہ کیا۔ اس کے نیچے دستخط کر کے لفافہ میں رکھا۔ کاغذات کو ایک طرف ہٹا دیا۔ ٹیلیفون ہاتھ میں لے کر درزن سے کچھ گفتگو کی۔ اور کہا کہ میرا سفری کوٹ بہت جلد مکمل کر کے بھیجدو۔ کیونکہ مجھے اس کی سخت ضرورت ہے۔ پھر ہالمز کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگی۔" فرمائیے موسیو آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ ۔۔۔ مگر کیا یہ گفتگو والد کے سامنے نہ

ہو سکتی تھی ؟"

"نہیں میڈموازل ، دریں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ بلند آواز سے نہ بولئے گا ۔ بہتر یہی ہے کہ ہماری آواز ایم ڈیسٹیج کے کانوں تک نہ جائے ۔"

"بہتر ! . . . مگر کس کے لئے ؟"

"خود آپ کے لئے ۔"

" تو میں ایسی گفتگو کی اجازت نہیں دے سکتی ۔ جو والد کے سامنے نہیں ہو گی ۔"

"مگر آپ کو اس کی اجازت دینی ہو گی ۔"

دونو اُٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔ دونو کی نگاہ ایک دوسرے پر جمی ہوئی تھی ۔ آخر وہی بولی ۔ کہیے . . . موسیو کہیے ۔"

اسی طرح کھڑے کھڑے اس نے کہا " اگر میں چند غیر ضروری تفصیلات پوری صحت کے ساتھ بیان نہ کر سکوں ۔ تو اس کے لئے معافی کا خواستگار رہتا ہوں ۔ بہرحال مجموعی طور پر جو کچھ مجھے کہنا ہے ۔ اس کی درستی کا میں ضامن ہوں ۔"

"معاف کیجئے میں تقریر نہیں چاہتی ۔ واقعات بیان کیجئے ۔"

وہ سمجھ گیا ۔ کہ لڑکی بجائے خود واقف حال ہو گئی ہے ۔ پس کہنے لگا " بہت اچھا میں اصل واقعہ کی طرف ہی آ رہا ہوں ۔ پانچ سال گذرے آپ کے والد کی ملاقات ایک شخص ایم میکسیم برانڈ سے ہوئی جس نے اپنے آپ کو ٹھیکیدار ظاہر کیا . . . یا معمار ۔ مجھے ٹھیک معلوم نہیں کہ کیا تھے ہیں ۔ جو کچھ بھی ہو ۔ ایم ۔ ڈیسٹیج نے اس نوجوان کو پسند کیا ۔ اور چونکہ خرابی صحت کے باعث خود کاروبار کی طرف توجہ نہ دے سکتے تھے ۔ اس لئے بعض عمارتی کام تکمیل کے لئے ایم برانڈ کے سپرد کر دیئے یہ عمارات انہوں نے اپنے بعض پرانے گاہکوں کے لئے بنانی منظور کی تھیں سمجھے کہ میرا نائب انہیں بخوبی انجام دے سکیگا ۔"

بالفر رک گیا ۔ اسے معلوم ہوا کہ لڑکی کی رنگت زیادہ زرد ہو گئی ہے ۔ اس کے باوجود وہ بڑے سکون کے ساتھ کہنے لگی " موسیو جن باتوں کا آپ ذکر کر رہے ہیں ۔ ان کا مجھے کچھ علم نہیں اور مجھے حیرت ہے کہ آپ کے نزدیک ان کا مجھ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے ؟"

" میڈموازل آپ سے ان کا تعلق یہ ہے کہ ایم میکسیم برانڈ کا اصلی نام جیسا کہ خود آپ کو اور ہم دونو کو معلوم ہے ۔ آرسین لوپن ہے ۔"

وہ زور سے ہنسنے لگی۔ پھر بولی "کیا واہیات ہے۔ آرسین لوپن! . . . ایم میکسیم برانڈ کا نام آرسین لوپن!"

"ہاں میڈموازل یہی۔ اور چونکہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ عمداً معاملات کو سمجھنے سے انکار کرتی ہیں۔ اس لئے میں بتاتا ہوں۔ کہ اس آرسین لوپن نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے اسی گھر میں ایک عورت کو اپنا رفیق کار بنایا ہے۔ جس نے آنکھیں بند کر کے دلی جوش کے ساتھ اس کے ہر کام میں حصہ لینا منظور کر رکھا ہے۔"

پھر اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ مگر اب تک اس کے چہرہ سے کسی اضطراب کا اظہار نہ ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ہالمز بھی اس کی غیر معمولی خود ضبطی سے متاثر ہوگیا۔

کہنے لگی "موسیو مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے میرے متعلق یہ طرز عمل کیوں اختیار کیا ہے۔ اور نہ میں اس بارہ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں۔ مہربانی سے ایک لفظ بھی اور زبان سے کہنے کے بغیر کمرہ سے باہر تشریف لے جایئے۔"

ہالمز اسی طرح پرسکون لہجہ میں کہنے لگا "میڈموازل میں نہیں چاہتا۔ کہ اپنی غیر مطبوع موجودگی سے آپ کو رنجیدہ کروں۔ مگر اتنا میں کہہ دیتا ہوں۔ کہ اب میں اس مکان سے اکیلا نہ جاؤنگا۔"

"تو اور کون آپ کے ساتھ جائے گا؟"

"آپ!"

"میں؟"

"ہاں میڈموازل ہم دونو اکھٹے ہی اس مکان سے رخصت ہوں گے۔ اور آپ کو ایک بھی لفظ زبان سے نکالنے یا ایک بھی اعتراض کرنے کے بغیر میرے ساتھ چلنا ہوگا۔"

نظارہ کا سب سے عجیب پہلو یہ تھا۔ کہ دونو دشمن انتہا درجہ سکون کے ساتھ ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔ فاصلہ سے کوئی شخص ان کے انداز تکلم یا طرز عمل کو دیکھ کر یہی سمجھ سکتا تھا۔ کہ ان میں کسی سوال پر دوستانہ بحث ہو رہی ہے۔ اس خوفناک جنگ کا جو دونو میں جاری تھی۔ کسی کو خیال تک نہیں ہو سکتا تھا۔

دروازہ کے باہر دوسرے کمرہ میں ایم ڈسٹینج اپنی گول لائبریری میں اطمینان کے ساتھ کتابوں کو اٹھاتا اور رکھتا نظر آتا تھا۔

کلوٹلڈ اپنے شانوں کو ہلکی سی جنبش دے کر پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔ یہ حالت دیکھ کر شرلاک ہالمز

نے گھڑی نکالی۔ اور کہنے لگا "اس وقت ساڑھے دس بجے ہیں۔ پانچ منٹ کے عرصہ میں ہمیں یہاں سے چل دینا چاہیئے۔"

"اور اگر میں انکار کردوں؟"

"اس صورت میں میں ایم ڈیسٹینج کے پاس جاکر انہیں سارے حالات سے خبردار کر دونگا"

"کن حالات سے؟"

"جو خود آپ کو معلوم ہیں۔ میں انہیں بتاؤنگا۔ کس طرح میکسم برانڈ محض ایک فرضی نام ہے اور اس کی رفیق لوگوں کی نظروں میں اس قسم کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ جو حقیقت سے بالکل مختلف ہے۔"

"اس کی رفیق؟"

"ہاں وہی عورت جو کبھی سنہرے بالوں والی مشہور تھی جس کے بال کبھی خوشنما رنگت کے تھے"

"اور آپ اس کا ثبوت کیا دینگے؟"

"میں انہیں اپنے ساتھ روش لگرن میں لے جاکر وہ خفیہ رستہ دکھاؤنگا جو آرسین لوپن نے ان مکانات کی تعمیر کے وقت مکان نمبر ۴۰ اور ۴۲ کے درمیان بنوایا اور جسے پرسوں رات آپ نے اُس کے ساتھ مل کر استعمال کیا۔"

"پھر؟"

"پھر میں انہیں میٹر ڈٹبن کے مکان پر لے جاؤں گا۔ اور انہیں نوکروں کا وہ زینہ دکھاؤنگا جس کی راہ سے آپ آرسین لوپن کے ساتھ مل کر گینیارڈ سے بچنے کے لئے اس مکان سے نکلے تھے۔ یقیناً وہاں بھی اسی قسم کا ایک خفیہ رستہ موجود ہے۔ جو دوسرے مکان سے جا ملتا ہے جس کا دروازہ روکلیپرن میں نہیں بلکہ بلوارڈ ڈس بٹیگنولز میں واقع ہے۔"

"پھر؟"

پھر میں ایم ڈیسٹینج کو ساتھ لیکر شاٹو ڈاکروزن میں جاؤنگا۔ اور وہاں اُن کے لئے وہ خفیہ رستہ دریافت کرنا دشوار نہ ہوگا۔ جو لوپن نے اس مکان کی دوبارہ تیاری کے موقعہ پر بنوایا۔ ایم ڈیسٹینج کے لئے وہاں یہ معلوم کرنا بھی دشوار نہ ہوگا۔ کس طرح خوشنما بالوں والی عورت رات کے وقت میڈم ڈاکروزن کے کمرہ میں پہنچی۔ آتشدان سے نیلگوں ہیرا اُٹھایا۔ اور اس کے بعد ہربلیچن کے کمرہ میں داخل ہوکر اسے اس کی ایک شیشی میں چھپا دیا۔ اگرچہ اس بات پر مجھے

اب تک حیرت ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔ ممکن ہے اس کا باعث کوئی زنانہ رقابت ہو۔ بہرحال اس کا مجھے علم نہیں۔ اور نہ میں اس بارہ میں کوئی حال جاننا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس کا معاملہ زیر بحث پر کچھ بھی اثر نہیں پڑتا۔"

"پھر؟"

"پھر" شرلاک ہالمز زیادہ سنجیدگی کے لہجہ میں کہنے لگا " اگر مزید ثبوت درکار ہوگا۔ تو میں ایم ڈیسٹیج کو مکان نمبر ۱۳۴ ایونیو ہنری مارٹن میں لے جاؤنگا۔ اور وہاں ہم دونو یہ معلوم کرنے کی کوشش کرینگے کہ کس طرح بیرن ڈاہاٹرک کو . . ."

"بس! بس!" لڑکی نے دفعتاً غایت درجہ خوف زدہ ہوکر کہا۔ "یہ نہ کہیئے . . . یہ کہنے کی جرأت نہ کیجیئے۔ کہ میں نے . . ."

"بے شک میں الزام لگاتا ہوں۔ کہ آپ ہی نے بیرن ڈاہاٹرک کو قتل کیا۔"

"نہیں . . . یہ غیر ممکن ہے!"

"نہیں میڈموازل خود آپ نے بیرن ڈاہاٹرک کو قتل کیا۔ آپ ہی انیٹا نہیٹ بریہٹ کے فرضی نام سے اس لئے اس کے ہاں ملازم ہوئیں۔ کہ اس کا نیلگوں ہیرا چرالیں۔ ایسا کرتے ہوئے آپ نے اُسے جان سے ماردیا۔"

اب اس میں تاب مقابلہ نہ رہی۔ اس لئے مغلوب ہوکر منت سماجت پر اُتر آئی۔ کہنے لگی "مسیو میں التجا کرتی ہوں . . . آپ کو اگر یہ سارے حالات معلوم ہیں۔ تو یہ بھی معلوم ہوگا۔ کہ میں نے بیرن کو عمداً قتل نہیں کیا تھا . . ."

"میڈموازل میں یہ نہیں کہتا۔ کہ آپ نے اُسے عمداً قتل کیا۔ بیرن ڈاہاٹرک کو عارضی دیوانگی کا دورہ ہوتا تھا۔ اور ایسے موقعوں پر سسٹر اگسٹ اس کی حفاظت کیا کرتی تھی۔ یہ بات خود اس نے مجھے بتائی تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی عدم موجودگی میں بیرن آپ پر گر پڑا۔ اور اس کے بعد جدوجہد ہوئی۔ اس میں ذاتی حفاظت کی غرض سے آپ نے اس پر وار کیا۔ وار کاری ثابت ہوا۔ اپنی غلطی سے خوف زدہ ہوکر آپ نے گھنٹی بجائی۔ اور اس کی انگلی سے نیلگوں ہیرا اتارے بغیر جسے لینے آپ گئی تھیں۔ وہاں سے بھاگ نکلیں۔ اس کے لمحہ بھر بعد آپ لوپن کے ساتھیوں میں سے ایک کو لے کر جو پاس والے مکان میں خادم کا کام کرتا تھا۔ واپس آگئیں۔ بیرن کو فرش زمین سے اُٹھا کر بستر پر لٹا دیا۔ کمرہ کا سامان ترتیب سے رکھا۔ مگر اب نیلگوں

ہیرا اتارنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہ واقعات تھے۔ جو اس موقعہ پر پیش آئے۔ اس لئے اگرچہ آپ نے بیرن کو عمداً قتل نہیں کیا۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ وہ آپ ہی کے ہاتھوں مرا۔"

وہ اس وقت اپنے نازک سپید لمبے ہاتھوں کو پیشانی پر دبائے بے حرکت بیٹھی تھی کچھ دیر بعد جب اس نے انہیں ہٹایا۔ تو ہالمز کو اس کا چہرہ غایت درجہ غم زدہ نظر آیا۔

کہنے لگی "یہ سب کچھ آپ والد سے کہہ دیں گے؟"

"ہاں اور میں یہ بھی بتا دونگا۔ کہ میرے پاس کئی گواہ موجود ہیں۔ مثلاً میڈموازل جربائے جو سنہرے بالوں والی عورت کو پہچانتی ہے۔ سیر آگسٹ جو اینٹائیٹ بریہٹ کی شناسا ہے اور کونٹس ڈاکروزن جو میڈم ڈاربل سے ناواقف نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں میں ان کے روبرو بیان کروں گا۔۔۔"

فوری خطرہ سے عارضی حوصلہ پاکر وہ کہنے لگی "نہیں آپ ایسا کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور لائبریری کی طرف ایک قدم جاچکا تھا۔ کہ کاڈنلڈ نے یہ کہہ کر روک دیا۔ "موسیو ایک منٹ کے لئے ٹھیر جایئے"

وہ کچھ سوچنے لگی۔ اور آخر اپنے اضطراب پر پوری طرح غالب آکر پرسکون لہجہ میں بولی "آپ شرلاک ہالمز ہیں۔ یہ ٹھیک ہے؟"

"ہاں۔"

"پھر مجھ سے آپ کا واسطہ؟"

"واسطہ!۔۔۔ سنئے میرا مقابلہ آرسین لوپن سے ہے۔ اور اس میں کامیاب ہونا میرا فرض ہے۔ لیکن آخری نتیجہ جو یقینی ہے۔ اس کے حاصل ہونے تک میری رائے میں مناسب ہوگا۔ کہ اپنے دشمن پر غالب آنے کے لئے آپ جیسی قیمتی شخصیت کو بطور یرغمال اپنے قبضہ میں رکھا جائے۔ پس میرے ساتھ چلیئے۔ میں آپ کو ایک دوست کی حفاظت میں رکھوا دونگا اور میں اس بات کا وعدہ کرتا ہوں۔ کہ جس وقت میرا مقصد حاصل ہوگیا۔ میں آپ کو فوراً آزاد کر دونگا۔ مجھے خدانخواستہ آپ سے کوئی عداوت نہیں۔"

"بس اسی قدر؟"

"بس۔ میں آپکے ملک کا رہنے والا نہیں۔ اس لئے میرا سوسائٹی کے متعلق دو فرض

نہیں ہوسکتا۔ جو یہاں کے کسی باشندہ کا ہونا چاہیئے۔"

معلوم ہوتا تھا۔ اس حسینہ نے اپنے دل میں کچھ فیصلہ کرلیا ہے۔ اس کے باوجود اس نے ایک لمحہ کی رعائت چاہی۔ اور آنکھیں بند کرلیں۔ ہالمز اس کے پاس کھڑا اس کے غیر معمولی سکون پر متعجب ہوتا تھا۔ کیونکہ اب وہ ہر قسم کے خطرات سے لاپروا نظر آتی تھی۔

دل میں کہنے لگا "معلوم نہیں یہ اپنے آپ کو خطرہ میں محسوس کرتی بھی ہے یا نہیں۔ غالباً لوپن کی حفاظت رکھتے ہوئے اسے خطرہ کا کوئی احساس نہیں۔ یہ سمجھتی ہے کہ اگر لوپن میرا حامی کار ہے۔ تو مجھے کوئی خطرہ پیش نہیں آسکتا۔ وہ ہر جگہ موجود رہتا ہے۔ اس سے کبھی کوئی غلطی سرزد نہیں ہوتی۔" پھر وہ کسی قدر بلند آواز سے کہنے لگا "میڈموازل میں نے پانچ منٹ کی مہلت دی تھی اب تیس منٹ سے اوپر گذر چکے ہیں۔"

"موسیو اگر اجازت ہو۔ تو میں اپنے کمرہ میں جاکر کچھ ضروری سامان لے آؤں؟"

"مجھے اس میں انکار نہیں۔ میں رو مونٹ چینن میں آپ کا انتظار کروں گا۔ ... میرا دوست ہے۔"

"آہ! تو کیا آپ کو معلوم ہے..." اس نے نمایاں خوشی کے ساتھ کہا۔

"میڈموازل مجھے بہت کچھ معلوم ہے۔"

"بہت اچھا میں گھنٹی بجاتی ہوں۔"

خادمہ اس کی ٹوپی اور کوٹ اٹھا لائی۔ اور ہالمز کہنے لگا "ایم ڈسٹینج سے آپ کچھ عذر کردیں وہ کوئی ایسا معقول عذر ہونا چاہیئے۔ کہ آپ کی دو تین دن کی غیر حاضری کے لئے کافی سمجھا جاسکے۔"

"لیکن یہ غیر ضروری ہے۔ کیونکہ میں بہت جلد واپس آجاؤنگی۔"

اس نے ہالمز کی طرف ایسی نظر سے دیکھا جس سے اس بات کا اظہار ہوتا تھا۔ کہ مجھے تمہاری دشمنی کی ذرا پروا نہیں۔ دونو بجائے خود اپنی کامیابی کا اعتماد رکھتے تھے۔ دونو کے لبوں پہ مسکراہٹ نمودار تھی۔

"آپ کو اس پہ اتنا بھروسہ ہے!" آخرکار ہالمز نے کہا۔

"ہاں اس سے بھی زیادہ۔"

"آپ کے نزدیک جو کچھ کرے ٹھیک ہوتا ہے... جو کچھ وہ چاہے ہو رہتا ہے۔ اس کی

ہر بات آپ کو پسند ہے۔ اس کی خاطر آپ کو خطرہ کی ذرا پروا نہیں؟"

"مجھے اس سے ناقابل بیان محبت ہے۔ اسی میں سب کچھ آگیا؟" اس نے جوش کے ساتھ کہا۔

"اور آپ سمجھتی ہیں۔ کہ وہ آپ کو بچالے گا؟"

اس نے اپنے شانوں کو حرکت دی۔ مگر زبان سے کچھ نہیں کہا۔ پھر اپنے والد کے پاس جاکر کہنے لگی "میں ایم سٹیک مین تو آپ سے ملنے جاتی ہوں۔ ہمیں نیشنل لائبریری تک جانا ہے۔"

"لنچ کے وقت تک واپس آجاؤ گی کیا؟"

"شاید ... یا ممکن ہے۔ نہ آسکوں ... بہر حال آپ فکر نہ کیجئے گا۔" پھر استقلال آمیز لہجہ میں اس نے ہالمز سے کہا "موسیو میں تیار ہوں۔"

"بغیر کسی خوف کے؟" اس نے آواز دبا کر پوچھا۔

"آنکھیں بند کر کے۔" اس نے جواب دیا۔

"یاد رکھیئے۔ کہ اگر آپ نے فرار ہونیکی کوشش کی۔ تو میں غل مچاکے گرفتار کرادونگا۔ اور آپ کو حوالات میں جانا ہوگا۔ معلوم رہے کہ سنہری بالوں والی عورت کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکا ہے۔"

"میں قسم کھاتی ہوں کہ فرار ہونیکی کوشش ہرگز نہ کروں گی۔"

"بس اتنا کافی ہے چلیئے۔"

دونو ایک ساتھ مکان سے نکلے۔ یہ شرلاک ہالمز کی صریح کامیابی تھی۔

۴

جہاں موٹر کار دوسری طرف منہ کیئے چوک میں کھڑی تھی۔ وہاں اُن کو ڈرائیور کی پیٹھ اور ٹوپی نظر آرہی تھی۔ اس نے اپنے سموری کوٹ کے کالر کو سردی سے بچنے کے لیئے بہت اونچا اُٹھا رکھا تھا۔ قریب پہنچے تو انجن کی کھٹ کھٹ سنائی دی۔ ہالمز نے موٹر کا دروازہ کھولا۔ پہلے کلوٹلڈ سوار ہوئی۔ اس کے بعد وہ خود بیٹھ گیا۔

ایک تیز جھٹکا دے کر موٹر آگے کو چلی۔ اور بہت جلد بیرونی باغات ایونیو ہاک اور ایونیو ڈیلا گرینڈ آرمی میں پہنچ گئی۔

موٹر کے اندر بیٹھا ہوا ہالمز اپنی تجاویز پہ غور کر رہا تھا۔ گینیماڈ اس وقت گھر پہ ہوگا ...

میں اس لڑکی کو اس کے پاس چھوڑتا ہوں ... مگر کیا اسے بتا دینا چاہیئے۔ یہ کون ہے؟ نہیں۔ بتا دیا تو وہ اسے لے کر سیدھا تھانہ میں پہنچیگا۔ اور بنا بنایا کام لگاڑ دے گا۔ خیر اس سے فارغ ہو کر میں ایم۔ بی کی فہرست کو دیکھتا ہوں۔ اور لوپن کا تعاقب کرتا ہوں۔ اس کے بعد آج رات یا زیادہ سے زیادہ کل صبح تک میں حسب وعدہ آرسین لوپن اور اس کی جماعت کے آدمیوں کو گینیارڈ کے حوالہ کر دونگا۔"

وہ خوشی سے ہاتھ ملنے لگا۔ کیونکہ جسے پکڑنے کی آرزو تھی۔ وہ اب بالکل گرفت میں تھا کوئی تازہ رکاوٹ حائل نظر نہ آتی تھی۔ خلاف عادت اظہار مسرت کرتا ہوا وہ کلوٹلڈ سے کہنے لگا "میڈ موازل اس اظہار اطمینان کے لئے معاف کیجئے گا۔ بڑی دشوار جدوجہد تھی۔ اور اس میں کامیابی حاصل کر کے مجھے ناقابل بیان خوشی حاصل ہو رہی ہے۔"

"بے شک موسیو آپ کا اظہار مسرت ہر طرح مناسب اور موزون ہے۔"

"ہاں۔ مگر یہ موٹر چلانے والا کس راہ پر چل رہا ہے۔ کیا وہ میرے کہنے کو سمجھا نہیں؟"

اس وقت ان کی موٹر پورٹ ڈانیولی کی راہ سے شہر پیرس سے باہر نکل رہی تھی۔ حیران تھا آخر کیا بات ہے۔ کیا آج پر گولیس کا بازار حدود شہر سے باہر پہنچ گیا؟

اس نے کھڑکی کا شیشہ اتارا اور چلا کر کہنے لگا "ڈرائیور دیکھو تم غلط رستہ پر چل رہے ہو ... رو پر گولیس۔"

ڈرائیور نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس پر ہالمز اور بھی زوردار آواز میں کہنے لگا "میں تم سے رو پر گولیس چلنے کے لئے کہہ رہا ہوں۔"

مگر اس نے پھر بھی پروا نہ کی۔

"دیکھو کیا تم بہرے ہو گئے ہو؟ یا جان بوجھ کر خاموش ہو ... میں نے ہرگز تمہیں ادھر آنے کے لئے نہیں کہا تھا ... رو پر گولیس سنتے ہو کیا؟ ... فوراً موٹر کو پیچھے کی طرف موڑو۔ جلدی کرو۔"

اب بھی کچھ جواب نہ ملا۔ تو سراغرساں کے دل میں خوف کا احساس ہونے لگا۔ کلوٹلڈ کی طرف دیکھا۔ تو اس کے لبوں پر ایک عجیب مسکراہٹ نمودار تھی۔

"آپ کس بات پر ہنستی ہیں۔" اس نے جوش میں بھر کر کہا "اس کا آپ پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا"

"بے شک کچھ نہیں۔" اس نے جواب دیا۔

دفعتاً اس کے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا۔ اپنی جگہ سے کسی قدر اُٹھ کر اس نے موٹر چلانے والے کی طرف غور سے دیکھنا شروع کیا۔ اس کے شانے زیادہ نازک تھے۔ حرکات زیادہ سہل تھیں ہالمز کی پیشانی پر عرق سرد نمودار ہو گیا۔ ہاتھوں میں تشنج آ گیا۔ اور یہ ہیبت بخش خیال ذہن میں پیدا ہونے لگا۔ کہ یہ شخص آرسین لوپن تو نہیں ہے۔

"مسٹر ہالمز موٹر کی سیر کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے؟"

"بہت فرحت بخش سیر ہے"۔ ہالمز نے جواب دیا۔ مگر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اپنی زندگی میں اُسے کبھی اپنے الفاظ کو صاف اور واضح بنانے اور ان میں سے اضطراب کا عنصر خارج کرنے کے لئے اس قدر کوشش سے کام لینے کی ضرورت نہ ہوئی ہوگی۔ کیونکہ باطن میں وہ اس وقت سخت ہی غصہ کی حالت میں تھا۔ لیکن اس کے ایک ہی لمحہ بعد اس پر مزاحمانہ اثرات نمودار ہوئے۔ غصہ اور تنافر کی ندی کناروں کے اوپر تاب نہ نکلی۔ اور باوجود زبردست قوت ارادی رکھنے کے اس نے بحالت مجبوری پستول نکال کر میڈ موازل ڈیسٹینج کی طرف پھیر لیا۔ پھر زور سے کہنے لگا "لوپن اگر تم نے اسی لمحہ . . . اسی ثانیہ میں موٹر کو نہ روکا۔ تو میں میڈ موازل پر فائر کرنے کے لئے مجبور ہو جاؤنگا"

لوپن نے سر گھمانے کے بغیر ہی کہا۔ "اگر آپ کنپٹی پر وار کرنا چاہتے ہیں۔ تو رخسار کو نشانہ بنائیے گا۔"

کلوٹلڈ بولی "میکسیم اتنی تیز نہ چلاؤ۔ سڑک پر بہت پھسلن ہے۔ اور تم جانتے ہو میں کتنی کمزور دل ہوں"

وہ اب تک مسکرا رہی تھی۔ اور نگاہیں پتھر کے ان ٹکڑوں کی طرف لگی ہوئی تھیں جو سڑک پر جا بجا نمودار تھے۔

ہالمز جوش میں بھر کر کہنے لگا "اسے ٹھہرائیے۔ جس طرح ممکن ہو۔ ٹھہرائیے۔ ورنہ میں نہیں کہہ سکتا۔ میں کیا کر گذروں گا۔"

پستول کی نالی اس حسینہ کے بالوں کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

وہ بڑبڑا کر کہنے لگی "میکسیم کتنے لاپروا آدمی ہو۔ اسی رفتار سے چلتے رہے۔ تو ضرور کوئی حادثہ پیش آئے گا۔"

یکایک ہالمز نے پستول کو اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اور دروازے کے ہینڈل کو مضبوط پکڑ کر سڑک پر کود جانے کے لئے آمادہ ہوا۔ حالانکہ وہ خود جانتا تھا۔ کہ ایسا کرنا حد درجہ خطرناک ہے۔

کلوٹیلڈ چلاکر کہنے لگی "مسٹر ہالز خبردار رہیے۔ پیچھے بھی موٹر چلی آرہی ہے۔"

اس نے جھک کر دیکھا۔ واقعی ایک بہت بڑی موٹر نہایت خوفناک صورت کی جس کا اگلا حصہ نوکدار اور رنگت سرخ تھی چلی آرہی تھی۔ چار آدمی سموری کوٹ پہنے اس کے اندر بیٹھے تھے! اپنے دل سے کہنے لگا "گرفتاری کا کافی سامان ہے۔ اب صبر ہی کرنا چاہیے۔"

اس شخص کے انداز سے جو قسمت کے سامنے صبر دارانہ طریق پر سرجھکا کر انجام کا منتظر ہو جائے۔ اس نے دونو بازو چھاتی پر لپیٹ لئے۔ اور جبکہ موٹر دریائے سین سے گذر کر سرسبز رونق اور شاداب کے علاقوں سے نہایت تیزی کے ساتھ گذر رہی تھی۔ اس نے بالکل تیار اور شاکر ہو کر یہ سوچنا شروع کیا۔ کہ آرسین لوپن نے موٹر چلانے والے کی جگہ کیونکر حاصل کی اس کو وہ ہرگز تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہ تھا۔ کہ جس شخص کو میں نے موٹر چلانے کے لئے منتخب کیا۔ وہ لوپن ہی کا کوئی رفیق تھا۔ اور کسی خاص مدعا سے اپنی جگہ پر متعین تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی امر واقعہ تھا۔ کہ ضرور لوپن کو کسی نے اطلاع دی۔ اور یہ اطلاع بھی اس وقت کے بعد دی گئی۔ جب ہالز نے کلوٹیلڈ کو گرفتاری کی دھمکی دی تھی۔ کیونکہ اس سے پہلے اس کی تجویز کا کسی کو علم ہی نہ تھا۔ مگر یہ امر واقعہ تھا۔ کہ جب سے اس نے کلوٹیلڈ کو اپنے ارادہ سے مطلع کیا۔ وہ ایک لمحہ کے لئے اس کی نظروں سے پرے نہیں ہوئی تھی۔

یکایک اُسے یاد آیا۔ کہ اس نے وزن سے ٹیلیفون میں گفتگو کی تھی۔ یہ خیال آتے ہی معاملہ واضح ہوگیا۔ وہ سمجھ گیا۔ کہ الفاظ کو منہ سے نکالنے سے پیشتر ہی جب میں نے [illegible] بینک کے نئے سکرٹری کی حیثیت میں کلوٹیلڈ سے ملاقات کی۔ اس کے دل میں خطرہ کا احساس ہوگیا۔ اور اس نے سمجھ لیا ہوگا۔ کہ میرا نام کیا ہے۔ اور کس مدعا کے لئے میں اس سے ملنے آیا ہوں۔ اس کے بعد قدرتی طور پر اس نے ظاہرداری کو برقرار رکھتے ہوئے لوپن کو وزن [illegible] کے بہانہ اپنی مدد کے لئے بلا لیا۔ کچھ شک نہیں۔ کہ دونو نے کسی ایسی خفیہ زبان میں گفتگو کی جس کا صرف انہی کو علم تھا۔

[illegible] اس کے بعد آرسین لوپن کا وقت پر پہنچنا [illegible] موٹر کا روانگی کے لئے تیار دیکھنا اور [illegible] کی خطرہ [illegible] کر موٹر چلانے والے کو [illegible] ٹیلیفون کرنا [illegible] اگرچہ [illegible] اس کے [illegible] معاملہ کی اہمیت [illegible] کیا ہو سکتا تھا [illegible]

کہ اس نے اس کے غصہ کو فرو کر دیا۔ وہ یہ تھی۔ کہ محض جذبات عشق سے حوصلہ پا کر اس عورت نے کتنے زبردست سکون سے کام لیا۔ اور کس طرح اپنے اعصاب پر قابو رکھتے ہوئے چہرہ پر کوئی تبدیلی نہ پیدا کر کے مجھ جیسے گرگ باراں دیدہ کو جھکمہ دیا۔

سوچتا تھا۔ کہ اس شخص کے خلاف میری کیا ہستی ہے جس کے معاون اتنے زبردست ہیں اور وہ محض اپنی ہمت و شہرت کی بدولت ایک کمزور عورت کے اندر اتنی دلیری اور جرأت پیدا کر سکتا ہے۔

پھر ایک بار دریائے سین کو عبور کر کے موٹر کار سینٹ جرمین کی گھاٹی پر چڑھنے لگی۔ لیکن شہر سے پالسوگز پرے اس کی رفتار کم ہو گئی۔ اتنے میں دوسری موٹر کار قریب پہنچ گئی۔ اور دونو پاس پاس ٹھیریں۔ کوئی غیر وہاں موجود نہ تھا۔

لوپن کہنے لگا "مسٹر ہالمز میں تکلیف دیتا ہوں۔ کہ اس دوسری موٹر میں آجایئے۔ جس میں ہم اب تک سفر کرتے رہے ہیں۔ اس کی رفتار بہت کم ہے۔"

"اچھا" ہالمز نے جواب دیا۔ اس نے اخلاق آمیز لہجہ اس لئے اختیار کیا۔ کہ سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

"اس کی بھی اجازت دیجئے کہ میں یہ سموری کوٹ آپ کو پہنا دوں۔ کیونکہ ہم غیر معمولی تیزی رفتار سے سفر کرینگے۔۔۔ اور ہاں کچھ کھانے کے لئے بھی حاضر ہے۔ اسے منظور کیجئے۔ کیونکہ معلوم نہیں اس کے بعد کس وقت آپ کو کھانا نصیب ہو۔"

اس موٹر کار میں جو چار آدمی پہلے سوار تھے۔ وہ نیچے اتر آئے۔ ایک ان کے قریب پہنچا۔ اور جب اس نے اپنی رنگدار عینک اتاری۔ تو ہالمز نے پہچانا۔ کہ یہ وہی مرد شریف تھا۔ جسے اس نے رسٹارنٹ ہانگرائے میں فراخ کوٹ پہنے دیکھا تھا۔

لوپن اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "اس موٹر کار کو اسی شخص کو واپس پہنچا دینا جس سے میں نے اسے کرایہ پر حاصل کیا تہا۔ رولی جینڈر میں وہ دائیں ہاتھ کی طرف پہلے شراب خانہ میں منتظر ہوگا۔ میں نے اس سے ایک ہزار فرانک کا وعدہ کیا تھا۔ وہ ادا کر دینا۔۔۔ اور ہاں میں بھول گیا۔ اپنی عینک مسٹر ہالمز کو دے دو۔"

اس نے چند الفاظ میڈموازل ڈیشینج سے کہے۔ اور اس کے بعد موٹر کی اگلی نشست پر بیٹھ کر اسے چلانے لگا۔ ہالمز اس کے پہلو میں تھا۔ اور لوپن کا ایک آدمی پچھلی نشست پر

اس کا یہ کہنا غلط نہ تھا۔ کہ ہمیں غیر معمولی تیزی رفتار سے سفر کرنا ہوگا۔ اب انہوں نے ایسی تیزی سے سفر شروع کیا۔ کہ دماغ میں چکر آتے تھے۔ بعیدالفقی مقامات اس طرح قریب آتے جارہے تھے۔ گویا موٹر ان کے لئے کوئی غیر معمولی کشش رکھتی ہو۔ اور اس کے لمحہ بھر بعد اسطرح نظر سے غائب ہوجاتے تھے۔ گویا وہ تمام مقامات درخت۔ مکان۔ میدان اور جنگل اس تیزی رفتار کے ساتھ جس سے کوئی ندی بہ کر جھیل میں مل جاتی ہے۔ کسی عمیق غار میں گرتے جارہے ہوں۔

لوپن اور شرلاک ہالمز میں کسی طرح کی گفتگو نہ ہوئی۔ اُن کے سروں پر درختوں کے پتوں میں اس قسم کی سرسراہٹ ہورہی تھی۔ جیسے سمندر کی لہروں سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ درختوں کی قطاریں، شہر اور قصبات یکے بعد دیگرے پیچھے رہتے جاتے تھے۔ مینٹز ورنن اور گیلن یہ سب رستہ میں آئے۔ اور پیچھے رہ گئے۔ ایک پہاڑی کے بعد دوسری۔ بون سیمارز کے بعد کنٹیلو۔ رواں اور اس کے مضافات پھر اس کی بندرگاہ اور گھاٹ یہ سب رستہ میں آئے اور نظروں سے غائب ہوگئے۔ اسی طرح ڈوکلیر۔ کاڈی باک۔ پے ڈاکا وغیرہ مقامات سے ہوتی ہوئی یہ موٹر پہاڑیوں اور میدانوں سے گذر کر للی بون کے رستہ کلبوف میں سے گذری اور یکایک دریائے سین کے کنارہ پہنچ گئی۔ جس کے گھاٹ پر ایک دخانی جہاز لگا کھڑا تھا یہ نیلا ہر نہائت مضبوط بنا ہوا تھا۔ اور اس کے دُودکش سے سیاہ اور کثیف دھواں آسمان کی طرف اُٹھ رہا تھا۔

یہاں پہنچ کر موٹر رک گئی۔ دو گھنٹوں کے عرصہ میں اس نے ایک سو میل سے زیادہ فاصلہ طے کرلیا تھا۔

۵

ایک شخص جس نے نیلے رنگ کی جاکٹ پہن رکھی تھی۔ آگے بڑھا۔ اور سلام کے انداز سے اپنی سنہری فیتہ والی ٹوپی کو ہاتھ لگایا۔

"شاباش کپتان!" لوپن نے کہا۔ "آپ کو میرا تار پہنچ گیا تھا؟"

"جی ہاں!"

"اور جہاز ہرن ڈیل بالکل تیار ہے؟"

"جی بالکل!"

"اس صورت میں مسٹر ہالمز . . ."

انگریز سراغ رساں نے اردگرد نگاہ ڈالی۔ چند آدمی ایک قہوہ خانہ کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ اور قریب تر موجود تھے۔ اس نے ایک لمحہ تامل کیا۔ مگر یہ سوچکر کہ کسی کی امداد حاصل ہونے سے پیشتر یہ لوگ مجھے زبردستی جہاز کی نچلی منزل میں پہنچا دینگے۔ وہ لکڑی کے تختہ سے گذر کر لوپن کے پیچھے پیچھے کپتان کے جہازی کمرہ میں داخل ہوگیا۔

کمرہ فراخ اور بالکل صاف تھا۔ وارنش بالکل نیا۔ اور پیتل کا سامان غائت درجہ چمکدار تھا۔

لوپن نے داخل ہوکر دروازہ بند کرلیا۔ اور براہ راست معاملہ کی طرف آتے ہوئے ہالمز سے کہنے لگا۔"اب بتلایئے آپ کو کیا معلوم ہے؟"

"سب کچھ"

"سب کچھ نہیں۔ مجھے تفصیلات بتائیں۔"

اب اس کے لہجہ میں اخلاق کا وہ عنصر موجود نہ تھا۔ جو اس کا حصہ سمجھا جاتا ہے نہ وہ طنز ہی باقی تھا۔ جسے وہ عموماً انگریز سراغرساں کے متعلق اختیار کیا کرتا ہے۔ بخلاف ازیں اس کا لہجہ اس شخص کی طرح تھا۔ جو حکومت کرنے کا عادی ہو۔ اور ہر کسی کو خواہ وہ شرلاک ہالمز ہی کیوں نہ ہو۔ اپنی مرضی کے سامنے جھکالے۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف مسلمہ اور قدیم دشمنوں کی طرح دیکھا۔ ایک نے دوسرے کے سر سے پاؤں تک نظر کی۔

آخر لوپن قدرے اضطراب کے لہجہ میں کہنے لگا۔" دیکھئے صاحب آپ نے کئی بار میری راہ میں حائل ہونے کی کوشش کی۔ مگر ہر مرتبہ نیچا دیکھا۔ آپ میرے خلاف جو دام لگاتے پھرتے ہیں۔ میں خود اس سے بچتے ہوئے عاجز ہوگیا ہوں۔ پس جان لیجئے کہ آپ کے متعلق میرے طرز عمل کا انحصار اس جواب پر ہے جو آپ دینگے۔ میرا سوال پھر وہی ہے۔ کہ آپ کو کیا معلوم ہے؟"

"میں کہہ چکا ہوں۔ سب کچھ۔"

اس وقت لوپن کو غصہ آگیا تھا۔ مگر اس نے ضبط کرتے ہوئے کہا"خیر میں بتاتا ہوں۔ آپ کو کیا معلوم ہے۔ آپ اس بات کو جانتے ہیں کہ میں نے مکسیم برمانڈ کے نام سے ایم ڈسٹینج کے

ہلتے ہوئے پندرہ مکانات کی مرمت کرائی ۔ ۔ ۔"

"ہاں ۔"

"اور ان پندرہ مکانات میں سے چار کا آپ کو خاص طور سے علم ہے ۔ ۔ ۔"

"ہاں ۔"

"اور باقی گیارہ کی فہرست آپ کے پاس موجود ہے ۔ ۔ ۔"

"ٹھیک"

"یہ فہرست آپ نے بلاشبہ کل رات ایم ڈیسٹیج کے مکان پر تیار کی تھی ۔ ۔ ۔"

"درست ۔"

"اور چونکہ آپ سمجھتے ہیں کہ ان گیارہ مکانات میں سے ایک ضرور ایسا ہوگا ۔ جسے میں اپنی اور اپنے دوستوں کی ضروریات کے لئے مخصوص رکھتا ہوں ۔ اس لئے آپ نے گینیارڈ کو ہدایت کی ہے ۔ کہ وہ میدان میں آ کر میری جائے پناہ دریافت کرے ۔"

"نہیں ۔"

"کیا مطلب ؟"

"یہ کہ میں اس کام کو تنہا کر رہا ہوں ۔ اور اکیلا ہی بازی لے جانا چاہتا تھا ۔"

"گویا اب کہ آپ میرے ہاتھوں میں ہیں ۔ مجھے کسی طرف سے اندیشہ نہیں ؟"

"ہاں ۔ جب تک میں تمہارے ہاتھ میں ہوں ۔"

"تو کیا آپ بہت عرصہ میرے ہاتھ میں نہ رہیں گے ؟"

"یہی میرا خیال ہے ۔"

آرسین لوپن شرلاک ہومز کے قریب پہنچا ۔ اور اپنا ہاتھ اس کے شانہ پر رکھ کر کہنے لگا ۔ "سنیئے میں طویل بحث کرنا نہیں چاہتا ۔ اور اپنی موجودہ حالت میں آپ مجھے کسی بات سے روک بھی نہیں سکتے ۔ مگر میں چاہتا ہوں ۔ ہم دونو اس معاملہ کو جلد تر ختم کر دیں ۔"

"بہت اچھا ۔"

"مجھ سے وعدہ کیجئے ۔ کہ جب تک جہاز ساحل انگلستان پر نہ پہنچ جائے گا آپ اس سے فرار ہونے کی کوشش نہ کریں گے ۔"

"میں اقرار کرتا ہوں کہ جب وقت بھی مجھے موقعہ ملا میں اس سے بھاگ جانے کی کوشش

کروں گا" ہالمز نے بڑے استقلال کے ساتھ کہا۔
"کیا حماقت ہے! کیا آپ نہیں جانتے کہ میں ایک لفظ کہہ کر آپ کو بے بس کر سکتا ہوں؟ یہ سب آدمی میرے حکم کے بندے ہیں۔ میں ایک اشارہ کر دوں۔ تو وہ آپ کی گردن میں زنجیر لگا دینگے۔"
"پھر کیا ہوا؟ زنجیریں توڑی جا سکتی ہیں۔۔۔"
"میں آپ کو ساحل سے دس میل پرے سمندر میں پھنکوا سکتا ہوں۔"
"اس سے کیا ہوگا؟ میں تیر سکتا ہوں۔"
"آفرین" لوپن نے ہنس کر کہا "خوب جواب ہے۔۔۔ دوست میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ کہ میں لمحہ بھر کو جوش سے مغلوب ہو گیا۔ بہرحال یہ بتائیے۔ کیا آپ چاہتے ہیں۔ میں اپنی اور اپنے رفیقوں کی سلامتی کی فکر کروں؟"
"جو جی میں آئے کرو۔ سب تیاریاں بے سود ہیں۔"
"ہوا کریں۔ آپ کو تو ان کی پروا نہیں؟"
"تیار رہنا تمہارا فرض ہے جس طرح جی میں آئے کرو۔"
"بہت اچھا لیجئے۔ اب میں کام شروع کرتا ہوں۔"
لوپن نے دروازہ کھول کر کپتان اور دو ملاحوں کو بلایا۔ جنہوں نے پہلے سراغ رساں کی تلاشی لی۔ پھر اسکی ٹانگوں میں رسی باندھ کر کپتان کی نشست سے کس دیا۔
"بس کافی ہے" لوپن نے کہا "صاحب اگر آپ اتنی ضد نہ کرتے۔ اور حالات کی پیچیدگی کا یہ تقاضا نہ ہوتا۔ تو میں ہرگز اتنی تکلیف نہ دیتا۔"
ملاح کمرہ سے باہر چلے گئے۔ تو لوپن کپتان سے کہنے لگا۔ "ایک شخص کو حکم دیجئے کہ مسٹر ہالمز کی خدمت کے لئے حاضر رہے۔ اور آپ بھی جہاں تک ممکن ہو۔ ان کے پاس رہیئے۔ ان سے حتے الامکان رعایت کا سلوک کیجئے۔ کیونکہ یہ قیدی نہیں مہمان ہیں۔ بھلا آپ کی گھڑی میں کیا بجا ہے؟"
"دو بجکر پانچ منٹ ہوئے ہیں۔"
لوپن نے اپنی گھڑی اور دیوار میں لگے ہوئے کلاک کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا "دو بجکر پانچ منٹ۔۔۔ ہماری گھڑیاں برابر ہیں۔ بھلا سوتھمپٹن پہنچنے میں کتنا عرصہ لگے گا؟"

"جلدی نہ کی جائے تو نو گھنٹے۔"

"خیر گیارہ رکھئے۔ آپ کا جہاز اس وقت سے پہلے ساحل پر نہ پہنچے کہ وہ جہاز جو سوتھمپٹن سے آدھی رات کو روانہ ہوکر صبح کے آٹھ بجے ہیوپہنچتا ہے۔ نہ چل دے۔ سمجھ گئے کیا؟ اس کا خاص خیال رکھئے کہ یہ صاحب کسی طرح اس جہاز میں فرانس کو واپس نہ آجائیں۔ آپ کا جہاز رات کے ایک بجے سے پہلے کسی حال میں سوتھمپٹن نہ پہنچنا چاہیے۔"

"بہت اچھا۔"

"الوداع شیر" لوپن نے ہالمز سے مخاطب ہوکر کہا۔ "اب ہم اگلے برس اس دنیا یا اگلی میں پھر ملیں گے۔"

"یا شاید کل ہی۔"

لوپن نے اس کا جواب نہ دیا۔ اور چند منٹ بعد ہالمز کو اس کی موٹر کے واپس جانے کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی جہاز ہرن ڈیل کے انجن تیزی سے حرکت کرنے لگے۔ جہاز نے لنگر اٹھایا۔ اور تین بجے کے قریب دریائے سین کی شاخ سے نکل کر دریا میں داخل ہوگیا۔ شرلاک ہالمز اس نشست پر بے خبر سویا ہوا تھا جس کے ساتھ اس کی ٹانگیں کس دی گئی تھیں۔

۶

اگلے دن جو لوپن اور ہالمز کی جنگ کا آخری یعنی دسواں دن تھا۔ اخبار ایکوڈ فرانس میں حسب ذیل پر لطف مضمون شایع ہوا۔

"کل آرسین لوپن نے انگریز سراغرساں شرلاک ہالمز کے خلاف ملک بدری کا حکم صادر کیا۔ یہ حکم دوپہر کو شایع ہوا۔ اور اسی روز عمل میں لایا گیا۔ چنانچہ کل رات ایک بجے شرلاک ہالمز کو سوتھمپٹن میں خشکی پر اتار دیا گیا۔"

چھٹا باب

آخر کون جیتا؟

۱

بدھ کی صبح کو قریباً آٹھ بجے بارہ کرایہ کی گاڑیاں بانار روکر یو کا رستہ روکے کھڑی تھیں جیسا

کہ ناظرین کو معلوم ہے یہ بازار ایونیو بائے ڈابوون سے ایونیو بوگو کی طرف جاتا ہے۔ بات یہ تھی۔ کہ اس روز ایم فیلکس ڈیوی مکان نمبرہ کی چوتھی منزل کو جس میں ان کی سکونت تھی۔ خالی کر رہے تھے۔ اور حسن اتفاق سے اسی روز ایم ڈوبرنال جو ماہر فن مشہور تھے اور جنہوں نے اس مکان کی پانچویں منزل کو دو متصلہ عمارات کی پانچویں منزل کے ساتھ ملا کر کرایہ پر لے رکھا تھا۔ اپنا کچھ اسباب اور اشیائے قدیمہ کو اس مکان سے باہر بھیج رہے تھے۔ ان کے تعلقات کئی غیر ملکی لوگوں سے تھے۔ اور ان میں سے اکثر ان کی جمع کردہ اشیا کو دیکھنے آیا کرتے تھے۔

عوام کے نزدیک یہ ہر دو اصحاب یعنی ایم فیلکس ڈیوی اور ایم ڈوبرنال ایک دوسرے سے قطعاً ناواقف تھے۔ اور ایک عجیب بات جس کا بہت دیر تک کسی کو خیال نہیں آیا۔ یہ ہوئی کہ ان بارہوں گاڑیوں میں سے جن پر اسباب اٹھوایا گیا کسی پر بھی اس کمپنی کا نام یا پتہ درج نہ تھا۔ جس کی وہ ملکیت تھیں۔ اور جو اسباب اٹھوانے کا کام کرتی تھی۔ یہی نہیں بلکہ ان گاڑیوں کے انتظام کے لئے کوئی شخص قریب کے شراب خانہ میں بھی نہیں دیکھا گیا۔ حالانکہ عام طور پر ایسے لوگ عموماً انہی مقامات میں دیکھے جاتے ہیں۔ بہر حال کام اس پھرتی کے ساتھ ہوا کہ گیارہ بجے تک سارا اسباب اُٹھ گیا۔ اور کمروں میں سوا چند پرانے کاغذات یا پھٹے ہوئے کپڑوں کے جو عموماً خالی کرایہ کے مکانات میں رہ جاتے ہیں۔ اور کوئی چیز باقی نہ رہی۔

ایم فیلکس ڈیوی ایک وضع دار جوان تھا۔ کپڑے تازہ ترین فیشن کے اور ہاتھ میں ایک بھاری سی موٹھ کی چھڑی جس سے رکھنے والے کی غیر معمولی بدنی قوت کا اظہار ہوتا تھا۔ گھر سے نکل کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا گلی کے موڑ پر ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ جو روڈ پر گولیس کے سامنے ایونیو ڈیلیہ سے ہو کر گذرتی ہے۔ قریب ایک جوان عورت نچلے متوسط طبقہ کا لباس پہنے بیٹھی اونگھ رہی تھی۔ ایک بچہ پاس ہی ریت میں کھیل رہا تھا۔

یکایک فیلکس ڈیوی نے توجہ دیے بغیر اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا "گینبارڈ"

"آج صبح نو بجے چلے گئے تھے۔"

"کہاں؟"

"پولیس کے صدر مقام کو۔"

"تنہا؟"

"ہاں۔"

"کوئی تار بھی آیا؟"

"نہیں۔"

"گھر میں اب تک تم پر اعتماد ہے؟"

"ہاں میں میڈم گینیارڈ کا متفرق کام کر دیتی ہوں۔ اور وہ عموماً اپنے شوہر کا سب حال میرے روبرو بیان کر دیتی ہے... صبح ہم دونوں اکٹھے ہی تھے۔"

"بہت اچھا۔ جب تک کوئی نیا حکم نہ دیا جائے۔ ہر روز صبح گیارہ بجے یہاں آجایا کرو۔"

وہ اٹھ کر پیدل چلتا پورٹ ڈافن کے قریب پیولن چیناٹے کی طرف گیا۔ اور وہاں مختصر سا کھانا جس میں دو انڈے بقولات اور تھوڑا اپھل شامل تھا کھا کر روکریو کی طرف واپس ہوا۔ دربان سے کہنے لگا "میں ایک بار اوپر ہو آؤں۔ اس کے بعد تمہیں کنجیاں دے دونگا۔"

اس نے مطالعہ کے کمرہ کا معائنہ کیا۔ اور آتش دان کے قریب ایک گیس بریکٹ کا بڑھی حصہ ڈھیلا کر کے اس کی بجائے ایک مخروطی سی چیز لگا کر اس نے نالی میں زور سے پھونک لگائی جواب میں اُسے ایک ہلکی سیٹی سنائی دی۔ اس نے نالی کو منہ میں لگا کر آہستہ سے کہا۔ "گروبروال تمہارے پاس کوئی اور تو نہیں ہے؟"

"نہیں۔"

"میں آؤں۔ کیا؟"

"ہاں۔"

بریکٹ پھر اصلی صورت میں بدل کر پرے ہٹتے ہوئے وہ کہنے لگا "انسانی ترقی کی بھی کیا انتہا ہے۔ یہ زمانہ شاندار ایجادات کا ہے۔ جو زندگی کو پُر لطف اور دلفریب بنا دیتی ہیں۔ ضرورت صرف اسکی ہے۔ کہ انسان زندگی کی دلچسپیوں سے بہرہ اندوز ہونا جانتا ہو۔"

وہیں آتشدان کے قریب اس نے سنگ مرمر کے ایک ٹکڑہ کو دبایا۔ تو وہ اس طرح پیچھے ہٹ گیا۔ گویا اندر چول لگی ہوئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اوپر لگا ہوا آئینہ ایک طرف کو ہٹ کر نظروں سے غائب ہو گیا۔ اور ایک شگاف سا نظر آنے لگا جس کے سامنے آتش دان کے اندر بنی ہوئی سیڑھیاں دکھائی دیتی تھیں۔ سیڑھیاں نہایت صاف اور پالش شدہ فولاد اور چینی کی ٹائلوں میں بنی ہوئی تھیں۔

اس رستہ سے اوپر چڑھ کر وہ پانچویں منزل میں پہنچا۔ جہاں آتشدان ہی کے پاس ایک

اور اسی طرح کا شگاف موجود تھا۔ ایم ڈوبروال یہاں اس کا منتظر تھا۔
اس نے پوچھا "کیا سب کام مکمل ہو گیا؟"
"ہاں۔"
"سب چیزیں جا چکیں؟"
"سب۔"
"اور عملہ کے لوگ؟"
"وہ بھی چلے گئے۔ سوا تین آدمیوں کے جو پہرہ دے رہے ہیں۔"
"چلو تو اوپر چلیں۔"
اسی راہ سے وہ نوکروں کی منزل تک پہنچے۔ جہاں تین آدمی موجود تھے۔ ان میں سے ایک کھڑکی کی راہ سے باہر دیکھ رہا تھا۔ اُن سے مخاطب اس نے پوچھا۔ کوئی خبر؟
"جی کوئی نہیں۔"
"بازار میں امن ہے؟"
"ہاں بالکل۔"
"میں دس منٹ کے عرصہ میں یہاں سے ہمیشہ کو چل دونگا۔ اور تم بھی میرے ساتھ چلو گے۔ اس عرصہ میں اگر تمہیں بازار میں کوئی مشتبہ حرکت نظر آئے۔ تو مجھے فوراً مطلع کر دینا۔"
"جناب میری انگلی سارا عرصہ گھنٹی کے بٹن پر لگی رہے گی۔"
"ڈوبروال تم نے اسباب لے جانے والوں سے یہ تو کہہ دیا تھا کہ وہ گھنٹی کی تار کو نہ چھیڑیں؟"
"جی ہاں اور وہ خوب اچھی طرح کام دیتی ہے۔"
"بہت اچھا۔"
اس کے بعد یہ دونو اس حصہ عمارت میں پہنچے۔ جہاں فیلکس ڈیوی رہا کرتا تھا۔ آخر الذکر نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کو اس کی جگہ ٹھیک کر کے خوش ہو کر کہا۔ "ڈوبروال دیکھوں وہ کون ہے جو میری ان عجیب وغریب ایجاد کو نیچا دکھا سکے۔ کہیں بجلی کے تار ہیں۔ اور کہیں خطرہ کی گھنٹیاں جابجا نظر نہ آنے والے رستے پوشیدہ اور رخنے اور غائبانہ زینے موجود ہیں ... مکان کیا۔ ایک طلسمی محل یا مکمل تھیٹر ہے۔"
"بے شک اقدس سب باتیں آرسین لوپن کی شہرت میں غیر معمولی اضافہ کرنے والی ہیں۔"

"ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن مجھے اس وقت شہرت کی چنداں خواہش نہیں۔ البتہ اس کا افسوس ہے کہ اس تمام سامان آسائش کو خیر باد کہنی پڑے گی۔ ڈوبروال ظاہر ہے۔ کہ ہمیں دوسری جگہ جا کے سارا انتظام از سر نو کرنا ہوگا۔ کیونکہ ایک ہی طرح کے انتظامات دوسری جگہ کرنے کے طریق کو میں بہت ناپسند کرتا ہوں۔ ۔ ۔ اس موذی ہالمز سے خدا سمجھے ۔ ۔ ۔"

"غالباً وہ اب تک واپس نہیں آیا۔"

"اور آ کیونکر سکتا تھا؟ سوتھمپٹن سے صرف ایک جہاز آدھی رات کے وقت چلتا ہے۔ اور ہیور سے صرف ایک ٹرین صبح کے ۸ بجے روانہ ہوتی ہے۔ جو یہاں گیارہ بج کر تین منٹ پر پہنچتی ہے۔ پس اگر وہ رات کے جہاز میں نہ چلے۔ ۔ ۔ اور یقیناً نہیں چلا ہوگا۔ کیونکہ میں نے کپتان کو تاکیدی حکم دے دیا تھا۔ تو پھر اس کا نیو ہیون اور ڈیپ کے رستہ آج رات سے پہلے فرانس پہنچنا غیر ممکن ہے۔"

"بشرطیکہ وہ واپس آنے کی جرأت کرے۔"

"اس کا مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور آئے گا۔ کیونکہ شرلاک ہالمز کسی کام کو ہاتھ میں لے کر پھر اُسے نامکمل نہیں چھوڑتا۔ وہ واپس تو ضرور آئے گا۔ لیکن بعد از وقت۔ کیونکہ اس وقت تک ہم بہت دور جا چکے ہونگے۔"

"اور میڈموازل ڈیسٹنج؟"

"میں قریباً ایک گھنٹہ میں اس سے بھی ملونگا۔"

"اُس کے مکان پر؟"

"نہیں وہ چند دن تک اپنے مکان پر واپس نہیں جائیگی حتیٰ کہ یہ آندھی سر سے گذر جائے۔ اور میں اسکی پوری طرح حفاظت کر سکوں۔ ۔ ۔ مگر دیکھو ڈوبروال جلدی کرو۔ اس سارے اسباب کو جہاز پر لادنے میں بہت وقت صرف ہوگا۔ اور گھاٹ پر تمہاری ہی ضرورت ہوگی۔"

"لیکن۔ اس کا آپ کو یقین ہے۔ کہ کوئی ہماری نگرانی نہیں کرتا؟"

"نہیں کس کی نگرانی کا ڈر ہے؟ اندیشہ صرف شرلاک ہالمز کی طرف سے تھا۔ اور وہ اس وقت تک ضرور فرانس سے باہر ہے۔"

ڈوبروال چلا گیا۔ تو فیلکس ڈیوی نے مختلف کمروں کا چکر لگایا۔ ایک دو خط چاک کئے پھر کمرا میں کا ایک بڑا سا ٹکڑا فرش زمین پر پڑا دیکھا۔ اُسے اُٹھا لیا۔ اور کھانا کھانے کے کرہ میں

سیاہ دیوار گیر کاغذ پر ایک بڑا سا دائرہ کھینچکر اُس کے اندر چند سطور یادگاری کتبہ کے انداز سے یوں لکھیں:۔

آرسین لوپن
جنٹلمین چور
بیسویں صدی کے آغاز میں
۵ سال تک
اِس جگہ رہا

وہ اس دائرہ کی عبارت کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور مسرت سے سیٹی بجاتا ہوا کہنے لگا

اُمید کہ میں نے زمانہ آئیندہ کے مورخوں کو ضروری واقفیت بہم پہنچادی ہے مجھے یہاں سے چلنا چاہئے مسٹر شرلاک ہالمز اب جلدی کرو۔ کیونکہ تین منٹ کے عرصہ میں میں یہاں سے چل دونگا۔ اور اس کے بعد تم لاکھ سر پٹکو میرا سراغ نہ لگا سکو گے۔۔ تین کے بھی صرف دو منٹ رہ گئے ہیں اب انتظار کس کا ہے؟۔۔۔ ایک منٹ اور گذر گیا۔ تم نہیں آؤ گے کیا؟۔ بہت اچھا اب دنیا دیکھ لے گی۔ کہ میں جیتا اور تم ہارے۔ لو میرا آخری سلام ہے۔ الوداع اے آرسین لوپن کی سلطنت الوداع۔ میں پھر تجھے نہیں دیکھونگا۔ میری سکونت کے ۵۰ کمرو تم سب کو سلام کیونکہ آج تم پر میری حکومت ختم ہوگئی۔ الوداع اے سادہ مگر راحت بخش مکان الوداع!۔۔۔"

وہ تھیٹریکل انداز سے یہ تقریر کر رہا تھا کہ دفعتاً گھنٹی بجنے کی تیز اور مختصر آواز سنائی دی۔ وہ دوبار رک رک کر بجی۔ اور پھر سنائی نہ دی۔ یقیناً یہ کسی کی آمد کا نشان تھا۔ مگر اس وقت آنے والا کون ہو سکتا ہے؟ کوئی خلاف امید خطرہ یا گینیارڈ! مگر نہیں۔ وہ تو یقیناً نہیں ہو سکتا۔

وہ مطالعہ کے کمرہ سے ہو کر جس میں خفیہ زینہ بنا ہوا تھا۔ فرار ہونے کی فکر میں تھا مگر پھر کچھ سوچ کر رک گیا۔ اور کھڑکی سے بازار کی طرف دیکھنے لگا۔ وہاں کوئی موجود نہ

لگا۔ کیا دشمن مکان کے اندر پہنچ گیا؟ . . . اس نے کان لگا کر سننا شروع کیا۔ بلاشبہ کچھ دبی ہوئی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ بلا تامل وہ مطالعہ کے کمرہ کی طرف دوڑا۔ لیکن جس وقت اس نے دہلیز میں قدم رکھا۔ اُسے اس قسم کی آواز سنائی دی۔ گویا کوئی شخص ہال کے دروازہ میں کنجی داخل کر رہا ہے۔

"بخدا بچاؤ کا وقت اب بہت تنگ ہے۔" اس نے کہا۔ "ممکن ہے مکان محصور ہو گیا ہو . . . اس وقت نوکروں کے زینہ کی راہ سے جانے کی کوشش بے سود ہو گی۔ خوش قسمتی سے آتشدان کے اندر والا زینہ محفوظ ہے۔"

اس نے اسی سنگ مرمر کو دبایا۔ مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ زیادہ زور دیا۔ پھر بھی اس نے حرکت نہ کی۔

اس کے ساتھ ہی ایسا معلوم ہوا کہ باہر کا دروازہ کھل گیا۔ اور کوئی شخص اندر آرہا ہے۔

"لعنت بر شیطان!" اس نے پریشان ہو کر کہا۔ "اگر یہ کمانی سچ مچ جواب دے گئی تو پھر میرا خدا حافظ۔"

اس نے پوری طاقت صرف کرکے پتھر کو اس کی جگہ سے ہلانا چاہا۔ مگر اس نے ذرا بھی جنبش نہ کی۔ ناقابل یقین شومئے قسمت سے وہ کمانی جو ایک لمحہ پیشتر اچھی طرح کام دے رہی تھی۔ اب ذرا حرکت نہ کرتی تھی۔

اس نے دیوانہ وار تشنجی انداز سے پتھر کو اس کی جگہ سے اکھاڑنے کی کوشش کی۔ لیکن . . . بنا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ خدا جانے اس کی راہ میں کونسی بڑی رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ اس نے زور سے مکے مارے۔ پاؤں کے ٹھڈے بھی لگائے۔ گالیاں تک دیں۔ مگر بے سود۔

"ایم۔ لوپن کیا بات ہے؟ کس پر خفا ہو رہے ہو؟"

اس نے خوف زدہ ہو کر پیچھے مڑ کے دیکھا تو سامنے شرلاک ہالمز کھڑا تھا!

۲

شرلاک ہالمز!

لوپن اس طرح اس کی طرف دیکھنے لگا۔ گویا کسی خوفناک یا ناقابل یقین خواب نے دماغ میں توحش اور آنکھوں میں خیرگی پیدا کر دی ہو۔ شرلاک ہالمز یہیں ہے! وہ شخص جسے ابھی کل اُس نے

پارسل کی طرح جہاز میں لاد کر انگلستان بھیجا تھا۔ آزاد اور فاتح ہو کر سامنے نظر آئے۔ آہ یہ ایک ناقابل یقین معجزہ تھا۔ اس کی واپسی تبھی ممکن تھی کہ قدرت کے قوانین میں انقلاب واقع ہو اور خلاف فطرت و بعید از امکان باتیں ظہور میں آئیں۔ ورنہ یہ کیونکر ہو سکتا تھا۔ کہ شرلاک ہالمز پیرس میں ... لوپن کے سامنے موجود ہو!

لوپن کو دیکھ کر انگریز سراغرساں نے اپنا مخصوص طنزیہ لہجہ اختیار کر کے اس انداز سے کام لیتے ہوئے جس سے وہ بارہا اپنے دشمن کے قلب کو مجروح کر چکا تھا۔ کہا۔ "ایم لوپن آج مجھے اس رات کی ساری تکلیف بھول گئی۔ جب میں تمہاری حراست میں بیرن ڈاہارک کے مکان پر بند رہا تھا۔ میرے دوست واٹسن کو جو حادثات پیش آئے مجھے میں اُن کو بھی بھول گیا اور یہ سب باتیں کہ کس طرح تم نے مجھے موٹر میں اغوا کیا۔ اور ایک تکلیف دہ حراست میں واپس انگلستان کو بھیجا۔ میرے دل سے یکسر محو ہو گئیں۔ دوست اس وقت کی راحت نے ان ساری تکالیف کی بوجہ احسن تلافی کر دی۔"

لوپن خاموش تھا۔ اور ہالمز سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہنے لگا۔ "کیوں؟ تمہارا یہ خیال نہیں

... سے ہاں" کہلانا چاہتا تھا۔ بظاہر اس کا مقصد واقعات گذشتہ پر خود لوپن کی تصدیق حاصل کرنا تھا۔

ایک لمحہ سوچنے کے بعد جس عرصہ میں لوپن انگریز سراغرساں کو سر سے پاؤں تک نظر غور سے دیکھتا رہا تھا۔ اس نے کہا "غالباً اس وقت آپ کی آمد کسی اہم مقصد سے تعلق رکھتی ہے۔"

"ہاں۔ ایک نہایت اہم مقصد سے۔"

"آپ کا میرے کپتان اور اس کے ملاحوں سے بچ کے چلے آنا ہماری جد و جہد میں محض ایک ثانوی درجہ رکھتا ہے۔ لیکن کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں آپ کا آرسین لوپن کے سامنے تنہا موجود ہونا آپ کے انتقام کو مکمل بنانے کے لئے کافی ہے؟"

"بالکل کافی سے زیادہ۔"

"یہ مکان ..."

"ہر طرف سے محصور ہے۔"

"مگر پاس کے دونو مکان . . ."

"وہ دونو اسی طرح محصور ہیں ۔"

"تاہم اس مکان کے اوپر والی منزل . . ."

"وہ حصہ جس میں ایم ڈوبر وال رہا کرتا تھا ۔ میرے آدمیوں کے قبضہ میں ہے ۔"

"گویا اب . . ."

"تم میرے زیر حراست ہو ۔ اور تمہارا مجھ سے بچ نکلنا قطعاً غیر ممکن ہے ۔"

اس وقت لوپن کے دل میں وہی احساس پیدا ہوا ۔ جو ہالمز کے ذہن میں اس وقت ہوا تھا ۔ جب اُسے موٹر میں سوار کر کے لے گئے تھے ۔ بے اثر غصہ اور بے نتیجہ جوش اسی طرح اس کے سینہ میں طلاطم پیدا کرتا تھا ۔ اور ہالمز کی مانند اس نے بھی مجبوری دیکھ کر قسمت کے آگے سر جھکانے میں تامل نہیں کیا ۔ دونو مساوی طاقت کے آدمی تھے ۔ دونو نے وقت پر اپنی شکست کو عارضی سمجھ کر اسے اس طرح برداشت کیا ۔ گویا جدوجہد کی زندگی میں یہ بھی ایک امر لازم ہو

آخر کار وہ کہنے لگا "بس صاحب اب میرا آپ کا حساب برابر ہو گیا ۔"

یہ سُن کر انگریز سراغرساں کو بہت خوشی ہوئی ۔ دونو تھوڑی دیر خاموش رہے ۔ مگر جلدی ہی لوپن جو حوصلہ کو کبھی ہاتھ سے نہیں دیتا تھا مسکرا کر کہنے لگا "جو کچھ ہو ۔ مجھے اس کا افسوس نہیں ۔ ہر بار کامیابی حاصل کرنا بھی انسان کو تکلیف دہ معلوم ہونے لگتا ہے ۔ بارہا میں نے ہاتھ بڑھا کر آپ کی چھاتی پر خوفناک ضربیں رسید کیں لیکن اس مرتبہ آپ بازی جیت گئے ۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں ۔" یہ کہتے ہوئے اس نے زور کا قہقہہ لگایا ۔ پھر کہنے لگا "بہرحال اب مزا آجائے گا ۔ لوپن دام میں تو آ گیا ۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ وہ اس سے باہر کیوں کر نکلے گا ؟ . . . لوپن دام میں ! . . . کیا مزہ داری ہے . . . مسٹر ہالمز اس وقت میرے دل میں اک جوش سا پیدا ہو رہا ہے جس کے لئے میں آپ ہی کا مرہون ہوں ۔ کیونکہ میرے نزدیک پر جوش زندگی ہی سچی زندگی ہے ۔"

اس نے دونو مٹھیاں کس کر کنپٹیوں کے ساتھ اس طرح لگا لیں ۔ گویا وہ اس ناقابل برداشت خوشی کو ضبط کرنا چاہتا تھا ۔ جو اس کے سینہ میں موجزن تھی ۔ وہ اس قسم کے اشارے کر رہا تھا جیسے بچہ فرط مسرت کے وقت کیا کرتا ہے ۔

یکایک وہ انگریز سراغرساں کے پاس گیا ۔ اور کہنے لگا "خیر یہ سب کچھ تو ہوا ۔ اب فرمائیے

کہ آپ کا آنا کس طرح ہوا؟

"کس طرح؟"

"ہاں اور جب گینیارڈ اپنے سپاہیوں کو ساتھ لئے باہر کھڑا ہے۔ تو اندر کیوں نہیں آتا؟"

"میں نے ہی اُسے روک دیا تھا۔ ورنہ وہ تو اندر آنے کے لئے سخت بے قرار ہے۔"

"اور کیا وہ آپ کے کہنے سے رُک گیا؟"

"میں نے اسی شرط پر اُسے ساتھ لیا تھا۔ کہ اسے میرے کہنے پر عمل کرنا ہوگا۔ علاوہ بریں وہ اب تک یہ سمجھتا ہے۔ کہ ایم فیلکس ڈیوی محض لوپن کا ایک ساتھی ہے . . ."

"آپ نے میرے اصلی سوال کا جواب اب تک نہ دیا۔ خیر اب میں اُسے دوسری صورت میں پوچھتا ہوں۔ یہ فرمائیے کہ آپ کس مطلب کے لئے میرے پاس تنہا آئے ہیں؟"

"میں تم سے خلوت میں گفتگو کرنا چاہتا تھا۔"

"آہ! مجھ سے؟"

معلوم ہوتا تھا ان الفاظ کو سُن کر لوپن کو بہت خوشی ہوئی ہے۔ زندگی میں بارہا ایسے موقعے آتے ہیں۔ جب ہم افعال کی بجائے الفاظ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

کہنے لگا "مسٹر ہامز کتنے افسوس کا مقام ہے۔ کہ میرے پاس آپ کو پیش کرنے کے لئے کرسی تک نہیں۔ کیا وہ شکستہ صندوق چوکی کا کام دے سکے گا؟ یا اس طرف کھڑکی میں آجائیے۔ یقیناً آپ کو بیر کا ایک گلاس پینے سے انکار نہ ہوگا؟ مگر ہلکی ہو یا تیز؟ . . حضرت . . ."

"مضائقہ نہیں۔ ہمیں معاملہ کی طرف آنا چاہئے"

"فرمائیے۔ میں سنتا ہوں۔"

"میں بڑے اختصار سے کام لوں گا۔ اصل بات یہ ہے کہ میں فرانس میں تمہیں گرفتار کرنے کے لئے نہیں آیا تھا۔ ورنہ اس رسٹارنٹ ہی میں پکڑ لیتا۔ میں نے تمہارا تعاقب محض اس لئے کیا ہے۔ کہ اس کے بغیر میرا مدعا حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔"

"اور وہ مدعا؟"

"تم جانتے ہو۔ میرا مدعا نیلگوں ہیرے کو حاصل کرنا ہے۔ اور بس۔"

"نیلگوں ہیرا؟"

"ہاں۔ کیونکہ وہ جو ہر لیمپ کے منجن کی شیشی میں پایا گیا تھا۔ اصلی نہیں۔"

ٹھیک ہے۔ اصلی کو سنہری بالوں والی عورت نے ڈاک کے ذریعہ بھیجدیا تھا۔ جس نے ایک اُسی قسم کا نقلی ہیرا تیار کرایا تھا۔ اور چونکہ اس وقت میں کونٹس ڈاکرروزن کے باقی جواہرات پر بھی نظر رکھتا تھا۔ اور اسٹروی سفیر کے خلاف پہلے ہی شبہ ہو چکا تھا۔ اس لئے میں نے سنہری بالوں والی عورت سے شبہ ڈالنے کے لئے نقلی ہیرے کو سفیر موصوف کے اسباب میں رکھوا دیا تھا۔"

"گویا اصلی ہیرا تمہارے پاس رہا؟"

"ہاں۔"

"خیر تو اب مجھے اس اصلی ہیرے کی ضرورت ہے۔"

"جو افسوس کہ میں دے نہیں سکتا۔"

"دیکھو میں اس کے لئے کونٹس ڈاکروزن سے وعدہ کر چکا ہوں۔ اس لئے جس طرح بھی ممکن ہوگا مجھے اس کو حاصل کرنا ہے۔"

"اور میں اسے ہرگز نہیں دونگا۔ اس لئے آپ جو مناسب سمجھیں کریں۔"

"مجھے اس کے سوا اور کچھ نہیں کرنا ہے کہ وہ ہیرا تم سے لے لوں۔"

"کیا وہ ہیرا میں آپ کو دیدوں؟"

"ہاں۔"

"اپنی مرضی سے؟"

"نہیں۔ میں اُسے خریدنے کو تیار ہوں۔"

لوپن نے زور کا قہقہہ لگایا۔ کہنے لگا۔ "نپولین سچ کہا کرتا تھا۔ کہ انگریز بیوپاری بنے ہیں۔ آپ لوگوں کی ہرات میں کاروباری عنصر موجود رہتا ہے۔"

"مگر یہ معاملہ تو خالص کاروباری پہلو رکھتا ہے۔"

بھلا آپ اس ہیرے کی کیا قیمت پیش کرتے ہیں؟

"بہت بڑی۔"

"پھر بھی؟"

"مسیڈموازل ڈیسٹیج کی آزادی۔"

کیا کہا۔ آزادی؟ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ زیر حراست ہے۔"

"ہاں مگر راستہ زیر حراست لیا جا سکتا ہے۔ میں اس کے متعلق ضروری واقفیت ایم گینیارڈ کو مہیا کر دونگا۔ اور جب ایک بار وہ تمہاری حفاظت سے نکل گئی۔ پھر اس کی گرفتاری کچھ بڑی بات نہیں ہے۔"

لوپن نے زور کا قہقہہ لگایا اور کہنے لگا "صاحب آپ اس ہیرے کی قیمت میں وہ چیز پیش کر رہے ہیں جو آپ کے پاس موجود نہیں۔ میڈموازل ڈیسٹینج ہر طرح محفوظ ہے۔ اور اس کے متعلق کسی قسم کا اندیشہ نہیں۔ اس کے سوا کوئی اور چیز آپ کے پاس ہو تو پیش کیجیے۔"

سراغرساں نے تھوڑا تامل کیا۔ بظاہر وہ پریشان تھا۔ آخر اس نے اپنا ہاتھ دشمن کے شانے پر رکھا۔ اور کہنے لگا "بالفرض میں تمہیں ایک اور زیادہ قیمتی چیز پیش کروں؟..."

"کیا میری آزادی؟"

"نہیں... میں صاف لفظوں میں تو اس کا وعدہ نہیں کرسکتا۔ تاہم اس قسم کا موقعہ دینا میرے اختیار میں ہے کہ تمہارا صرف گینیارڈ سے مقابلہ ہو..."

"اور میں کسی طرح چاہوں اس سے نپٹ لوں؟"

"ہاں"

"بے شک یہ کچھ بات تھی۔ مگر اس سے بھی کیا فائدہ ہوگا؟ یہ کمبخت کمانی وقت پر جواب دے گئی۔ اگر یہ جواب نہ دیتی۔ تو میں خود آپ ہی سے نپٹ لیتا" یہ کہتے ہوئے اس نے پھر ایک بار سنگ مرمر کے ٹکڑے کو اندر کی طرف دبایا۔

اس کے ساتھ اس کے منہ سے حیرت کا کلمہ نکلا۔ قسمت کی دیوی کتنی متلون مزاج ہے کہ اب اس کے ہاتھ لگاتے ہی پتھر کے ٹکڑے نے جھٹ حرکت کی۔

حفاظت اور فرار کا رستہ سامنے موجود تھا۔ اس نے دل میں سوچا۔ اب شرلاک ہالمز کی شرطیں ماننے کی بھی کیا ضرورت ہے؟

وہ اس انداز سے ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ گویا دل میں کوئی جواب سوچ رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے اپنا ہاتھ انگریز سراغرساں کے شانے پر رکھا۔ اور کہنے لگا "مسٹر ہالمز سب پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد میں آخر کار اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ آپ کی شرطوں کے بغیر میں اس معاملہ کو اپنے طور پر ہی سے طے کر لونگا۔"

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟"

"ہاں آخری ۔ مجھے کسی کی امداد درکار نہیں۔"

"یاد رکھو جیب گینیارڈ ایک بار یہاں آگیا ۔ پھر کچھ ہو جائے ۔ وہ تمہیں بچ کے نکلنے کا موقعہ نہیں دے گا۔"

"کون کہہ سکتا ہے؟"

"دیوانے ہو؟ دیکھتے نہیں کہ ہر طرف سے ناکہ بندی کردی گئی ہے؟"

"ہاں ۔ مگر ایک رستہ باقی ہے۔"

"کونسا؟"

"مجھے معلوم ہے ۔ بیان کرنے کی حاجت نہیں۔"

"الفاظ . . . خالی الفاظ ۔ سچ جانو ۔ اگر تم نے میرا کہا [illegible]"

"مگر اب تک تو میں گرفتار نہیں [illegible]"

"پھر اس سے کیا؟"

"یہ کہ ہیرا میرے [illegible]"

شرلاک ہالمز نے جیب [illegible] نکالی اور دیکھ کر کہنے لگا "اس وقت [illegible] بجنے میں دس منٹ ہیں ۔ پورے نو بجے میں گینیارڈ کو اندر بلا لونگا۔"

"گویا ہمارے لئے باتیں کرنے کو دس منٹ باقی ہیں ۔ وقت تھوڑا ہے ۔ اور باتیں بہت اس لئے مسٹر ہالمز میرے چند سوالات کا جواب دیجئے ۔ کہ رفع آتیاب ہو جائے ۔ میری بے چینی بہت بڑھ رہی ہے ۔ پہلا سوال یہ ہے کہ آپ کو میرا نام فیلکس ڈیوی کیونکر معلوم ہوا ۔ اور آپ نے میرا پتہ کہاں سے دریافت کیا؟"

لوپن کو اس طرح سرسری باتیں کرتے دیکھ کر ہالمز کی بے چینی بڑھ گئی ۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس کی [illegible] خالی از علت نہیں ۔ تاہم چونکہ اس میں خود پسندی کی کمزوری موجود ہے ۔ اس لئے اس نے اس کے اس سوال کا جواب دینا معمولی بات سمجھا ۔ کہنے لگا "میں نے تمہارا پتہ سنہری بالوں والی عورت سے معلوم کیا تھا۔"

"کلوٹلڈ سے؟"

"ہاں تمہیں یاد ہوگا ۔ کہ کل صبح جب میں اسے موٹر میں بٹھا کے لے جانا چاہتا تھا تو اس نے اپنی درزن سے ٹیلیفون میں گفتگو کی تھی۔"

"پھر اس گفتگو سے کیا معلوم ہوا؟"

"یہ کہ وہ درزن تمہارے سوا کوئی اور نہ تھی۔ اس کے بعد کل رات جہاز میں اپنی اُس زبردست قوت حافظہ کی مدد سے جو خوبی قسمت سے میرا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ میں نے یہ بات یاد کی کہ جس نمبر پر اس نے ٹیلیفون میں باتیں کی تھیں۔ اس کا آخری ہندسہ ۴۷ تھا۔ چونکہ میرے پاس ان مکانات کی فہرست موجود تھی۔ جن کی ایم ڈیسٹیغ نے تمہارے زیر نگرانی مرمت کرائی تھی اس لئے آج گیارہ بجے پیرس میں پہنچکر میرے لئے ٹیلیفون ڈائرکٹری دیکھنے کے بعد اس عدد ۴۷ کی مدد سے ایم فیلیکس ڈیوی کا نام اور پتہ معلوم کر لینا دشوار نہ تھا۔ جب یہ معلوم ہو گیا تو گیمبارڈ کی امداد حاصل کرنا ایک معمولی بات تھا۔"

"صاحب یہ آپ کی دور اندیشی کا کمال ہے۔ لیکن اب تک یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ آپ ہیور میں صبح کی ٹرین پر سوار کیونکر ہوئے؟ اور آپ میرے جہاز میں ڈیل سے کیونکر فرار ہوئے؟"

"مگر میں فرار نہیں ہوا۔"

"تو؟"

"تم نے کپتان کو حکم دیا تھا۔ کہ ایک بجے سے پہلے سوتھمپٹن میں پہنچا دو۔ اس نے مجھے بارہ بجے وہاں پہنچا دیا۔ اور میں اس جہاز پر سوار ہو گیا۔ جو ٹھیک اس وقت ہیور کی جانب چلتا ہے۔"

"لیکن یہ غیر ممکن ہے۔ کہ کپتان نے میری نافرمانی کی ہو۔"

"بے شک اس نے نافرمانی نہیں کی۔"

"پھر؟"

"قصور دراصل اس کی گھڑی کا تھا۔"

"گھڑی کا؟"

"ہاں میں نے اُسے ایک گھنٹہ آگے کر دیا تھا۔"

"کیسے؟"

"جس طرح ایسے کام کئے جایا کرتے ہیں۔ یعنی پیچ گھما کر۔ ہم بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے میں نے اس سے اس قسم کی گفتگو کی۔ جو اس کی دلچسپی کا موجب بن گئی۔ موقعہ پا کر

کر دیا۔ اور اس نے دیکھا تک نہیں۔"

"شاباش کیا کہنے ہیں! میں اس ہوشیاری کی داد دیتا ہوں۔ اور آئندہ اسے ضرور یاد رکھونگا لیکن کپتان کی گھڑی کی سوئیاں تو آپ نے بدل دیں۔ مگر اس کلاک کا کیا ہوا۔ جو کوٹھری کے اندر لگا ہوا تھا؟"

"بے شک کلاک کا معاملہ مشکل تھا۔ کیونکہ میری ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں۔ لیکن میں نے اس ملاح کو جسے کپتان باہر جاتے وقت میری نگرانی کے لئے چھوڑ گیا تھا۔ سوئیوں کو حرکت دینے پر آمادہ کر لیا۔"

"ملاح کو! یہ آپ کیا کہتے ہیں۔ کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس نے آپ کے کہنے سے یہ کام کرنا منظور کر لیا؟"

"بات یہ ہے اس غریب کو اس معاملہ کی اہمیت کی خبر نہ تھی۔ میں نے اس سے کہہ دیا کہ جس طرح بھی ہو مجھے لندن جانے والی پہلی ٹرین پر پہنچنا ہے۔ اس لئے وہ رضا مند ہو گیا۔"

"کسی معاوضہ کے بدلے؟"

"ہاں ایک نہایت معمولی معاوضہ کی خاطر۔۔۔ اگرچہ اس ایماندار شخص کا ارادہ یہی ہے۔ کہ جو کچھ میں نے اسے دیا۔ اسے تمہارے پاس بھیج دے۔"

"لیکن وہ معاوضہ کیا تھا؟"

"[illegible]"

"پھر بھی؟"

"نیلگوں ہیرا"

"نیلگوں ہیرا؟"

"ہاں وہ جو مصنوعی ہے۔ جسے تم نے کونٹس کے الماس کے بدلے رکھ دیا تھا۔ اور جو تحقیقات کے سلسلہ میں آخرکار میرے قبضہ میں آیا۔"

آرسین لوپن نے زور کا قہقہہ لگایا۔ اور بہت دیر تک ہنستا رہا۔ اسکی آنکھوں میں پانی بھر آیا اور آخر ہنستے ہوئے کہنے لگا۔ "یہ بھی کیا لطیفہ ہوا۔ میرا نقلی ہیرا میرے ہی آدمی کو دیا گیا! اور وہ اسے میرے پاس بھیجیگا!۔۔۔ بہت خوب کپتان کی گھڑی بدلی۔ اور کلاک کی سوئیاں۔"

شرلاک ہومز کو آرسین لوپن کے خلاف اپنی جدوجہد کبھی اتنی شدید صورت میں محسوس نہ

جو اُن تھی۔ اس غیر معمولی قوت القا کی مدد سے جو اس کا حصہ ہے۔ اس نے سمجھ لیا۔ کہ اس ظاہری اظہار مسرت کی تہ میں ضرور لوپن اپنے خوفناک ذہن رسا کے تمام قوا کو جمع کرنے اور اپنی تمام تدبیروں کو ایک مرکز پر لانے کی کوشش کر رہا ہے۔

رفتہ رفتہ لوپن اس سے قریب تر ہو گیا تھا۔ انگریز سراغرساں پیچھے ہٹا اور سرسری طور پر اپنا ہاتھ جیب میں ڈال کر کہنے لگا۔ "ایم لوپن نو بج گئے "

"نو بج گئے کیا؟ . . . حالانکہ ہماری صحبت غایت درجہ پر لطف تھی۔"

"مگر میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں "

"میرا جواب وہی ہے جو میں پہلے دے چکا۔ اب فیصلہ اس پر ہے کہ یا تو میں اپنی آزادی ہاتھ سے دوں . . ."

"یا نیلگوں ہیرا "

"بہت اچھا . . . مگر چال آپ کی ہے۔ بتائیے آپ اس کھیل میں کونسا پتہ پیش کرتے ہیں؟"

"میرا بادشاہ ہے۔" ہالمز نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے پستول سے چھت کی طرف فائر کر دیا۔

"یہ لیجئے۔ میرا یکہ ہے۔" آرسین لوپن نے سراغرساں کو زور کا مکا لگاتے ہوئے جواب دیا ہالمز نے یہ فائر لوپن کو ضرر پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ گینیارڈ کو بلانے کے لئے کیا تھا کیونکہ اب اس کے آئے بغیر معاملے ہونا دشوار تھا۔ لیکن آرسین کے وار نے اس کو زرد رو اور بدحال کر دیا۔ وہ چکر کھا کر پیچھے کی طرف ہٹا۔ اور ادھر لوپن جلدی سے آتش دان کی طرف گیا۔ اس نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کو حرکت دی . . . مگر افسوس کہ اس کی کوشش بعد از وقت ثابت ہوئی اس کے فرار سے پہلے ہی دروازہ کھل گیا۔

"لوپن ہار مان لو۔ ورنہ . . ."

یہ فقرہ گینیارڈ کا تھا۔ جو غالباً اس سے زیادہ قریب چھپا کھڑا تھا۔ جس کا لوپن کو خیال تھا اب حالت یہ تھی۔ کہ اس نے پستول کا نشانہ لوپن کی طرف باندھ رکھا ہے۔ اور اس کے پیچھے بیس دراز قامت مضبوط جوان ایک دوسرے کے ساتھ لگے ہوئے کھڑے ہیں۔ اُن کے چہروں کی خشونت سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اگر لوپن نے ذرا بھی مزاحمت کی۔ تو یہ اس کو زدوکوب کرنے سے

دریغ نہ کرینگے۔"

لوپن نے آہستگی سے اشارہ کرکے کہا "پستول دکھلانے کی ضرورت نہیں۔ میں ہار مانتا ہوں"
اور یہ کہہ کر اس نے اپنے دونوں بازو چھاتی پر لپیٹ لئے۔

۳

تھوڑی دیر سکوت رہا۔ اس ویران کمرہ میں جو پردوں اور ہر قسم کے سامان سے عاری تھا۔ آرسین لوپن کے آخری الفاظ اب تک گونج رہے تھے "میں ہار مانتا ہوں۔"

لوپن کے منہ سے اس کلمہ کا ادا ہونا ناقابل یقین نظر آتا تھا۔ خود گینیمارڈ اور اس کے ساتھیوں کا خیال یہ تھا۔ کہ وہ یکایک کسی پراسرار رستے سے یا دیوار کے کسی نامعلوم شگاف میں ہو کر غائب ہو جائے گا لیکن . . . وہ سامنے کھڑا ہار مان رہا تھا۔

گینیمارڈ آگے بڑھا۔ اس وقت معاملہ کی اہمیت کی وجہ سے وہ سخت جوش کی حالت میں تھا۔ اس نے بڑے تکلف سے قریب جا کر اپنا ہاتھ اپنے قدیم دشمن کے شانہ پر رکھا۔ اور اس انداز سے گویا اُسے یہ الفاظ کہنے میں کوئی خاص لطف حاصل ہوتا ہو کہنے لگا "لوپن میں تمہیں گرفتار کرتا ہوں۔"

"بررررر!" لوپن نے ظاہری لرزہ براندام ہو کر کہا "دوست گینیمارڈ تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔ آخر چہرہ کو اتنا خوفناک بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ تمہارے انداز سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی دوست کی قبر پر مرثیہ کہہ رہے ہو۔ خدا کے لئے اس ماتمی انداز کو ترک کر دو"

"میں تمہیں گرفتار کرتا ہوں" گینیمارڈ نے پھر ایک بار کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اس کے لئے اتنے جوش میں آنے کی کیا ضرورت ہے" ہاں۔ لیکن مجھ سے غلطی ہوئی۔ دراصل یہ ایک تاریخی نظارہ ہے۔ کہ قانون کا زبردست حامی چیف انسپکٹر گینیمارڈ نامی چور آرسین لوپن کو گرفتار کرتا ہے! معلوم ہوتا ہے۔ تم اس معاملہ کی اہمیت کو پوری طرح پیش نظر رکھنا چاہتے ہو۔ بہرحال دوست گینیمارڈ تم نے اپنے فرض کو اچھی طرح ادا کیا۔ اب بلاشبہ تم ترقی کے مستحق ہو۔"

یہ کہہ کر اس نے اپنی دونوں کلائیاں ہتھکڑی لگوانے کو آگے کر دیں۔

یہ عمل بڑی سنجیدگی کے ساتھ کیا گیا۔ ہر چند کہ گرفتار کرنے والوں کو لوپن کے خلاف بہت غصہ تھا۔ اور ویسے بھی یہ لوگ عادتاً سخت ہوتے ہیں۔ تاہم اس وقت انہوں نے پوری بردباری اور

شرافت سے کام لیا جس کی وجہ شاید یہ تھی۔ کہ وہ اب تک اس بات کا یقین نہیں کر سکتے تھے۔ کہ جسے ہم نے گرفتار کیا۔ یہ وہی ناقابل احساس ہستی ہے جسے لوگ آرسین لوپن کہتے ہیں۔

"غریب لوپن!" اس نے ایک آہ بھر کر کہا "میرے دوست اگر اس ذلت کی حالت کو دیکھیں تو کیا کہیں گے؟"

اس نے دونوں کلائیوں کو بڑھتی ہوئی طاقت کے ساتھ ایک دوسرے سے پرے ہٹانے کی کوشش کی۔ پیشانی کی رگیں پھول گئیں۔ اور زنجیر گوشت کے اندر گھس گئی۔

"بس اب خاتمہ ہے۔" اس نے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی زنجیر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

"دوستو کوئی زیادہ مضبوط چیز لاؤ۔ یہ تو بالکل نکمی ثابت ہوئی۔"

اب کی بار سپاہیوں نے دوہری ہتھکڑی لگائی۔ وہ خوش ہو کر کہنے لگا "یہ خوب رہی انسان جتنی احتیاط کرے اسی قدر اچھا ہے۔"

پھر وہ سپاہیوں کی تعداد گن کر کہنے لگا "ہاں مگر آپ لوگوں کی تعداد کتنی ہے؟ پچیس... تیس اوہ! یہ تو بہت بڑی تعداد ہے... تیس آدمیوں کے خلاف میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں کاش کہ آپ لوگ پندرہ ہی ہوتے۔"

اس وقت اس کا انداز کسی مشہور ایکٹر کا تھا۔ جو اپنے پارٹ کو دلی جوش کے ساتھ ادا کر رہا ہو۔ اس اثنا میں ملزم اس کی ساری حرکات کو اس طرح دیکھتا رہا۔ جیسے کوئی شخص کسی پر لطف نظارہ کو دیکھ رہا ہو۔ اب پہلی مرتبہ سراغرساں کو اس کا احساس ہوا کہ ان تیس آدمیوں کا مقابلہ جن کے پاس قانون کے تمام خوفناک اختیارات موجود تھے۔ اس ایک شخص سے جو سراسر غیر مسلح تھا۔ اور جس کے ہاتھ تک بندھے ہوئے تھے بالکل مساوی ہے۔ اپنی موجودہ بے بسی میں بھی لوپن ان تیس شخصوں سے کم نہ تھا!

[illegible] لوپن اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا "مسٹر یہ آپ ہی کی عنایت ہے... آپ ہی کی بدولت آج [illegible] جیل کی مرطوب کوٹھڑی میں مصیبت کی زندگی بسر کرنے جا رہا ہے۔ آپ کو ماننا پڑے گا۔ کہ مجھے گرفتار کرا کے آپ کے دل کو بھی چین نصیب نہیں ہوا۔ پشیمانی کا احساس آپکو اس وقت بھی ضرور ہے۔"

"لیکن کیا میں نے تمہیں بچنے کا موقعہ نہیں دیا تھا؟"

"بالکل نہیں۔" لوپن کہنے لگا "کیا میں اس شرط پر رضامند ہو سکتا تھا۔ کہ نیلگوں ہیرا آپ کو واپس دے دوں؟ افسوس نہیں۔ مجھے اس کو حاصل کرنے کے لئے بہت تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ اور میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ اس کی وجہ میں پھر کسی وقت بیان کرونگا۔ غالباً اگلے مہینہ جب لندن میں آپکے پاس آؤنگا۔۔۔ مگر کیا آپ اس وقت لندن میں ہونگے؟ کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ ہماری ملاقات وائنا یا سینٹ پیٹرز برگ میں ہو؟"

وہ چونکا۔ دفعتاً چھت کے قریب ایک برقی گھنٹی کے بجنے کی آواز سنائی دی۔ یہ اطلاعی گھنٹی نہیں بلکہ ٹیلیفون سے تعلق رکھتی تھی۔ جس کا سامان اب تک اتارا نہیں گیا تھا۔ اور جس کا آلہ دو کھڑکیوں کے درمیان لگا ہوا تھا۔

ٹیلیفون! آہ اب کون بدنصیب اس دام میں اسیر ہونے کو تھا۔ جو سوئے اتفاق سے بچھ چکا تھا۔ آرسین لوپن تیزی سے ریسیور کی طرف بڑھنا چاہتا تھا۔ کہ اسے توڑ کر پرزہ پرزہ کر دے۔ اور اس طرح پر اس آواز کو دبادے جو اس تک پہنچنا چاہتی تھی۔ لیکن گینیمارڈ نے آگے بڑھ کر ریسیور اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور جھک کر کہنے لگا "ہلو۔۔۔ ہلو۔۔۔ نمبر ۶۴۸۵۷۳۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔"

یکایک ہالمز نے آگے بڑھ کر تحکمانہ انداز سے گینیمارڈ کو پرے ہٹا دیا۔ اور ریسیور ہاتھ میں لے کر منہ کے قریب ایک رومال رکھ لیا۔ کہ گفتگو کی آواز اور مدھم ہو جائے۔

اس کے ساتھ ہی اس نے لوپن کی طرف دیکھا۔ نگاہ سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ دونوں کے دل میں ایک ہی خیال پیدا ہوا ہے۔ اور دونوں ایک ہی وقت میں سمجھ گئے ہیں کہ اس واقعہ کا انجام کیا ہوگا اصل یہ ہے کہ دونوں نے معلوم کر لیا تھا۔ ٹیلیفون کی متکلم سنہری بالوں والی عورت ہے۔ جو یہ سمجھتی تھی کہ میں فیلکس ڈیوی یا میکسیم برمانڈ سے گفتگو کر رہی ہوں۔ حالانکہ بے خبری میں اس کا مخاطب شرلاک ہالمز تھا۔

انگریز سراغرساں نے پھر ایک بار کہا "ہلو۔۔۔ ہلو۔۔۔"

تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ اس کے بعد ہالمز کہنے لگا "ہاں میں ہوں۔۔۔ میکسیم۔۔۔"

اس ناٹک نے اب بالکل وہی صورت اختیار کر لی جس کا اندیشہ تھا۔ وہ لوپن جو دوسروں کی ہنسی اڑاتا اور ہر قسم کی مشکلات کو حقیر جانتا تھا۔ اس وقت اپنی پریشانی کو چھپا نہ سکا۔ چہرہ کی رنگت لاش کی طرح زرد تھی۔ اور وہ اس گفتگو کو سننے۔۔۔ اور سمجھنے کے لئے بے تاب

تھا۔ جو ٹیلیفون پر اس کے سامنے ہو رہی تھی۔

ہالمز اس پراسرار آواز کے جواب میں کہنے لگا "ہاں سب کام ہو چکا... میں انتظام کے مطابق تمہاری طرف آ رہا تھا... کہاں؟ آخر تم کہاں ہو؟... کیا یہی بہترین ترکیب نہیں ہے...؟"

وہ تھوڑی دیر کو رک گیا، معلوم ہوتا تھا، مناسب الفاظ تلاش کر رہا ہے۔ بظاہر وہ خود زیادہ گفتگو کئے بغیر سنہری بالوں والی عورت کے سارے حالات معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم نہ تھا۔ وہ کہاں ہے۔

گینیمارڈ کی موجودگی بجائے خود رکاوٹ پیدا کر رہی تھی۔ پاس کھڑا ہوا لوپن تہ دل سے اس بات کا متمنی تھا کہ کوئی غیبی معجزہ ظہور میں آ کر اس شیطانی گفتگو کا سلسلہ منقطع کر دے۔ مگر ہالمز نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا "ہلو... ہلو... سنتی نہیں ہو کیا؟... اس طرف آواز بہت کم سنائی دیتی ہے... میری سمجھ میں خاک نہیں آیا... تم تو میری گفتگو کو اچھی طرح سمجھتی ہو؟ میری رائے میں بہتر یہ ہوگا... ہاں گھر چلی جاؤ... خطرہ بالکل نہیں خطرہ کی کوئی بات نہیں رہی... وہ انگلستان میں پہنچ گیا... اس کی اطلاع مجھے سوتھمپٹن سے بذریعہ تار مل چکی ہے۔"

الفاظ کا طنز ملاحظہ ہو کہ یہ غلط فقرے خود ہالمز کو اپنی زبانی کہنے پڑے۔ وہ اس وقت بہت خوش تھا۔ اور اطمینان سے سلسلہ بیان جاری رکھ کر کہنے لگا۔ "ہاں میری جان ایک دم چلی جاؤ... میں بھی تمہارے پاس آتا ہوں۔"

ریسیور ہاتھ سے رکھ کر وہ کہنے لگا۔ "ایم گینیمارڈ اپنے تین آدمی مجھے مستعار دیجئے۔"

"کیا سنہری بالوں والی عورت کو پکڑنے کے لئے؟"

"ہاں۔"

"آپ کو اس کا پتہ معلوم ہو گیا؟"

"ہاں۔"

"تو یہ گرفتاری خوب رہی۔ وہ اور لوپن ایک ہی ساتھ پکڑے جائیں گے۔ فولن فانٹ دو آدمی ساتھ لے کے مسٹر ہالمز کے ساتھ جاؤ۔"

تینوں کو ساتھ لے کر شرلاک ہالمز چلنے کو تیار ہو گیا۔

آہ ایسی عظیم تیاریوں کا انجام تھا جو آرسین لوپن نے کر رکھی تھیں۔ ہائے افسوس۔ آخر کار سنہری بالوں والی عورت بھی دشمنوں سے نہ بچ سکی۔ اسے ہالمز کی خوش نصیبی کہیئے۔ یا حالات کی غیبی امداد۔ بہرحال جہاں اب تک وہ عظیم کامیابی حاصل کرتا رہا تھا۔ وہیں اب اُسے ناقابل برداشت تباہی کا سامنا تھا۔

دفعتاً اس نے کہا "مسٹر ہالمز"

سراغرساں جاتے جاتے رُک گیا "کیوں؟"

اس آخری صدمہ سے لوپن قطعاً مغلوب نظر آتا تھا۔ اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے تھے چہرہ اترا ہوا اور سیاہ تھا۔ تاہم پوری کوشش سے کام لے کر اس نے سیدھا کھڑا ہونے کی کوشش کی۔ اور لاپرواہی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا "اس کو تو آپ بھی مانتے ہیں کہ قسمت اس وقت مجھ سے خلاف ہے۔ ایک بار اس نے مجھے آتش دان کی راہ سے فرار ہونے سے روکا۔ اور آپ کے رحم پر ڈالا۔ اب وہی شومئے قسمت ٹیلیفون کے پیغام کی صورت میں نمودار ہوئی۔ اور اس نے میری سنہری بالوں والی رفیق کو تمہارے حوالہ کر دیا۔ میں اس نحوست طالع کے سامنے اپنا سر جھکانے کے لئے مجبور ہوں۔"

"یعنی؟"

"یہ کہ اب میں آپ سے صلح کا ملتجی ہوتا ہوں۔"

ہالمز نے گینیمارڈ کو الگ لے جا کر ایک ایسے لہجہ میں جس کے جواب میں انکار کا امکان نہ تھا لوپن سے چند الفاظ تنہائی میں کہنے کی اجازت چاہی۔ اس کے بعد واپس آیا۔ اور دونوں میں مختصر لیکن پرمعنی جملوں میں گفتگو شروع ہوئی۔

"بتاؤ کیا چاہتے ہو؟" ہالمز نے پوچھا۔

"میڈموازل ڈسنج کی آزادی۔"

"اس کی قیمت معلوم ہے؟"

"ہاں۔"

"اور اسے ادا کرنے کو تیار ہو؟"

"اب میں آپ کی ہر ایک شرط منظور کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔"

"خوب!" انگریز سراغرساں نے متحیر ہو کر کہا "لیکن کیا بات ہے کہ تھوڑی دیر گذری تم

نے اپنے معاملہ میں میری شرطیں ماننے سے انکار کر دیا تھا؟"

"مسٹر ہالمز بات یہ ہے کہ اب اس سوال کا تعلق میری ذات سے نہیں رہا۔ بلکہ ایک عورت سے ہو گیا۔ اور عورت بھی کون جس سے مجھے دلی محبت ہے۔ آپ کو شاید معلوم نہ ہو۔ مگر یہاں فرانس میں ہم لوگ اُن معاملات میں جن کا تعلق صنفِ نازک سے ہو۔ انتہائی دلیری کا ثبوت دیتے ہیں۔ کیا ہوا۔ اگر میرا نام لوپن ہے۔ اس کا میرے اخلاق پر تو اثر نہیں پڑا۔"

ہالمز نے اس انداز سے سر ہلایا۔ گویا وہ اس گفتگو کو غیر ضروری سمجھتا ہو۔ پھر کہنے لگا "یہ بتاؤ نیلگوں ہیرا کہاں ہے؟"

"آتش دان کے پاس ایک کونے میں میری دستی چھڑی رکھی ہے۔ اُسے اٹھا کر ایک ہاتھ سے پکڑ رکھئے۔ اور دوسرے سے اس کی موٹھ کو ہلائیے۔"

ہالمز نے اسی طرح کیا۔ دیکھتے دیکھتے پیچ ڈھیلا ہو کر موٹھ چھڑی سے جدا ہو گئی۔ اس کے شگاف میں گوڈر موجود تھا۔ اس کے اندر الماس رکھا ہوا تھا۔

بسے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ یہی نیلگوں ہیرا تھا۔

"ایم لوپن اس وقت سے میڈموازل ڈیسٹینج آزاد ہیں۔"

"اور آیندہ بھی اس کے لئے کسی طرح کا اندیشہ نہیں؟ آپ اس کی طرف سے قطعی دست بردار ہو چکے؟"

"میں اور ہر شخص . . ."

"خواہ کچھ ہو؟"

"ہاں۔ خواہ کچھ ہو۔ میں نے اس کا نام تک فراموش کر دیا۔ اب مجھے معلوم نہیں وہ کہاں رہتی ہے۔"

"میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سرورستِ الوداع۔ امید ہے کہ میں جلدی ہی دوبارہ آپ سے ملونگا۔ کیوں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟"

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ مگر دیکھا جائے گا۔"

اس کے بعد انگریز سراغرساں اور گینیارڈ میں کچھ گرم بحث ہوئی۔ مگر جلدی ہی ہالمز نے اُسے سختی کے لہجہ میں مختصر کرتے ہوئے کہا "ایم گینیارڈ معاف فرمائیے۔ میں آپ سے اتفاق رائے نہیں کر سکتا . . . میرے پاس اتنا وقت بھی نہیں۔ کہ میں کوشش کر کے آپ کو

اپنا بحیلال بناسکوں ۔ ایک گھنٹہ کے عرصہ میں مجھے انگلستان کو واپس جانا ہے ۔"

"لیکن . . سنہری بالوں والی عورت کا کیا ہوگا ؟"

"مَیں کسی ایسی عورت سے آگاہ نہیں ہوں ۔"

"ابھی ایک منٹ گذرا کہ آپ . . ."

"خیر بحث کرنے سے کیا حاصل ہے ۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں ۔ آپ اُسے صحیح مانیں یا نہ مانیں آپ کو اختیار ہے ۔ میں نے لوپن کو آپ کے لئے گرفتار کر دیا ۔ رہا نیلگوں ہیرا وہ موجود ہے . . . اسے آپ ہی اپنے ہاتھ سے کونٹس کے حوالہ کر دیجئے گا ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ ان دو باتوں کے بعد آپ کو کیا شکایت باقی ہے ؟"

"لیکن وہ سنہری بالوں والی عورت جس کی ہمیں تلاش تھی . . ."

"اس کی تلاش آپ کو تھی ۔ اور آپ کو اختیار ہے جس طرح چاہیں اس تلاش کو جاری رکھیں"

اتنا کہہ کر اس نے ٹوپی اٹھا کے سر پر رکھ لی اور اس انداز سے تیز چلتا ہوا چلدیا جیسے کوئی مصروف شخص اپنے کام سے فارغ ہو کے چل دیتا ہے ۔

۴

"الوداع مسٹر" لوپن نے اُسے جاتے ہوئے دیکھ کر کہا ۔ "واپسی کا سفر مبارک ہو . . . میں ان باہمی دوستانہ تعلقات کو ہمیشہ یاد رکھونگا ۔ ڈاکٹر واٹسن کو میرا سلام کہیئے گا ۔"

مگر ہالمز نے اس کا کچھ جواب نہ دیا تو لوپن اپنے دل سے کہنے لگا ۔ "ان انگریزوں کی بے مروتی دیکھیئے کہ رخصت ہوتے وقت سلام تک کے روادار نہیں بنتے ۔ ان میں وہ اخلاق نام کو بھی نہیں جو ہم لوگوں کا خاصہ سمجھا جاتا ہے ۔ گینیمارڈ ذرا غور کرو ۔ کیا کوئی فرانسیسی ایسے روکھے طریق پر جدا ہو منظور کرتا ؟ وہ اپنی کامیابی کو کتنے شاندار اخلاق کے پردہ میں چھپاتا . . . لیکن بخدا گینیمارڈ ۔ تم کیا کر رہے ہو ؟ . . . خانہ تلاشی ! بھلے آدمی ۔ یہاں تو اب ایک پرزہ کاغذ بھی موجود نہیں ۔ میرا تمام اسباب ایک محفوظ مقام میں پہنچ چکا ۔"

"پھر بھی کون کہہ سکتا ہے . . ."

لوپن چپ چاپ دیکھا کیا ۔ دو انسپکٹروں نے اسے دونو طرف سے پکڑا ہوا تھا ۔ اور باقی اس کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے ۔ اس اثنا میں وہ ساری کارروائی کو صبر و سکون کے ساتھ دیکھتا رہا ۔ لیکن جب بیس منٹ گذر گئے تو وہ ایک آہ بھر کر کہنے لگا ۔ "گینیمارڈ ۔ آؤ چلیں ۔ اس

طرح تو سارا دن اسی میں ختم ہو جائے گا۔"
"کیا تمہیں بہت جلدی ہے؟"
"ہاں مجھے ایک نہائت ضروری کام درپیش ہے۔"
"تھانہ میں؟"
"نہیں شہر میں۔"
"اوہ! کس وقت؟"
"دو بجے۔"
"اور اس وقت تین بج چکے ہیں۔"
"بیشک وقت گذر گیا۔ اور مجھے عدم پابندی اوقات سے سخت نفرت ہے۔ لیکن کیا کیا جائے مجبوری ہے ..."
"خیر پانچ منٹ اور انتظار کرو۔"
"نہیں اب میں ایک منٹ بھی انتظار نہیں کر سکتا۔"
"اتنی سختی! خیر میں کوشش کر دیکھتا ہوں۔"
"اب باتیں چھوڑو ... اس الماری میں کیا خاک رکھا ہے۔ وہ تو بالکل خالی پڑی ہے۔"
"اس میں چند خطوط موجود ہیں۔"
"یہ اسٹیبل ہونگے۔"
"نہیں ایک بنڈل ہے۔ فیتہ میں بندھا ہوا۔"
"ارغوانی فیتہ ہے کیا؟ گینیارڈ خدا کے لئے ان خطوں کو نہ کھولنا۔"
"کیا وہ کسی عورت کے لکھے ہوئے ہیں؟"
"ہاں۔"
"کسی لیڈی کے؟"
"ایسا ہی سمجھو۔"
"مگر اس کا نام کیا ہے؟"
"میڈم گینیارڈ۔"
"حاضر جواب خوب ہو۔" انسپکٹر نے اپنے غصہ کو ظاہر داری میں چھپاتے ہوئے کہا۔

اتنے میں اور لوگ مختلف کمروں کی تلاشی سے فارغ ہو کر واپس آگئے تھے۔ کہنے لگے "تلاشی سے کوئی چیز دستیاب نہیں ہوئی۔" یہ سن کر لوپن ہنسا۔ اور بولا۔ بھلا وہاں رکھا ہی کیا تھا؟ کیا تم لوگ یہ سمجھتے تھے۔ کہ میرے دوستوں کی فہرست یا قیصر جرمنی سے میرے تعلقات کا ثبوت مل جائے گا؟ گینیمارڈ تمہارے دیکھنے کی چیز اس مکان کے مختلف اسرار تھے۔ مثلاً وہ نالی جسے تم گیس پائپ سمجھتے ہو۔ در اصل گفتگو کرنے کا ذریعہ ہے۔ پھر اس آتش دان میں ایک خفیہ زینہ ہے۔ یہ دیوار یہاں سے کھلتی ہے۔ اور سارے مکان میں بے شمار الارم دینے کی گھنٹیاں موجود ہیں۔ گینیمارڈ ذرا اس بٹن کو دبا کے دیکھو۔"

اس نے ایسا ہی کیا۔

"کیا کوئی آواز سنائی دی؟"

"نہیں۔"

"بے شک نہیں۔ مگر حقیقت میں تم نے اس ذریعہ سے میرے ہوائی کپتان کو ہدایت کر دی۔ کہ وہ آلہ پرواز تیار رکھے۔ جس میں بیٹھ کر عنقریب ہمیں آسمان کی جانب پرواز کرنا ہے۔"

"آؤ۔" اب گینیمارڈ جو مکان کی دیکھ بھال ختم کر چکا تھا۔ کہنے لگا "اس طرح کی گفتگو بہت ہو چکی۔ اب چلنا چاہیئے۔"

وہ چند قدم چلا۔ اس کے آدمی بھی پیچھے بڑھے۔ مگر لوپن اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔

اس کے محافظوں نے اسے دھکیلنا چاہا۔ مگر بے سود۔

"کیا تم چلنے سے انکار کرتے ہو؟" گینیمارڈ نے پیچھے مڑ کر پوچھا۔

"بالکل نہیں۔"

"پھر؟"

"میرا چلنا نہ چلنا اس بات پر منحصر ہے۔۔۔"

"کس بات پر؟"

"کہ تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو؟"

"تھانہ کو۔ اور کہاں۔"

"تب میں نہیں چلونگا۔ بھلا تھانہ میں میرا کیا کام ہے؟"

"دیوانے ہو گئے ہو کیا؟"

"کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا۔ کہ مجھے شہر میں ایک ضروری کام ہے ؟"

"لوپن !"

"گینیارڈ وقت نہ کرو۔ تم جانتے ہو۔ سنہری بالوں والی عورت میرے لیے بے قرار ہوگی۔ کیا اُسے عرصہ دراز تک انتظار میں رکھنا بدسلوکی میں داخل نہ ہوگا۔ یقیناً یہ کسی مرد شریف کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔"

اب انسپکٹر گینیارڈ لوپن کی طنزیہ گفتگو سے بہت بگڑ گیا تھا۔ کہنے لگا "لوپن سنو۔ اب تک میں نے تم سے غایت درجہ نرمی کا سلوک کیا ہے۔ لیکن رعائت کی بھی آخر کوئی انتہا ہوتی ہے۔ اس لئے میں پھر کہتا ہوں میرے ساتھ چلے آؤ . . . "

"یہ غیر ممکن ہے۔ جیسا میں نے کہا تھا۔ مجھے ایک ضروری کام درپیش ہے۔ اور میں اُسے ٹال نہیں سکتا۔"

"ایک بار پھر میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ سیدھی طرح سے میرے ساتھ چل دو۔"

"اور ایک بار پھر میں عرض کرتا ہوں کہ یہ غیر ممکن ہے۔"

گینیارڈ نے اشارہ کیا۔ اور اس کے دو آدمیوں نے لوپن کی بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اُسے فرش زمین سے اٹھا لیا۔ لیکن فوراً ہی چیخ مار کر اُسے چھوڑ کے ہٹ گئے۔ کیونکہ آرسین لوپن نے دونو ہاتھوں سے دو لمبی سوئیاں ان کے بدن میں گھونپ دی تھیں۔

غصہ سے دیوانہ ہو کر باقی آدمی اس پر بزور حملہ آور ہوئے۔ اُن کے دلوں میں سابقہ ناکامیوں سے پہلے ہی کافی غصہ تھا۔ اب اپنے ساتھیوں سے بدسلوکی ہوتے دیکھ کر مطلقاً برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے اُسے پے در پے کئی مُکے لگائے مگر ایک زوردار مکا جو اس کی کنپٹی پر لگا اس سے وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔

یہ دیکھ کر گینیارڈ غصہ میں بھر کر کہنے لگا "اگر تم نے اسے ضرب شدید پہنچائی۔ تو یاد رکھو میں عبرت ناک سزا دونگا۔"

وہ لوپن کو ہوش میں لانے کے لئے اُس پر جھکا۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ وہ اچھی طرح سانس لے رہا ہے اس نے اپنے آدمیوں سے کہا۔ "اسے سر اور پاؤں سے پکڑ کر اٹھا لو" خود اس نے اس کے کولھوں کو سہارا دیا۔

"آہستہ . . . بالکل آہستہ۔ خبردار ہچکولہ نہ لگے . . . دھتیوتم نے تو اسے جان ہی سے

مار دیا تھا۔ کیوں لوپن اب کیا حال ہے؟"

لوپن نے آنکھیں کھول دیں۔ اور رک رک کر کہنے لگا "گینیارڈ کچھ اچھا حال نہیں... بھلے آدمی ان کو روکا تو ہوتا... کہ اس بے دردی سے زدوکوب نہ کرتے۔"

"مگر قصور تمہارا اپنا تھا... آخر اتنی ضد کیوں کی تھی؟" گینیارڈ نے دلی افسوس کے ساتھ کہا "تمہیں چوٹ تو نہیں آئی؟"

وہ سیڑھیوں کے قریب پہنچ چکے تھے۔ لوپن کراہتے ہوئے کہنے لگا "گینیارڈ... لفٹ کا انتظام کرو... اس طرح تو یہ لوگ میری ہڈیاں توڑ دینگے..."

"ٹھیک کہتے ہو۔" انسپکٹر پولیس نے کہا "اس کے علاوہ سیڑھیاں تنگ ہیں... ان سے ہل کر اترنا غیر ممکن ہوگا..."

وہ لفٹ کی طرف بڑھا اور پوری احتیاط کے ساتھ لوپن کو اس کے اندر بٹھا دیا۔ پھر خود اس کے پہلو میں بیٹھ کر آدمیوں سے کہنے لگا "تم لوگ زینہ کی راستے اتر کر پھاٹک پر میرا انتظار کرو۔ سنتے ہو؟"

یہ کہہ کر اس نے لفٹ کا دروازہ بند کر لیا۔ مگر ایسا کرنے کے ساتھ ہی شور و غل کی آوازیں بلند ہوئیں۔ کیونکہ لفٹ نیچے اترنے کی بجائے اس بیلون کی طرح جس کی رسی کاٹ دی گئی ہو اوپر کی طرف اٹھنے لگا۔ اور ایک طنزیہ قہقہہ کی خوفناک آواز گینیارڈ کے کانوں میں پہنچی۔

"ستیاناس ہو!" گینیارڈ نے سخت گھبراہٹ کے عالم میں کہا۔ اور اس نے دیوانہ وار لفٹ روکنے کا لیور تلاش کرنا شروع کیا۔ مگر جب وہ کہیں نظر نہ آیا۔ تو اس نے آواز دی "پانچویں منزل پر... وہاں ہمارا انتظار کرو۔"

کچھ سپاہی چار چار کی جماعت میں بے تحاشا بھاگتے ہوئے اوپر کی منزل کو گئے۔ مگر لفٹ وہاں بھی نہیں رکا اور ان کی نظروں کے سامنے ابھرا و بڑھتا ہوا چھت میں سے گذر کر سب سے بالائی منزل پر جا ٹھیرا جہاں نوکروں کے رہنے کی جگہ تھی۔

لوپن کے تین آدمی اس جگہ پہلے سے موجود تھے۔ انہوں نے لفٹ کا دروازہ کھولا۔ وہ گینیارڈ پر ٹوٹ پڑے جو کچھ تو فرط حیرت اور کچھ غیر معمولی اضطراب کی وجہ سے نہیں سمجھ پاتا تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ تیسرے نے لوپن کو مدد دے کر باہر نکالا۔

"کیوں گینیارڈ میں نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا؟... تم نے خود اس بیلون کا انتظام کیا...

آئندہ کوئی موقع پیش آئے تو تم خیال چھوڑ دیا کرو۔ یاد رکھنا لوپن کے پھندے اور مار کھانے میں بھی کوئی راز ہوتا ہے۔ خدا حافظ . . ."

لفٹ کا دروازہ پھر بند ہو چکا تھا۔ اور اب اس نے گنیارڈ کو لیکر دوبارہ نیچے اترنا شروع کیا۔ لطف یہ کہ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ہوا کہ جو سپاہی گینیارڈ کے انتظار میں پھاٹک پر کھڑے تھے۔ انہیں کسی غیر معمولی واقعہ کا علم نہ ہوا۔

گینیارڈ سے اطلاع پاکر سب لوگ صحن میں دوڑتے ہوئے گذرے۔ اور نوکروں کے زینہ کی راہ سے اس منزل کی طرف بھاگے۔ جہاں لوپن اترا تھا۔ وہاں تک پہنچنے کا ذریعہ لفٹ کے سوا صرف یہی ایک زینہ تھا۔

کیا دیکھتے ہیں کہ ایک لمبا سا پیچ دار رستہ ہے جس کے دونو طرف کمرے بنے ہوئے ہیں اور سرے پر ایک دروازہ ہے۔ جو اس وقت کھلا تھا۔ اس دروازہ کے آگے ایک اور ایسا ہی پیچیدہ رستہ تھا جس کے دونو طرف اسی طرح کے کمرے دورویہ بنے ہوئے تھے۔ پھر اس کے سرے پر ایک اور زینہ نوکروں کے چڑھنے اترنے کے لئے موجود تھا۔ گینیارڈ جو اپنے نائبوں کے ساتھ تھا۔ خود اس راہ سے اترا اور صحن اور ڈیوڑھی میں سے ہوکر ایک اور بازار میں جا نکلا یہ روکپٹ کا بازار تھا۔

اب اس نے جانا کہ معاملہ کیا ہے۔ در اصل دو مکانات پشت بپشت بنے ہوئے تھے۔ جن کے صدر دروازے دو مختلف بازاروں کی طرف کھلتے تھے۔ جو ایک دوسرے سے متوازی واقع تھے۔ اور جن کے درمیان کوئی ساٹھ گز کا فاصلہ حائل تھا۔

اس دوسرے مکان کے پھاٹک پر جو دربان متعین تھا۔ اس کو اپنا کارڈ دکھا کر اس نے پوچھا "کیا چند آدمی ابھی اس راہ سے نکلے ہیں؟"

"جی ہاں چوتھی اور پانچویں منزل کے دو نوکر اور ان کے دو دوست ساتھ تھے۔"

"بھلا چوتھی اور پانچویں منزل پر کون رہتا ہے؟"

"فارل نام کے دو آدمی جنہوں نے آج صبح مکان بدل لیا تھا۔ فقط ان کے دو نوکر باقی تھے . . . اب وہ بھی اپنے دوستوں سمیت چلے گئے۔"

"ہائے افسوس!" گینیارڈ نے فرط غم سے نڈھال ہو کر وہیں ایک نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا "کیسا شاندار موقعہ تھا جو ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساری جماعت کا اڈہ

اسی مکان میں تھا! . . ."

۵

چند منٹ بعد دو آدمی کرایہ کی گاڑی میں گیبرڈ ڈونارڈ کے سٹیشن پر پہنچے۔ وہ ایک قلی کو ساتھ لئے جس کے پاس ان کا مختصر اسباب تھا کیلے ایکسپریس پر سوار ہونے چلے۔

ایک کا بازو اب تک گردن میں بندھے ہوئے رومال کے اندر رکھا ہوا اور چہرہ زرد اور اترا ہوا تھا۔ مگر دوسرا خوش و خرم نظر آتا تھا۔

"آؤ واٹسن جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو ٹرین نکل جائے . . . واٹسن یہ دس دن مجھے مدت العمر یاد رہیں گے۔"

"اور مجھے بھی۔"

"کس زور کے معرکے ہوئے۔"

"کیسے شاندار!"

"کوئی اکا دکا حادثہ پیش آیا تو بھی۔ مگر خفیف۔"

"ہاں خفیف۔"

"اور آخر کار فتح ہمیں کو حاصل ہوئی۔ نیگلوں مارا گیا . . . [illegible] بھی پکڑا گیا۔"

"اور میرا بازو بھی ٹوٹ گیا۔"

"مگر ایسی شاندار کامیابی کے مقابلہ میں ٹوٹے ہوئے بازو کی کیا ہستی ہے۔"

"خصوصاً میرے بازو کی۔"

"ہاں خصوصاً تمہارے بازو کی۔ واٹسن تمہیں یاد رہنا چاہیئے کہ جس وقت تم دوا فروش کی دکان پر مردانہ وار تکلیف برداشت کر رہے تھے۔ اسی وقت مجھے وہ سراغ ملا تھا جس نے تاریکی میں میری رہبری کی۔"

"کتنی بڑی خوش قسمتی!"

ٹرین کے دروازے بند کئے جا رہے تھے۔

"صاحبان گاڑی کے اندر بیٹھ جائیے . . . ٹرین جا رہی ہے۔"

قلی نے ایک خالی ڈبہ میں داخل ہو کر اسباب ریک پر چن دیا۔ پھر ہالمز نے واٹسن کو سہارا دے کر سوار کیا۔

کہنے لگا: "واٹسن کیا بات ہے۔ بندہ خدا اتنی کمزوری کا اظہار کرتے ہو!... حوصلہ رکھو..."

"مگر حوصلہ کا سوال نہیں۔"

"پھر کاہے کا ہے بابا"

"تم جانو میں ایک ہی ہاتھ کو حرکت دے سکتا ہوں۔"

"اوہ! اس کا مضایقہ نہیں" ہالمز نے لاپرواہی سے کہا۔ "ایسے بھی تو لوگ ہیں۔ جن کا ایک ہاتھ بالکل ہی موجود نہیں... خیر اب تم بیٹھ گئے... شکر ہے۔"

اس نے قلی کو نصف فرنیک کا سکہ پیش کیا: "یہ لو تمہاری مزدوری ہے۔"

وہ بولا: "مسٹر ہالمز شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

سراغرساں نے آواز پہچانی اور غور سے صورت دیکھی۔ معلوم ہوا کہ آرسین لوپن ہے!

"تم!... تم!..." اس نے غایت حیرت سے کہا۔

ادھر واٹسن نے اس ایک ہاتھ کو جو صحیح سلامت تھا۔ اس شخص کے انداز سے ہلاتے ہوئے جو کسی مسئلہ کو ثابت کر رہا ہو۔ کہنا شروع کیا: "تم!... تم!... مگر تم تو زیر حراست تھے! خود ہالمز نے مجھے اطلاع دی تھی جب وہ تمہیں چھوڑ کر آیا تو تم گینیار ڈ اور اس کے ۳۰ سپاہیوں کے نرغے میں تھے۔

لوپن نے انداز غضب سے دونو بازو چھاتی پر لپیٹ لئے اور بولا: "واہ! تو کیا آپ سمجھتے تھے ان خوشگوار تعلقات کے بعد جو ہمارے درمیان قائم رہے میں آپ کو رخصت کرنے نہ آؤں گا حضرت میری عدم موجودگی کیا داخل توہین نہ ہوتی۔؟ شاید آپ میری فطرت کو اب تک نہیں سمجھے"

اتنے میں انجن نے سیٹی دی۔

"خیر میں آپ کی لاعلمی سے درگذر کرتا ہوں... آپ کے پاس ہر ایک سامان ضرورت تو موجود ہے؟ تمباکو... دیاسلائی وغیرہ... بہت اچھا... ہاں اور شام کے اخبار؟... میری گرفتاری کی تفصیل ان میں درج ہوگی... میڈم لیہنے اس تازہ معرکہ کی کیفیت ذرا غور سے پڑھیئے گا... خدا حافظ... آپ سے مل کر مجھے بہت ہی خوشی ہوئی... اور اگر کبھی میں آپ کی کوئی خدمت بجا لاسکوں۔ تو ضرور یاد فرمایئے گا۔"

گاڑی چلنے لگی تھی۔ وہ اتر کر پلیٹ فارم پر کھڑا ہو گیا۔ اور دروازہ بند کرتے ہوئے کہنے لگا: "الوداع۔"

گاڑی اور آگے کو سرکی تو اس نے رومال ہلایا اور کہا رہا "الوداع! ... میں ضرور آپ کو خیریت کا خط لکھوں گا ... آپ بھی لکھئے گا ... اور ہاں ڈاکٹر واٹسن اس شکستہ بازو کی خبر ضرور دیتے رہیئے کہ اب کیا حال ہے ... میں ہر دو صاحبان کی طرف سے کسی تصویردار کارڈ کا انتظار کروں گا ... بس اتنا ہی کافی ہے - فوٹو نہیں ... ٹکٹ لگانے کی بھی ضرورت نہیں - الوداع! ... مجھے امید ہے جلدی ہی شرف نیاز حاصل کرونگا ..."

ختم شد

نئے اور دلچسپ ناول

فاتح یورپ (یا اسرار دربار نپولین) سر آرتھر کانن ڈائل کے لاجواب ناول کا پہلا اردو ترجمہ مولوی رفیع احمد خان صاحب کے قلم سے - کانن ڈائل وہ بے نظیر مصنف ہے جس نے اس شرلاک ہومز کے متعلق ناول لکھے جس کا مقابلہ نہیں ہو سکتا - ناظرین اس ناول پڑھ چکے ہیں - ایسے مصنف کا ناول نپولین اعظم کے متعلق - بھلا اس کی دلچسپیوں کا کیا شمار - ضرور ملاحظہ فرمائیے - ۴۴۰ صفحے - قیمت ایک روپیہ -

مرغ ارم جلال الدین نوری ایڈیٹر حبل ترک کے ایک مشہور ترکی ناول کا اردو ترجمہ - ابو البیان حکیم مولوی سید رفیق احمد صاحب علوی کے قلم سے - اس ناول میں اس سلطنت ترکی کے پولیٹکل مسائل پر دلچسپ بحث کی گئی ہے - جس کے [illegible] سارے ہندوستان میں پھیل رہا ہے - حرم سلطانی کے اسرار - اور [illegible] کے دل ہلا دینے والے حالات زندگی عجیب دلچسپ کتاب ہے - [illegible] صفحے قیمت [illegible]

شریف بدمعاش - آرسین لوپن کے خود نوشت حالات زندگی - بڑا ہی دلچسپ افسانہ ہے کس طرح اس شخص نے پولیس کو الو بنایا - اور حیرت خیز معرکے کئے - ۱۰۵ صفحے - قیمت ۱۲ - "**خونی ہیرا**" کے خریدار اسے ضرور دیکھیں ÷

لال برادرس ۷ - پارسنز روڈ - نولکھا لاہور

فسانہ لندن

سلسلہ اول

مکمل اردو ترجمہ آٹھ جلدوں میں

از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

رینالڈس کے ناولوں میں سب سے دلچسپ عبرت خیز اور سبق آموز ناول یہی ہے

قابل مصنف نے اس میں نیکی اور بدی کے دو راستے معین کئے ہیں اور دونوں قسم کے اشخاص
میں ان دو سڑکوں پر ایک ہی منزل مقصود کامیابی کی طرف روانہ ہوتے ہیں پہلی دشوار گزار اور پرشور
مقامات سے گزرتی ہے۔ مگر اس کے کنارے راحت و آسائش فرودگاہیں موجود ہیں۔ دوسری سیدھی
ڈھلوان اور بظاہر شاداب مگر چلنے والوں کے لئے ہر قسم کے خطرات سے پر ہے۔ مصنف یہ دکھانا
چاہتا ہے کہ باوجود ہر قسم کی صعوبتوں کے نیکی کی شاہراہ ہی انسان کو منزل مقصود تک پہنچانے میں کامیاب ہوتی ہے
یہ اس ناول کا خاص پلاٹ ہے۔ مگر جزوی طور پر اس قدر متنوع ایسے عجیب اور دلچسپ حیرت خیز
کیریکٹر شامل کئے گئے ہیں کہ انسان پڑھتے پڑھتے سیر نہیں ہوتا۔ اور ایک بار شروع کرکے ختم کئے بغیر طبیعت
کو چین نہیں آتا۔ غضب کا دل فریب ناول ہے اور اس پر مصنف کی جادو بیانی اور شستہ تقریر نے غضب کر دیا ہے
نیکی اور بدی۔ گناہ اور پاکبازی۔ افلاس و تمول کے بے شمار حیرت خیز نظارے پیش کئے ہیں۔
اس کتاب کا ترجمہ بڑی محنت سے کیا گیا ہے۔ جو ہر لحاظ سے اصل عبارت کے مطابق ہے۔ مگر
پھر بھی ترجمہ معلوم نہیں ہوتا۔ سیکڑوں سندات خوشنودی موصول ہوئی ہیں۔

ضخامت ۴۸۳۴ صفحوں سے زیادہ قیمت [illegible] محصولڈاک الگ۔

جدا جدا حصے بھی طلب کئے جاسکتے ہیں۔ حصہ اول کی قیمت عہ اور باقی ہر حصہ کی ۱۲ر علاوہ
محصولڈاک ہے۔

لال بہادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

۳۴۸ ت ح

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

١- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس انتظامی، مجلس تعلیمی ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے

٢- اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات ملحقہ و گزیٹیڈ عہدہ داران جامعہ پانچ کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے

و اراکین دار الترجمہ دس کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے اور انٹرمیڈیٹ

٣- طلباء ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلباء تین کتابیں ایک ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے

٤- مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلباء سے بحساب فی کتاب روزانہ لیا جائیگا

٥- بشرط موقع کتابیں مکرر جاری کی جا سکینگی مگر اس غرض کے لیے کتاب کا لانا لازم ہے

٦- کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری عائد ہوگی

٧- کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ نہ لگایا جائے

٨- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہیں کی جائینگی فقط

10.8.52.C.N

1111 9 14

C63

151